ماہنامہ
الحقیقہ
پاکستان
اکتوبر 2004

غزوہ بدر

توحید اور محبوبانِ خدا کے کمالات

ماہ رمضان المبارک کی چند تقریبات

علی پور سیداں شریف میں انوار کی بارش

روزہ اور اسکے مسائل

اسلام اور شیطان کے سپوت

یکبارگی دی گئی تین طلاقوں کو ایک کہنا قرآن وحدیث کا انکار ہے

یارب

۷ ذیقعد (بمطابق ۲۴ فروری) مسجد حرام میں رات کو

سناؤں کس کو میں افسانہ الم یارب
سنے گا کون بھلا یہ حدیث غم یارب

ضعیف و عاجز و بیکس ہوں، کیا دفاع کروں
ترے عدو کی ہے یلغار دمبدم یارب

نہ ذوق و شوق نہ حاصل مجھے خشوع و خضوع
سر نیاز نجانے کہاں ہے خم یارب

نہ انکسار و تواضع نہ کچھ خلوص و ادب
حرم میں آ کے بھی ہوں دور از حرم یارب

بڑی امید سے آیا ہوں میں ترے در پہ
مری امید کا رکھ لے ذرا بھرم یارب

نبی کے صدقے میں فکر و نظر منور کر
غرور و کبر کا ہو جائے سر قلم یارب

تباہ کر دیا نفسانیت کے جھگڑے نے
حیات ہو چکی ہے شبہ کالعدم یارب

نبی کے عشق کا ذرہ مجھے عطا فرما
کہ جان جان میں آئے تو دم میں دم یارب

ابھی اسیر کمند ہوا ہے دل میرا
کہ حرص و طمع کے ٹوٹے نہیں صنم یارب

نبی کے نام کا صدقہ نہ رکھ مجھے محروم
جو تیرے لطف کا ہے مظہر اتم یارب

نواز فقر و غنا سے دل حزیں میرا
کہ سر اٹھائے نہ پھر فکر بیش و کم یارب

رہے نہ جز بہ رضا کوئی آرزو دل میں
اٹھے نہ جز بہ شریعت کوئی قدم یارب

جمال یار سے سینہ مرا فروزاں کر
کہ ذرہ بھر نہیں مقصود جام جم یارب

سیاہ کاروں کو جو نور عشق دیتا ہے
مجھے بھی چاہیے بس وہ کرم یارب

تجلیات سے آباد کر مری ہستی
کہ صبح نور بنے میری شام غم یارب

نوازا شیخ نے مجھ کو تھا جن دعاؤں سے
قبول کر لے انہیں از رہ کرم یارب

یہاں سے جاؤں تو اک انقلاب لے جاؤں
جو یار لوگوں کو ہو تحفہ حرم یارب

نبی کے عشق سے معمور ہو مری ملت
یہی ہے آسی کا مقصد تری قسم یارب

شب فراق کا اب اختتام ہو جائے
حیات وصل کا گویا پیام ہو جائے

(پروفیسر محمد حسین آسی)

ماہنامہ مجلہ الحقیقہ پاکستان

شعبان ۱۴۲۵ھ اکتوبر ۲۰۰۴ء — جلد نمبر 5 — شمارہ نمبر 1

مفکر اسلام حضرت علامہ مولانا پروفیسر محمد حسین آسی نقشبندی قادری

فہرست

زر تعاون

پاکستان (فی پرچہ) [illegible] روپے سالانہ بذریعہ ڈاک 150/-

	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	10 [illegible]
[illegible]	11.5 [illegible]	15 [illegible]
عرب ممالک	[illegible]	30 ریال

رابطہ: صوفی محمد آصف نقشبندی، [illegible] دفتر الحقیقہ [illegible] لاثانی نگر شرقپور [illegible]

پبلشر: پروفیسر محمد حسین آسی نے احمد دین پرنٹرز [illegible] لاہور سے چھپوا کر مرکزی دفتر مجلہ الحقیقہ [illegible] فون نمبر 451734 [illegible] سے شائع کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

یونس ـ ۶۳

ترجمہ: سن لو اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ کچھ غم

سرپرست اعلیٰ کے قلم سے

کلمۃ الحقیقہ علی پور سیداں شریف کی سرزمین پر انوار کی بارش **اداریہ**

سالانہ عرسِ لاثانی

(جو حسب روایت یکم ـ ۲ ـ اکتوبر کو دربار لاثانی میں منعقد ہو رہا ہے)

علی پور سیداں شریف پنجاب کے مقدس ترین قصبات میں نمایاں ہے۔ اسے مغل بادشاہ نصیر الدین ہمایوں کی درخواست پر آئے ہوئے شیراز کے قدسی نہاد سادات نے آباد کیا (جن کے مزارات آج بھی مرجع خلائق ہیں) پھر تیرھویں صدی ہجری میں یہاں دو عظیم روحانی شخصیتوں نے جنم لے کر اس کی شہرت کو چار چاند لگا دیے۔ جو ہم نام ہونے کے علاوہ چورہ شریف کے مایہ صد ناز شمس الاولیاء آفتاب ولایت اعلیٰحضرت عظیم البرکت خواجہ خواجگان حضور فقیر محمد صاحب المعروف بہ باواجی قدس سرہ کے دست حق پرست پر بیعت بھی تھیں۔ دونوں حضرات کا اسم گرامی (حضرت پیر) سید جماعت علی شاہ (صاحب) تھا۔ ہاں ایک کو اس کے شیخ کریم قدس سرہ نے 'لاثانی' کہا اور دوسرے صاحب کو 'امیر ملت' اور 'محدث علی پوری' کہا جاتا ہے۔

سید الاتقیاء، سند الازکیاء، مقدام الاولیاء، رئیس الاصفیاء حضور شہنشاہ لاثانی قدس سرہ النورانی کو ان کے مرشد لاثانی کا 'لاثانی' فرمانا ایک ایسا لاثانی اعزاز ہے جس کی مثال دور دور تک نہیں ملتی۔ یہ بہت بڑا سرٹیفکیٹ ہے، قال وحال کی عظیم سند ہے، 'فکر و نظر' کی رفعت و وسعت کی تصدیق ہے یوں تو ہر پیر اپنے مرید کی نظر میں 'لاثانی' ہوتا ہے مگر اصل لاثانی تو وہ ہے جس کو پیر لاثانی کہے اور پیر بھی وہ جو طریقت کے سلاسل اربعہ کے فیض کا سنگم ہو، جو امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کا نسبی اعتبار سے ہی نہیں، اپنے دور میں فکری اعتبار سے بھی سب سے بڑا وارث ہو، جس نے لاکھوں کا ایمان وقت کے تند و تیز فکری طوفانوں سے محفوظ رکھا اور ہزاروں دلوں کو ذکر حق اور محبت رسول ﷺ سے آباد فرمایا۔ حضور باواجی سرکار قدس سرہ نے اپنے اس مرید لاثانی کو بیعت سے مشرف فرما کر اس کے مراد ہونے پر بھی یوں مہر ثبت فرما دی،

'آمد آں یارے کہ ما می خواستیم'

مراد و مرادو بنا ہی اس بنا پر ہے کہ عام مریدوں کی نسبت اس میں استعداد زیادہ ہوتی ہے اور استعداد کا اظہار اس کے مجاہدے اور استقامت سے بھی ہوتا ہے۔ دو چار بوندوں سے بے خود ہونا تو کجا سمندروں کے سمندر پیے جاتا ہے اور ہضم کیے جاتا ہے۔ واللہ حضور شہنشاہ لاثانی قدس سرہ اپنے پیر مغاں حضور شہنشاہ اولیاء سرکار باواجی قدس سرہ کے ایسے ہی میخوار تھے جس کے ظرف کی وسعت کا اندازہ وہم ایسے کم ظرف تو کیا اس دور کے بڑے بڑے وسیع الظرف بھی کم ہی کر سکے ہوں گے۔ یقیناً شہنشاہ لاثانی مرید لاثانی تھے تو ظاہر ہے پیر بھی لاثانی ہوئے۔

حضور شہنشاہ لاثانی قدس سرہ نے ایک دو دن نہیں، ایک دو سال نہیں، پورے تیس سال اپنے شیخ کامل کی 'لاثانی' خدمت کا شرف حاصل کیا، شیخ کی 'لاثانی' رضا سے مشرف ہو کر ظاہری و باطنی لاثانی کمالات سے آراستہ ہو کر تبلیغ و تذکیر کے سفر کا آغاز کیا اور بحمد و تعالیٰ وبکرم المصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء

اپنے مرشد کامل حضور باواجی قدس سرہ کے اندازے کے مطابق دور دور تک اسلام و ایمان کے ابر نو بہار سے دلوں کی بنجر کھیتیوں کو سرسبز و شاداب کیا جن میں اطاعت و ریاضت کی فصلیں اگیں، عشق و مستی کے گلشن بھی مہکے اور بصیرت و فراست کے پھول بھی کھلے۔ برصغیر خصوصاً پنجاب کے ان دور دراز دیہات کو جہاں جہاں علماء و مشائخ کی تشریف آوری کم ہوتی تھی اور کتاب و سنت کی تعلیمات سے آگاہی کی راہیں مسدود تھیں مرکز توجہ بنایا اور وقت کے جید علماء کو ساتھ رکھ کر محبوب خدا سرور انبیاء حضور احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کا پیغام گھر گھر پہنچانے کی سعی مشکور فرمائی۔ ہمیں اپنی آنکھوں سے اور وہ بھی تقریباً ربع صدی بعد ان علاقوں کو دیکھنے کا اتفاق ہوا تو ابر بہار کے اثرات ابھی تک دامن دل کو کھینچتے تھے۔

کہے دیتی ہے شوخی نقش پا کی ابھی اس راہ سے کوئی گیا ہے

آخر ۱۷ شعبان المعظم ۱۳۵۸ھ بمطابق یکم اکتوبر ۱۹۳۹ء (اسوج سنہ بکری) کو طریقت و حقیقت کا یہ آفتاب عالمتاب سرزمین علی پور سیداں شریف میں غروب ہو گیا انا للہ وانا الیہ راجعون

مسیحائے زماں پہنچا فلک پہ، بچھڑ کر سب کو لحد میں چھپ گیا ہے وائے قسمت ماہ لاثانی

میرے ایک طویل تاریخی قصیدے کے چند آخری شعر

آہ وہ وقت رحیل جاناں اپنے بیگانے تھے غم سے سرشار
ہوش پر جوش جنوں تھا طاری عقل بھی فکر و خرد سے بیزار
آرزو جیسے ہو لطف مہمل جستجو جیسے ہو سعی بیکار
ہمت و حوصلہ سر سے پا تنگ نرق تحریر ہے ناپیدا کنار
یوں وہ دنیا سے گئے ہیں جیسے بوئے گل چھوڑ دے صحن گلزار
ہر طرف آئی دہائی کی صدا تل بنا جید و غوث اخیار
(۱۹۳۹ء)

نقش لاثانی اور عرس لاثانی: حضور شہنشاہ ولاثانی قدس سرہ کے وصال شریف کے بعد آپ کے وارث و نائب، آپ کی تربیت کے شاہکار، آپ کے علم و عمل کے مظہر کامل، آپ کے جلوت و خلوت کے رازداں، آپ کے عزم و عزیمت کے پاسباں، آپ کے فیوض و برکات کے قاسم آپ کے نبیرۂ اقدس اعلیحضرت شہنشاہ ولایت حضور پیر سید علی حسین شاہ صاحب نقش لاثانی قدس سرہ النورانی زیب سجادہ ولاثانی ہوئے۔ حق یہ ہے کہ محض بائیس سال کی عمر میں سجادہ نشین ہو کر آپ نے سجادہ نشینی کا حق ادا کر دیا۔ وہ لوگ جو جد امجد (قدس سرہ) کے زیر تربیت تھے، ان کی تربیت فرمائی اور جو منازل سلوک کی طرف رواں دواں تھے، ان کی رہنمائی بھی۔ بظاہر تو یہ نئے دور کا آغاز تھا، تاہم اہل نظر نے اسے پہلے دور ہی کا تسلسل محسوس کیا اور یہ احساس بھی خود حضور شہنشاہ ولاثانی نے پیدا فرمایا تھا کہ بعض لوگوں کو اپنے حکم سے خود حضور نقش لاثانی کے ہاتھ پر بیعت کرایا اور یوں تسلی بھی دی کہ ان سے بیعت مجھ سے بیعت ہے۔

'عرس لاثانی' جو حضور شہنشاہ ولاثانی قدس سرہ کے وصال شریف سے اگلے سال تاریخ وصال سے شروع ہوا کے بانی بھی حضور نقش لاثانی ہیں۔ یہ عرس مقدس زائرین کی تعداد کے لحاظ سے بھی لاثانی تھا اور نظم و نسق کے اعتبار سے بھی۔ مگر اس کی سب سے بڑی خوبی اس کا موثر تبلیغی انداز اور پھر اس کے لاثانی اثرات ہیں۔ مبصرین حضرات کے نزدیک جو پنجاب کے مختلف مشہور و معروف آستانوں میں جاتے رہے ہیں، وہ مطابق شریعت کی پابندی اور عقائد و معمولات کی تبلیغ جو یہاں نظر آئی شاذ و نادر ہی کہیں اور ہوتی ہے۔ یہاں وطن عزیز کے جید علماء و خطباء مدعو ہوتے بلکہ بہت سے تو خود حسن عقیدت سے حاضر ہوتے اور سامان دارین سے دامان دل بھر کے لے جاتے۔ چونکہ حضور شہنشاہ ولاثانی اور ان کے سجادہ نشین حضور نقش لاثانی قدس سرہما کا اصل مقصود معاشرے میں کتاب و سنت کی تعلیمات کی ترویج تھی، لہذا یہ دونوں مقدس ہستیاں خلافت و اجازت سے بھی زیادہ تر علماء کرام کو نوازتی تھیں۔ مفسر قرآن حضرت مولانا نبی بخش حلوائی (لاہور)، حضرت مولانا عبدالغنی و حضرت مولانا محمد مسعود اور مصنف جلیل حضرت مولانا محمد غوث اور مولانا فضل الٰہی (شکر گڑھ) جیسے بہت سے جلیل القدر حضرات حضور شہنشاہ ولاثانی قدس سرہ کے خلفاء میں شامل تھے۔ 'عرس لاثانی' کے ابتدائی سالوں میں یقیناً ایسے لوگ جب سٹیج کی رونق بنتے ہوں گے۔ اور علم و فضل کے موتی پیر و مرشد کے دربار پر نچھاور کرتے ہوں گے، تو اس نورانی فضا اور مقدس محفل کی سرمستیوں کا اندازہ کون کر سکتا ہے۔ ٹرپئی کے طوطی پاک و ہند صوفی محمد علی (مرحوم) حضور شہنشاہ ولاثانی قدس سرہ کی ناقابل انکار کرامت تھے جن کی عظمت کا سکہ سالہا سال تک اپنوں پر اپنوں کے دل و دماغ پر جما رہا، بھی عرس کے خصوصی نعت خواں تھے۔

میں نے ۱۹۵۶ء میں میٹرک کا امتحان دیا۔ اگرچہ سالانہ عرس لاثانی کی شمولیت اس سے بھی پہلے شروع ہو چکی تھی مگر علم و فضل کے ان بڑے

بڑے ستونوں سے شناسائی بھی ان کی عظمت شان کا اندازہ ہی۔ ہاں غالباً ۱۹۵۴ء کے عرس لاثانی میں پنجابی کے نعت گو شاعر جناب ابر شاہ وارثی علیہ الرحمہ بھی شامل تھے جن کا مستانہ انداز میں شعر پڑھنے کا انداز آج نصف صدی گزرنے کے بعد بھی نگاہوں کے سامنے پھر رہا ہے۔

شعور کی آنکھ کھلی تو حضور نقش لاثانی قدس سرہ کے اپنے خلفاء و خدام ہی عرس کے تبلیغی مشن کو چلانے کے لیے کافی تھے۔ مگر اس کے باوجود حضور دوسرے علماء و مشائخ اور نعتگو ان حضرات کو بھی دعوت دیتے رہتے۔ جن حضرات کو اس عاجز نے خود سننے کا شرف حاصل کیا ذرا ان کی مختصری فہرست دیکھئے

۱۔ شہباز خطابت صاحبزادہ ابوالکلام سید فیض الحسن آلو مہاروی رحمۃ اللہ علیہ (سجادہ نشین آلو مہار شریف)

۲۔ شیخ القرآن علامہ عبدالغفور ہزاروی (یکے از بانیان پاکستان اور آستانہ عالیہ گولڑہ شریف کے کل مرید)

۳۔ علامہ زماں محقق دوراں حضرت پیر سید عبدالقادر گیلانی ایم۔اے۔ایل۔ایل۔بی (مدظلہ) راولپنڈی

۴۔ جانشین مفتی اعظم، شارح بخاری علامہ سید محمود احمد رضوی علیہ الرحمہ (مہتمم دارالعلوم حزب الاحناف لاہور)

۵۔ مفتی اعظم حضرت علامہ مفتی محمد حسین نعیمی علیہ الرحمہ (بانی جامعہ نعیمیہ لاہور)

۶۔ مخزن علوم جدیدہ و قدیمہ مفتی محمد مظہر اللہ سیالوی مدظلہ (وابستہ آستانہ سیال شریف)

۷۔ شیر پنجاب علامہ محمد یوسف صاحب سیالکوٹی علیہ الرحمہ (خلیفہ مجاز حضور نقش لاثانی)

۸۔ خطیب پاکستان علامہ صوفی غلام حسین گوجروی علیہ الرحمہ

۹۔ خطیب پاکستان صاحبزادہ افتخار الحسن صاحب (البزوی ثم فیصل آبادی) علیہ الرحمہ

۱۰۔ خطیب پاکستان حضرت مولانا غلام رسول صاحب، (سمندری والے) علیہ الرحمہ

۱۱۔ ماہر اسرار شریعت و طریقت حضرت مولانا محمد علیم (فیصل آبادی) علیہ الرحمہ

۱۲۔ صوفی باصفا بقیۃ السلف حضرت مولانا محمد قاسم صاحب (ماہ نوالہ) علیہ الرحمہ

۱۳۔ شمس الخلفاء حضرت علامہ حافظ محمد عالم (بانی دارالعلوم جامعہ حنفیہ دروازہ سیالکوٹ) علیہ الرحمہ

یہ تو چند مدعوئین عظام اور خلفاء کرام کے اسماء گرامی ہیں۔ اس کے علاوہ نعت گو شعراء اور دوسرے نعت خوان حضرات کی کثیر تعداد بھی اکثر اوقات عرس مقدس میں شریک ہوتی، مثلاً حسان پاکستان محمد اعظم چشتی، بلبل پاکستان جناب محمد علی ملتانی، پیکر اخلاص و مروت جناب محمد علی ظہوری، رئیس الشعراء جناب میاں لال دین امیر سوہلوی ثم فیصل آبادی (مرید)، صدر الشعراء محمد اقبال دائم، فخر الشعراء جناب صائم چشتی، جناب حافظ محمد حسین فیصل آبادی، جناب حافظ شاہ محمد صدف (فیصل آبادی)، جناب عبدالستار نیازی (فیصل آبادی)، جناب حافظ منظور احمد خانپوری، جناب قاری زبید رسول صاحب (ہارون آبادی)، جناب عبدالرشید گجراتی، جناب محمد یوسف چشتی گجراتی، فقیر مستانہ مرحوم ان کے علاوہ دربار کی نعت خوان صوفی محمد حسین ابن طوطی ہند و پاک، صوفی بشیر احمد مرحوم اور صوفی محمد حسن صاحب (مجھے افسوس ہے کہ اپنی پیرانہ سالی کی بنا پر اس وقت سب کے نام مستحضر نہیں رہے اور علماء و عام نعت خوان حضرات وغیرہم تو ویسے بھی گنتی سے باہر ہیں)

حضور نقش لاثانی قدس سرہ کے وصال تک کا یہ مختصر سا حال ہے، آخر آپ کا وصال شریف یکم ذوالحجہ ۱۳۰۷ھ (۲۷ جولائی ۱۹۸۷ء) کو ہو گیا، انا للہ وانا الیہ راجعون ۝

حضور نقش لاثانی قدس سرہ کے وصال شریف کے بعد مشائخ چورہ شریف نے آپ کے دونوں صاحبزادوں کی دستار بندی فرمائی۔ جہاں تک آپ کے عرس کا تعلق ہے، ہر سال ۲۷ جولائی کو مسجد داتا گنج بخش میں بزم لاثانی ضلع لاہور کے زیر اہتمام نقش لاثانی کانفرنس کے نام سے سالانہ عرس منایا جاتا ہے جس کی صدارت حضور نقش لاثانی قدس سرہ کے فرزند اکبر قیوم دوراں حضور پیر سید عابد حسین شاہ قدس سرہ فرماتے تھے۔ (اور اب ان کے فرزند اکبر، موجودہ سجادہ نشین حضرت پیر سید ظفر اقبال شاہ صاحب دام اقبالہ صدارت کرتے ہیں) بالکل اسی تاریخ کو دربار لاثانی علی پور سیداں شریف میں حضور نقش لاثانی قدس سرہ کے فرزند اصغر عارف حقانی اعلیٰحضرت پیر سید محمد اسمٰعیل شاہ صاحب مدظلہ العالی سالانہ عرس نقش لاثانی مناتے ہیں۔ نقشہ نقش لاثانی اعلیٰحضرت پیر سید عابد حسین قدس سرہ بعض دفعہ لاہور سے فارغ ہوتے ہی واپس دربار شریف پہنچ جاتے اور اپنے برادر اصغر کے پروگرام کی صدارت فرماتے۔ حضور نقش لاثانی کی تاریخ ولادت ۱۹۱۷ء ہے آپ کے فرزند اکبر آپ کا یہ دن بھی دربار شریف میں مناتے اور رات بھر شبینے کا اہتمام ہوتا۔

یہ بندۂ عاجز، یہ سگ بارگاہ حضور نقش لاثانی بھی آپ کا سالانہ عرس، "عرس شہنشاہ ولایت" کے نام سے پہلے کئی سال موضع پھگواڑی میں منعقد کرتا رہا اور اب محلہ نقش لاثانی نگر شہر شکر گڑھ میں منعقد کرتا ہے جس کی صدارت آخر تک حضور نقشہ نقش لاثانی فرماتے رہے اور پھر صاحبزادہ بلند اقبال

حضرت پیر سید ظفر اقبال شاہ صاحب مدظلہ العالی۔

حضور نقش لاثانی قدس سرہ کے لاہور، علی پور شریف اور شرگڑھ بلکہ کئی دوسرے مقامات پر منعقد ہونے والے اعراس ثانوی حیثیت رکھتے ہیں، آپ کا سب سے بڑا عرس وہی ہے جو آپ کے جد امجد قدس سرہ کے عرس لاثانی میں مدغم ہے، گویا اب یہ عرس لاثانی جسے ۱۹۶۳ء میں ابوالکلام شہنشاہ خطابت حضرت قبلہ صاحبزادہ سید فیض الحسن آلومہاروی علیہ الرحمہ نے شمال مغربی پنجاب کا سب سے بڑا عرس قرار دیا تھا اور پھر ہر سال اس کی ضخامت و رونق میں اضافہ ہوتا رہا۔ گویا اب ۱۹۶۳ء کے عرس سے کئی گنا ہو چکا ہے اور بلاشبہ اسے پورے پنجاب کا سب سے بڑا عرس کہا جا سکتا ہے، عرس شہنشاہ لاثانی بھی ہے اور عرس حضور نقش لاثانی بھی، بلکہ حضور نقشہ نقش لاثانی قدس سرہ کے وصال کے بعد اب یہ عرس تینوں شخصیتوں کا ہے۔ مختصر یہ کہ

عرس لاثانی کا آغاز حضور نقش لاثانی قدس سرہ نے کیا اور اس وقت یہ صرف قیوم زمانی شہنشاہ لامکانی حضور شہنشاہ لاثانی قدس سرہ کا عرس تھا

'عرس لاثانی' کا دوسرا دور حضور نقش لاثانی قدس سرہ کے وصال شریف سے شروع ہوا اور اس وقت عرس لاثانی سے مراد تھی حضور شہنشاہ لاثانی اور حضور نقش لاثانی کا عرس

عرس لاثانی کا تیسرا دور حضور نقشہ نقش لاثانی کے وصال سے شروع ہوا اور اب اس عرس سے مراد حضور شہنشاہ لاثانی، حضور نقش لاثانی اور حضور نقشہ نقش لاثانی کا عرس۔

کیا بات آتی ان تینوں کی، یہ تینوں نور کے پیکر ہیں ـــــ لاثانی، نقش لاثانی، اور نقشہ نقش لاثانی !!

عرس مقدس کا جو نقشہ حضور نقش لاثانی کے زیر اہتمام تھا لاجواب تھا، کہ شرع کے تمام تقاضوں کے مطابق۔ (گویا اس اعتبار سے بھی عرس لاثانی تھا)۔ حضور نقش لاثانی کل عرس کے کونے کونے میں پھرتے اور جہاں بھی کوئی چیز خلاف شرع ہوتی فوراً روک دیتے۔ پھر حضور نقشہ نقش لاثانی کے دور میں بھی شریعت کی پابندی سب سے مقدم تھی۔ مگر آپ اپنی علالت کی بنا پر زیادہ چل پھر نہیں سکتے تھے۔ پھر بھی جس طرف سے کسی خلاف شرع امر کی شکایت آتی، آپ حکم بھیج کر رکوا دیتے۔

اب تیسرا دور ہے۔ ہماری دعا ہے موجودہ سجادہ نشین حضرت پیر سید ظفر اقبال شاہ صاحب مدظلہ بھی اپنے آباؤ اجداد کی روایات کو قائم رکھیں، خود شریعت کی پابندی کریں اور اپنے درباریوں، دیگر حلقہ مریدین سے پابندی کرائیں۔

اصل کام یہی ہے۔ جب ایک شاعر کا جذبہ یہ ہے کہ

تمنا ہے کہ اس دنیا میں کوئی کام کر جاؤں! ـــــ اگر کچھ ہو سکے تو خدمت اسلام کر جاؤں

تو ایک 'پیر' کا جذبہ کیا ہونا چاہیے۔ حضرت اقبال علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

عطار ہو، رومی ہو، رازی ہو، غزالی ہو ـــــ کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہ سحر گاہی

عرس لاثانی منانے کا اصل مقصد یہ ہوتا ہے کہ ملت کو اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول حضور پرنور شافع یوم النشور ﷺ کی محبت و اطاعت کے جذبے سے سرشار کرنے کی کوشش کی جائے اور انہیں سمجھا دیا جائے کہ اصل عزت دنیا، دولت اور شہرت و حکومت سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ اللہ اور اس کے حبیب اکرم ﷺ کی محبت و اطاعت سے ملتی ہے۔ جس کے دل میں اللہ اور حضور پرنور ﷺ کی محبت و اطاعت جس حد تک ہے، اسی حد تک وہ عزت والا ہے اور جس میں یہ محبت و اطاعت 'لاثانی' ہے وہی شاہ لاثانی ہے۔

شاہ لاثانی دولت اکٹھی کر کے لاثانی نہیں بنے، دولت لٹا کر 'لاثانی' بنے ہیں۔ وہ امیروں وزیروں سے نذرانے لے کر نہیں بلکہ غریبوں، فقیروں اور بیکسوں کی حاجت روائی اور مشکل کشائی سے لاثانی ہوئے، وہ شریعت سے آزاد ہو کر نہیں، شریعت کی سخت ترین (یعنی لاثانی) پابندی سے لاثانی مقام پر پہنچے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے ولیوں کی پہچان بھی یہی بتائی ہے۔

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ کَانُوْا یَتَّقُوْنَ ۝ (یونس)

ترجمہ: وہ جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے ہیں۔

گویا ولی وہ ہے جس کا عقیدہ بھی درست ہو، عمل میں بھی تقویٰ ہو۔ واللہ حضور شہنشاہ لاثانی اس معیار پر پورے اترنے میں لاثانی تھے، ان کے ساتھ جن کا عرس منایا جاتا ہے، حضور نقش لاثانی، وہ بھی اپنے دور میں اس اعتبار سے لاثانی تھے اور پھر تیسری شخصیت یعنی حضور نقشہ نقش لاثانی بھی اپنے آباؤ اجداد کی طرح اپنے دور میں اس معیار پر پورا اترنے میں لاثانی تھے۔

یہ امر میرے لئے از حد مسرت انگیز اور طمانیت بخش ہے کہ میرے محسن و مربی، میرے پیر و مرشد، میرے آقائے نعمت، میرے لئے سائبان

رحمت، میرے پاسبانِ عزت اعلیٰحضرت عظیم البرکت حضور قبلہ عالم سرکار نقش لاثانی قدس سرہ کے فرزند ارجمند عارف حقانی، عاشق مدینہ حضور پیر سید محمد اسمٰعیل شاہ صاحب عرف کاکا جی مدظلہ العالی بھی اپنے فکر و عمل میں اپنے بزرگوں کے مظہر اور ان کی روایتوں کے نگہبان و وارث ہیں۔ الحمدللہ ان سے ان کے بزرگوں کا دور زندہ ہے اور انشاء اللہ زندہ رہے گا۔ میری دعا ہے کہ حضرت موصوف جنہیں بجا طور پر جلوۂ نقش لاثانی کہا جا سکتا ہے۔ تادیر اپنے منصب کو زینت بخشیں اور چونکہ اپنے برادر اکبر حضور پیر سید عابد حسین شاہ نقشبند نقش لاثانی قدس سرہ کی اولاد کو اپنی اولاد کی طرح عزیز جانتے ہیں۔ ان کی تربیت بھی فرمائیں، آمین۔

یہ تحریر ابھی ابتدائی مرحلے میں تھی کہ دربار شریف سے ایک اشتہار آ گیا جس کا عنوان تھا

"لاثانی فری آئی کیمپ"

جو ۲۷ ستمبر کو صبح ۹ بجے شروع ہوگا اور ۲۸ ستمبر کو شام ۵ بجے ختم ہو جائے گا۔ پیکر انوار ثانی حضرت پیر سید محمد اسمٰعیل شاہ صاحب مدظلہ اس کی سرپرستی فرما رہے ہیں۔ ظاہر ہے ان سطور کے شائع ہونے سے پہلے پہلے یہ پروگرام اختتام کو بھی پہنچ چکا ہوگا تاہم میں اپنی دلی مسرت کا اظہار ضروری سمجھتا تھا لہٰذا اس کا ذکر کر دیا۔ حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ نے سچ فرمایا

طریقت بجز خدمت خلق نیست　　　　بہ تسبیح و سجادہ و دلق نیست

ترجمہ: تسبیح، مصلے اور گدڑی کا نام طریقت نہیں بلکہ یہ تو نری خدمتِ خلق ہے

یہی تصور تھا حضور شہنشاہ لاثانی کا، جنہوں نے دو بار گھر کا سارا سامان راہِ خدا میں لٹا دیا، یہی نقطۂ نظر تھا حضور نقش لاثانی کا جنہوں نے ہمیشہ اسی نکتے کو سامنے رکھا حتیٰ کہ ایک بار یہ فرمایا زراعت کی محنت بھی مخلوق خدا کی خدمت کے لئے کرتا ہوں اور یہی طرز فکر تھا حضور نقشبند نقش لاثانی کا جو اپنے آباء کی طرح کسی کی پریشانی دیکھ نہیں سکتے تھے۔

الحقیقہ پانچویں سال میں

'الحقیقہ' اکتوبر ۲۰۰۰ء میں شروع ہوا اور موجودہ شمارے سے اللہ جل مجدہ اور اس کے حبیب مکرم ﷺ کے فضل و کرم سے اپنی عمر عزیز کے چار سال پورے کرنے کے بعد پانچویں سال میں داخل ہو گیا ہے۔

'الحقیقہ' کن حالات میں شروع ہوا اور اس کے اجراء کی ضرورت کیا تھی۔ مختصر الفاظ میں یہی کہا جا سکتا ہے کہ کالعدم مرحوم 'لشکر طیبہ' جیسی بظاہر جہادی اور بباطن فسادی 'عسکری' دہشت گرد تنظیمیں جب اس حد تک جری ہو گئیں کہ محسنین اسلام جنہوں نے اپنے اپنے دور میں جانگسل مصائب برداشت کر کے چار دانگ عالم میں ایمان و اسلام کی شمع روشن کی اور شرک و کفر کے بڑے بڑے مراکز میں توحید و تکبیر کا آوازہ بلند کیا تھا، کو نشانہ تضحیک و تکفیر بنایا اور حضرت بایزید بسطامی، حضرت مولانا روم، حضرت داتا گنج بخش اور حضرت امام علی الحق سیالکوٹی جیسی عظیم شخصیتوں کے بارے میں جو اول فول منہ میں آیا سالہا سال تک بکتے رہے۔

'وہابی حضرات' کو اولیاء اللہ کے تصرفات و کرامات سے تو عموماً انکار تھا ہی ان کی ولایت و عظمت کے منکر نہیں تھے، مگر حافظ سعید نامی شقی نے ان کی ولایت و عظمت کا انکار ہی نہیں کیا اپنی ازلی بدبختی کی بنا پر ان کے ایمان کا انکار بھی کر دیا اور سب صوفیاء کے بارے میں جن کے روشن کارناموں سے 'تاریخ اسلام' جگمگا رہی ہے، یہاں تک خرافات بک دی کہ

"ہمارے صوفیہ نے مشرکین مکہ اور بت پرستان ہند کے عقائد پھیلائے"۔ خیال فرمایئے بقول ان کے ایک ورکر کے، ان کا اسی فیصد چندہ بھی انہیں اولیائے اسلام علیہم الرضوان کے نیاز مند (اہل سنت) ہی مہیا کرتے تھے مگر پھر بھی ان کا یہ 'سلوگن' جاری رہا تھا کہ کلمہ پڑھانے والے اللہ کے پاک بندے بھی مشرک اور کلمہ پڑھنے والے بھی مشرک۔ ایسی محسن کشی کی مثال کہاں ہو گی۔ چندہ دینے والے چندہ دے رہے ہیں اور چندہ لینے والے چندہ بھی لیتے ہیں اور انہیں ان کے اکابر سمیت معاذ اللہ کافر و مشرک قرار دے رہے ہیں اس جدید 'لشکر طیبہ' کا جو حضور رحمۃ للعالمین ﷺ کے گویا باغیوں کا لشکر تھا اور اس اعتبار سے اس کا نام لشکر مسیلمہ ہونا چاہیے تھا، کا ایک ناقوس خصوصی تھا مجلہ 'الدعوۃ' اس کی یہ خرافات اور ان کے باقی پروگرام کی تفصیل اس میں شائع ہو رہی تھی۔ سالہا سال یہ پروگرام جاری رہا، حکومت نے نوٹس لیا نہ عوام نے، اس سے بھی حیرت اور دکھ کی بات یہ کہ اہل سنت کی نمائندہ شخصیات بھی چپ سادھے رہیں۔ تا آنکہ یہ پراپیگنڈہ بھی عام ہونے لگا کہ 'لشکر طیبہ' کا مقابلہ اور 'الدعوۃ' کا جواب ناممکن ہے۔ خدا جانے یہ کہاں تک سچ ہے کہ جمہوری۔۔۔

کے بڑے بڑے ستون (وزیر اعظم نواز شریف اور وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف بھی) ان پر ہاتھ ڈالنے کی جرات نہیں کرتے تھے۔ بلکہ مختلف ذرائع سے اُن کو بھی ہراساں کیا جا چکا تھا کہ اگر اسلام کے خلاف ان جہاد کرنے والوں کی بے ادبی نہ ہونے پائے ورنہ نتیجہ خطرناک ہوگا۔ لاہور جیسے حکومتی مرکز کے نواح تک کی مسجدیں ان کے حملوں کی زد میں آنے لگیں۔ یہ لشکری ہزاروں کی تعداد میں کلاشنکوفوں کا مظاہرہ کر کے اپنے مرکز مریدکے میں حلف اٹھایا کرتے تھے کہ پاکستان سے شرک کے اڈے ختم کریں گے، اور ظاہر ہے ان سے ان کی کیا مراد تھی۔

یہ حالات تھے جب ہم نے اللہ کے پاک بندوں اور حضور رحمۃ للعالمین ﷺ کے سچے وارثوں کے دفاع میں ماہنامہ 'الحقیقہ' کا اجراء کیا۔ یقیناً یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اس کے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی رحمت تھی کہ اسلام کی تاریخ مسخ کرنے والوں کے خلاف ہمیں آواز اٹھانے کی توفیق ملی اور پھر ہر قدم پر ان پاک بندوں کے روحانی تصرفات ہماری دستگیری فرماتے رہے۔ خصوصاً علی پور سیداں شریف کے لاثانی تاجدار جن کا سالانہ عرس یکم ۲ اکتوبر کو ہوتا ہے۔ ہم بیچاروں پر رحمت حق کا سائبان بنے رہے۔ بلکہ یہ عجیب بات ہے کہ اسی 'ابتدائی' دور میں ہم ایک 'صاحب رابطہ' کے ساتھ شہنشاہ لاثانی قدس سرہ کے مزار پر حاضر ہوئے تو باہر آ کر وہ فرمانے لگے خبر ہے حضور شہنشاہ لاثانی قدس سرہ نے کیا فرمایا۔ ہم نے نفی میں جواب دیا تو بولے، حضور شاہ لاثانی نے فرمایا آج رات مشرف جو تقریر کرنے والا ہے، اس میں تمھارے لئے خوشی اور مسرت کے کئی پہلو ہوں گے، چنانچہ اسی رات تقریر میں جنرل مشرف نے ان تمام دہشت گرد لشکروں پر پابندی لگا دی۔

وہ لوگ جنھوں نے 'الدعوۃ' کا اس دور میں مطالعہ کیا ہے، وہ لشکر طیبہ کے خطرناک عزائم کو بین السطور میں بھانپ لیتے تھے اور محسوس کرتے تھے کہ ان ظالموں کا اصل ہدف کشمیر نہیں بلکہ پاکستان تھا اور وہ بزور شمشیر اس پر قبضہ کرنے کے خواب دیکھ رہے تھے اور خدانخواستہ ان کا خواب شرمندۂ تعبیر ہو جاتا تو ظلم و ستم کا تاریک ترین باب شروع ہو جاتا۔ کہتے ہیں اس وقت کے وزیر داخلہ معین الدین حیدر نے مشرف کو ان کے عنقریب شروع ہونے والے خونی ڈرامے کی رپورٹ دی تھی جس پر ان پر اور ان جیسے مجاہدوں کی دوسری تنظیموں پر پابندی لگا دی گئی۔ اور پھر اس پابندی سے کیا ہوا ان کی وہ ساری گھن گرج ختم ہو گئی اور وہی حال ہوا

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا جو چیرا تو اک قطرۂ خوں نہ نکلا

حقیقت یہی ہے کہ جہاد کشمیر کی برکت سے ان کو شہرت ملی ان کی حوصلہ افزائی ہوئی اور اسی بنا پر بہت کچھ ہوا اور ہونے والا تھا مگر اللہ نے اپنے حبیب مکرم ﷺ کے طفیل امت مسلمہ کو ان کے طوفان سے بچا لیا۔ اس کے باوجود زمانہ شاہد ہے کہ ہم نے حکومت کی چاپلوسی اختیار نہیں کی، بلکہ جہاں ہم نے 'مشرف اینڈ کمپنی' کی کسی پالیسی کو اسلام اور پاکستان کے لئے مضر سمجھا، (کسی مصلحت کا شکار ہوئے بغیر اس کے خلاف آواز بلند کی۔ ہاں ہاں ہمیں اس بات سے شرم آتی ہے کہ حضور غوث اعظم، سرکار داتا گنج بخش، خواجہ غریب نواز، سیدنا مجدد الف ثانی اور مولانا احمد رضا خان بریلوی قدست اسرارہم کے مسلک و عظمت کا ترجمان کسی دنیوی حکمران کا خوشامدی ہو۔ دنیوی طور پر ہم سخت بے سروسامان سہی مگر اللہ والوں کی غلامی سے بڑا سروسامان کیا ہوگا۔ یہ لوگ 'لا خوف علیھم' (یعنی قرآن پاک کی رو سے ان کو دنیا کا کوئی خوف نہیں) کی شان کے مصداق ہیں تو ان کے 'ترجمان' کو بھی ان کے نقش قدم پر چلنا چاہئے۔

خوب سن رکھے مشرف کی وردی ہمارے نزدیک کوئی مسئلہ نہیں۔ اگر صدر صاحب حضور پر نور ﷺ سے 'وفا' کرتے ہیں اور ان کا نظام نافذ کرتے ہیں تو ان کا نام تاریخ میں سنہری حرفوں سے لکھا جائے گا، اگر معاذ اللہ بش جیسے شیطانوں کو خوش کرنے کے لئے اس نے حضور پر نور ﷺ سے بے وفائی کی تو ہماری نظر میں کیا قدرت کی نظر میں کتے اور خنزیر سے زیادہ ذلیل ہوگا۔ پاکستان کا دفاع و استحکام بش کی رضا سے نہیں، اللہ کی رضا و قدرت سے ہوگا۔ ہمیں اس بات پر ازحد افسوس ہے کہ آج پاکستان میں ہر 'اسلام دشمن' آزاد ہے اور 'دین حق' کے خلاف ازحد زہریلا پروپیگنڈا کرنے والا سانپ اور سنپولے کی طرح رینگتا پھرتا ہے۔ (ایسے ہی شیطان صفت انسانوں کے خلاف 'الحقیقہ' میں اسلام اور شیطان کے سپوت، جیسے مضامین کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔) عیاشی و فحاشی عام کی جا رہی ہے اور روزنامہ 'آواز' کی ایک خبر کے مطابق حکومت امریکہ نے پاکستان کے حزب اقتدار اور حزب اختلاف کی دو دو جماعتوں کے سربراہوں کو وطن عزیز میں 'عورت کو بے حجاب' کرنے کا پروگرام دے دیا ہے۔ کاش 'مشرف' کو اس کا احساس ہوتا اور اس میں اسلام کی غیرت ہوتی۔

اس موقع پر ذرا ان لوگوں کا طرز عمل بھی دیکھ لیں جو بظاہر اسلام کے بلند آہنگ نقیب کہلاتے ہیں مثلاً مجید نظامی، مجیب الرحمٰن شامی وغیرہ، انصاف سے سوچئے فحاشی و بے حیائی روکنے میں ان کا کیا کردار ہے ہم صدق دل سے سمجھتے ہیں کہ اس قسم کے لوگ جو محض اپنے جرائد و اخبارات کو ہر دلعزیز بنانے کے لئے حیا باختہ عورتوں کی تصاویر شائع کرتے رہتے ہیں، خود بھی ان سے کم حیا باختہ نہیں اور ان کی تحریریں 'اسلام' کی حمایت میں ہونے کے باوجود موثر و مفید نہیں۔ خداوند کریم کی بارگاہ میں دعا ہے اور اس کے حبیب کریم ﷺ کی بارگاہ میں التجا ہے کہ ہمارے ایمان اور عزم و استقلال کی حفاظت فرمائی جائے

اور دین حق کی خدمت کی ان ناچیز کوششوں کو شرف قبول حاصل ہو۔

جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی

حضرت حکیم الامت نے فرمایا تھا

اٹھا میں مدرسہ و خانقاہ سے غمناک نہ زندگی، نہ محبت، نہ معرفت، نہ نگاہ

حق یہ ہے کہ آج بھی ہمارے مدرسوں اور خانقاہوں کی یہی بلکہ عموماً اس سے بھی بدتر حالت ہے۔ کہیں تو علم ہے مگر برائے نام اور علم ہے مگر علماء و مدرسین قال واقوال تک محدود ہیں۔ تربیت کا سخت فقدان ہے۔ جس طرح کالجوں اور سکولوں میں نئی نسل تباہ ہو رہی ہے اس کے لگ بھگ صورت حال ہے عموماً دینی مدارس کی خانقاہوں کی طرف آئیں تو عموماً لگتا ہے جیسے یہاں تصوف کی عملی تربیت اور منزل کا شعور تو کجا کسی اور ڈگر پر مرشدین کو چلایا جا رہا ہے۔ اس قحط الرجال کے زمانے میں غنیمت بلکہ از غنیمت وہ تعلیمی ادارے ہیں جہاں نوجوانوں کو ایمان و عشق کے تقاضوں کو عملی جامہ پہنانے کی تربیت دی جاتی ہے جہاں زیر تعلیم طلباء کو اخلاق و کردار کی بلندیوں سے روشناس کرایا جاتا ہے اور اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے عملاً تیار کیا جاتا ہے۔

جامعہ رضویہ ضیاء العلوم سبزی منڈی راولپنڈی بھی ایسے ہی چند اداروں میں سے ہے بلکہ شاید ان سب میں نمایاں ترین ہے، جہاں طلبہ کو علم و عمل کے حسن سے آراستہ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس کے مہتمم زعیم ملت فخر علمائے اہل سنت حضرت علامہ پیر سید حسین الدین شاہ صاحب مدظلہ سے پرانی نیاز مندی ہے اور دل ہمیشہ ان کے علم و فضل و تقویٰ و طہارت کا معترف رہا تاہم ان کے 'حسن تربیت' کا زیادہ علم تھا۔ گذشتہ دنوں پیر طریقت رہبر شریعت پیکر حمیت حضرت خواجہ سید غلام رسول والی صاحب مدظلہ امیر شیران اسلام پنجاب کی دعوت پر شیران اسلام کے مرکزی قائدین کا کاروان عشق و مستی ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کے لئے راولپنڈی پہنچا تو اس کا انتظام زعیم ملت قبلہ شاہ صاحب دامت برکاتہم کے اسی مدرسہ ضیاء العلوم میں تھا۔ آپ وہاں بجسد عنصری گو موجود نہیں تھے مگر اس کی اجازت فرما کر تبلیغی دورے پر افریقہ روانہ ہو چکے تھے۔ ان کے نائب جناب اسحٰق ظفر صاحب اور جامعہ کے دوسرے مدرسین نے جس قسم کا تعاون فرمایا از حد قابل قدر اور لائق تحسین تھا۔ امیر مرکزی شجاعت علی مجاہد، رئیس المتکلمین جناب طاہر عبد الرزاق، خطیب شعلہ نوا فاضل نوجوان بدیع الزمان، فاتح قادیانیت جناب غلام حسن کھیالوی، پیکر اخلاص جناب امجد حسین، نوعمر دو مسلم مصنف ذیشان عرفان محمود برق جہاں والی صاحب کے حسن اخلاق، عبد الرشید صاحب کے جذبۂ ایمان اور شیران اسلام کے دوسرے کارکنوں کی کارکردگی سے بہت متاثر ہوئے وہاں ضیاء العلوم کے سٹاف کے حسن تعاون اور ان کے زیر تعلیم طلب کی اخلاقی تربیت سے از حد محظوظ و مسرور ہوئے۔ مجھے ایک عرصے سے مختلف دینی مدارس میں جانے کا اتفاق ہوتا رہتا ہے مگر اس قسم کے سادہ و پرکار، بلند نظر اور بلند اخلاق نوجوان دیکھنے کا اتفاق شاید کہیں نہیں ہوا۔ حضرت اقبال نے جو فرمایا تھا

نگہ بلند، سخن دلنواز، جاں پرسوز
یہی ہے رخت سفر میر کارواں کے لئے

یوں لگتا ہے جیسے شاہ صاحب قبلہ اور ان کے زیر سایہ مدرسین یہاں رہرو نہیں بلکہ راہبر تیار کر رہے ہیں۔ میرے خیال میں جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی کے بعد اس قسم کی تربیت کا عظیم مرکز جامعہ انوار مدینہ سانگلہ ہل ہے جس کے مہتمم قائد نوجوانان اہل سنت حضرت علامہ محمد نور المصطفےٰ صاحب مدظلہ ہیں۔

جناب محمد اسحٰق ظفر صاحب نے اگلے دن اپنی مسجد میں شیران اسلام کا پروگرام رکھا وہاں بھی ان کی محبت ہمارے دلوں کے لئے مقناطیس بنی رہی۔ اللہ کریم اپنے حبیب کریم ﷺ کے طفیل ان سب بزرگوں کا سایہ اہل سنت کے سروں پر قائم رکھے اور ان کے فیوض میں مزید برکتیں پیدا فرمائے۔

☆---☆---☆

اسلام اور شیطان کے سپوت

قسط: 2 [redacted] محمد حسین [illegible]

شیطان کے سپوتوں کا اندھا پن

[illegible]

[illegible] پیگنڈا کرتے ہو کیا بھارت میں بھی یہ جرأت تمہیں ہو سکتی ہے۔ [illegible] ہو تو اٹھو اپنے باپ شیطان کے نام پر نکل جاؤ [illegible] ختم کرنا چاہتے ہو اور وہاں جا کر کشمیر کے مظلوم مسلمانوں [illegible] تم اندھوں کو نظر نہیں آتے، پھر بھی تم پاکستان کے مسلمانوں [illegible] تم شیطنت کا مجسمہ ہو، مکر و فریب کا پیکر بد صورت ہو کاش ہماری ملت [illegible] اسلام کے حق میں اتنے بیباک اور کفر کے حق میں [illegible]

[illegible] (ہی انسان تھا) اور اگر انسانیت ہوتی تو [illegible] انسانیت کے لئے مفید [illegible] یہودی [illegible] مسلمانوں [illegible]

بد بخت شیطان [illegible] اسلام سے برگشتہ کرنے کی خاطر [illegible]

[illegible]

[illegible] خصوصیت [illegible] کی طرف [illegible] اعظم [illegible] پر نازل ہوئی۔ چنانچہ [illegible] مشرق و مغرب [illegible] اس کتاب کا ترجمہ [illegible] جدید [illegible] کمپیوٹر [illegible] داخل ہو رہے ہیں [illegible] صوفی کی تبلیغ سے تقریباً پچیس ہزار [illegible] مسلمان ہوئے تھے اور [illegible] قرآن پاک یا دوسری اسلامی کتاب [illegible] (حال ہی بعد کی تحقیقات کے مطابق [illegible] میں یہودی ملوث تھے اور مسلمانوں پر حملے [illegible] بھی شامل تھی)

موجودہ تاریک ترین حالات میں اسلام کی اشاعت: [illegible] مذہب [illegible] کا ایک شخص نظر آتا ہے [illegible] پراپیگنڈہ کرتے نہیں تھکتے کہ [illegible] پھیلا موجودہ دور میں اسلام کی اشاعت کے سبب پر غور کریں۔ [illegible] معظم میں [illegible] کوئی دلچسپی نظر نہیں آتی اور [illegible]

[illegible]

ایسے ایسے خوش رنگ پہلو نظر آئیں گے جن کی [illegible] تعصب خوردوں کی نظریں خیرہ ہو جائیں گی [illegible]

[illegible] اسلام [illegible] ہاں ہاں اے اسلام کے ہاتھوں اے شیطان کے

[illegible]

برنارڈ شا کا فیصلہ اور پیشگوئی

[illegible] Father of modern English Drama [illegible]

I have always held the religion of Mohammad (صلی اللہ علیہ وسلم) in high estimation because of its wonderful vitality. It is the only religion which appears to possess that assimilating capability to the changing phases of existence which can make itself appeal to every age.

I have prophecied about the faith of Mohammad (صلی اللہ علیہ وسلم) that it would be acceptable to to morrow as it is beginning to be acceptable to the Europe of today. Mediaval ecclesiastics either ignorance or bigotry painted Mohammadanism (صلی اللہ علیہ وسلم) in the darkest colours. They were in fact trained to hate both the man Mohammad (صلی اللہ علیہ وسلم) and his religion. To them Mohammad was anti-Christ. I have studied him the wonderful man and in my opinion far from being an anti Christ he must be called the saviour of humanity. I believe that if a man like him were to assume the dictatorship of the mondern wrold he would succed in solving the problems in a way that would bring the

much needed peace and happiness. Europe is beginning to be enamoured of the creed of Mohammad (صلی اللہ علیہ وسلم). In the next century it may go still further in recognising the utility of that creed in solving its problems. And it is in this sense that you must understand my prediction.

(Islam the Religion of all Prophets)

ترجمہ: میں نے ہمیشہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مذہب کو اس کی حیرت انگیز قوت کی بنا پر بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ یہی مذہب ہے جو زندگی کے بدلتے ہوئے حالات کو جذب کرنے کی صلاحیت کا مالک دکھائی دیتا ہے جو ہر دور کے لئے کشش رکھ سکتا ہے۔

میں (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دین کی بابت یہ پیشگوئی کر چکا ہوں کہ یہ کل کے یورپ کے لئے قابل قبول ہوگا جیسا کہ آج کے یورپ نے اسے قبول کرنا شروع کر دیا ہے۔ قرون وسطیٰ کے پادریوں نے جہالت یا تعصب کی بنا پر اسلام کو بہت تاریک رنگوں میں پیش کیا۔ ان کی تصویر کشی کی حقیقت یہ ہے کہ انہیں (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کے مذہب سے نفرت کی تربیت دی گئی تھی۔ ان کے نزدیک آپ (ﷺ) عیسیٰ علیہ السلام کے دشمن تھے۔ میں نے ان کی شخصیت (اور سیرت) کا مطالعہ کیا ہے۔ میری رائے میں انہیں عیسیٰ علیہ السلام یا عیسائیت کا دشمن کہنے کے بجائے انسانیت کا نجات دہندہ کہنا چاہئے۔ میرا خیال ہے کہ اگر ان جیسا شخص جدید دنیا کا حاکم مطلق بن جائے تو وہ اس کے سارے مسائل اس طرح حل کرنے میں کامیاب ہو جائے گا کہ مطلوب سکون و مسرت سے ہمکنار کر دے۔ یورپ (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مذہب کا گرویدہ ہونے لگا ہے۔ اگلی صدی میں مسائل کے حل کرنے کے سلسلے میں اس مذہب کی افادیت کو تسلیم کرنے میں یہ اور بھی آگے بڑھ سکتا ہے اور اسی تناظر میں تمہیں میری پیشگوئی کو دیکھنا چاہئے۔

دیکھا آپ نے غیر مسلم کی رائے جسے جدید دنیا کا عظیم ترین مفکر سمجھا جاتا ہے، یہ ہے برنارڈ شا کی رائے جس میں اسلام کی حقانیت پر مہر تصدیق ثبت کی گئی اور جو پیشگوئی اس نے کی تھی ان کی قوت کے پیش نظر ایک صدی پہلے کی تھی، وہ آج پوری ہو رہی ہے۔ ان کے نزدیک اسلام میں عیب ہے نہ اس کے عظیم بانی ﷺ کی ذات پاک میں، جن عیسائی پادریوں نے قرون وسطیٰ میں اسے تاریک انداز میں پیش کیا ہے محض تعصب یا جہالت کی بنا پر کیا ہے۔ وہ حضور ﷺ کو عیسیٰ علیہ السلام یا عیسائیت کا دشمن سمجھتے تھے (عیسائی پادریوں نے یہ تصور قائم کر دیا تھا کہ آخر میں ایک ایسے شخص کا ظہور ہوگا جو عیسیٰ علیہ السلام یا عیسائیت کا سخت دشمن ہوگا اور ان کے نزدیک یہ حضور ﷺ کی ذات تھی) برنارڈ شا اسی غلط فہمی کا ازالہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میری رائے میں انہیں عیسیٰ علیہ السلام یا عیسائیت کا دشمن سمجھنے کے بجائے انسانیت کا نجات دہندہ سمجھنا چاہئے لیکن موجودہ مفکرین جو ہو بہو آپ ﷺ) آخر میں برنارڈ شا کس ایمان افروز انداز میں اعلان کرتا ہے کہ ساری دنیا انسانیت کے مسائل کا حل صرف آپ ﷺ ہی کر سکتے ہیں اور وہ ایسے امن و مسرت کے ساتھ جس کی دنیا کو اشد ضرورت ہے۔ اسلامی تعلیمات کی خصوصیات کی بنا پر میں اسلام کی وسعت اور اشاعت کی پیشگوئی کر رہا ہوں۔

* * *

(۲۱) اتحادِ ملت کی ضرورت و صورت

محمد حسین [illegible]

ہمارا خیال تھا کہ گزشتہ قسط کے ساتھ ہی مودودی صاحب کا ذکر ختم کر دیا جائے گا۔ اس لئے کہ ان کے فکر و نظر کی ایک تصویر دکھانا مقصود تھی سو دکھا دی گئی۔ منشا یہ تھا کہ جو شخص حضور پر نور ﷺ کی امت کو متحد دیکھنا چاہتا ہے اور ان کی ان کوششوں سے کوئی سبق حاصل کرنا چاہتا ہے، اچھی طرح سمجھ لے کہ جب تک کسی کا رشتہ [illegible] حضور پر نور ﷺ کی ذات سے صاف نہیں ہوگا۔ وہ اس امت کی کیا خیر خواہی یا رہنمائی کر سکتا ہے، بلکہ سچی بات یہ ہے کہ وہ خود بھی امتی کہلانے کے باوجود امت میں شامل نہیں۔ [illegible] کوئی حق یا مسلمان ہونے کا دعویٰ کرنے کے باوجود رسول ﷺ کی محبت اور ادب سے خالی ہے تو قرآن پاک کی تصریحات کے مطابق وہ ایمان سے نکل جاتا ہے۔ [illegible] جب وہ خود ایمان سے خالی ہے تو ایمان والوں کو متحد و منظم کیونکر رکھے گا۔ وہ تو جس جس کو بھی متاثر کرے گا، ان کے ایمان پر ہی ہاتھ صاف کرے گا۔ جناب مودودی صاحب نے یہی افسوسناک روش اختیار کی، جس جس کو بھی اپنی علمیت اور متدلات سے متاثر کیا یہاں تک ہے کہ ان کا سینہ بھی رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی محبت اور ادب سے خالی کر دیا۔

چند قسطوں میں مودودی صاحب کا ذکر کر کے ان کے طرز فکر [illegible] کہ اگر کوئی شخص بھی دیانت اور انصاف سے صرف انہیں پر غور کرے تو اس کے لئے کافی ہیں۔ ورنہ مزید تفصیل مقصود ہو تو حضور پر نور ﷺ کے بارے میں مودودی طرز گفتگو سے بھی [illegible] اور واضح ہو جاتا ہے۔ حق یہ ہے کہ ایسے مقامات پر کوئی [illegible] کسی مسلمان نے لکھا ہے۔ اب وہ مسلمان جسے مودودی صاحب کا قرب حاصل ہو گیا [illegible] یقیناً اس قسم کے طرز بیان کا عادی ہو چکا ہوتا ہے اسے کوئی تعجب [illegible] بڑی سے بڑی شخصیت کے بارے میں [illegible] مگر مودودی صاحب [illegible] مودودی صاحب کی معروف خدمات [illegible] کارناموں کا [illegible] موقف [illegible] گزشتہ دنوں میں ایک [illegible] بحث چھیڑ دی [illegible] مودودی [illegible] انکار [illegible] بحث میں حصہ لینے والے حضرات [illegible] انصاف سے کام لیں [illegible] فیصلہ کریں [illegible] فارغ التحصیل ہونے والے [illegible] متعصب ہوتے ہیں [illegible] کے باوجود متعصب [illegible] مگر افسوس ان مضمون نگاروں میں سب حضرات [illegible] ہونے کے باوجود پوری طرح انصاف سے کام نہیں لے سکے۔ [illegible] پوچھو تو حضرت اقبال علیہ الرحمۃ [illegible] منظوم [illegible] پوری طرح [illegible] نہیں [illegible] پیچھے کی فرصت نہیں [illegible] انہوں نے اپنے [illegible] حضور [illegible] ﷺ کی بارگاہ بیکس پناہ میں بھی ذکر کیا ہے

[illegible]

بعض سے [illegible] اور انہیں ایک [illegible] فرماتے ہیں

[illegible]

[illegible] سب سے بڑی [illegible] عشق رسول ﷺ [illegible] جواب شکوہ میں خداوند کریم کی طرف

قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے — دہر میں اسمِ محمد ﷺ سے اجالا کر دے

[illegible] حضور ﷺ [illegible] ہو گئی مگر وہ انھیں اپنا ہی [illegible]
[illegible] عشق [illegible] ﷺ [illegible]
[illegible]

مثلِ بو قید ہے غنچے میں پریشاں ہو جا — رخت بر دوش ہوائے چمنستاں ہو جا
ہے تنک مایہ تو ذرے سے بیاباں ہو جا — نغمۂ موج سے ہنگامۂ طوفاں ہو جا
قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے — دہر میں اسمِ محمد ﷺ سے اجالا کر دے

اور اب اگلے بند میں اس اسمِ پاک کی عظمت

ہو نہ یہ پھول تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہو — چمنِ دہر میں کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو
یہ نہ ساقی ہو تو پھر مے بھی نہ ہو خم بھی نہ ہو — بزمِ توحید بھی دنیا میں نہ ہو تم بھی نہ ہو
خیمہ افلاک کا استادہ اسی نام سے ہے — نبضِ ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے

آیئے اگلا بند بھی پڑھ لیں جو اسی نام پاک کی عظمت کے گیت گا رہا ہے

دشت میں دامنِ کہسار میں میدان میں ہے — بحر میں موج کی آغوش میں طوفان میں ہے
چین کے شہر مراقش کے بیابان میں ہے — اور پوشیدہ مسلمان کے ایمان میں ہے
چشمِ اقوام یہ نظارہ ابد تک دیکھے — رفعتِ شانِ رفعنا لک ذکرک دیکھے

اسی نام پاک سے [illegible] عشق [illegible]

مردمِ چشمِ زمیں یعنی وہ کالی دنیا — وہ تمھارے شہدا پالنے والی دنیا
گرمیِ مہر کی پروردہ ہلالی دنیا — عشق والے جسے کہتے ہیں بلالی دنیا
تپش اندوز ہے اس نام سے پارے کی طرح — غوطہ زن نور میں ہے آنکھ کے تارے کی طرح

[illegible] حضرت اقبال [illegible] کا قرآن [illegible] میں جو [illegible]

عقل ہے تیری سپر عشق ہے شمشیر تری — مرے درویش! خلافت ہے جہانگیر تری
ما سوی اللہ کے لیے آگ ہے تکبیر تری — تو مسلماں ہو تو تقدیر ہے تدبیر تری
کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں — یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

دیکھا آپ نے کس خوبصورت انداز میں توحید و تکبیر [illegible] تقدیر و تدبیر [illegible] برکات و ثمرات کا [illegible] حضور پرنور شافع یوم النشور ﷺ سے وفا [illegible] حضور ﷺ [illegible] حکمران [illegible] تقدیر کا مظہر [illegible] اور بھی بن جاتا ہے۔

[illegible] حضرت [illegible] حضور ﷺ کی تدبیر کو بھی تقدیر کا مظہر نہیں سمجھتے [illegible] محمد ﷺ [illegible] شعر میں [illegible] میں بھی اس کا اظہار کیا۔

حقیقت یہ ہے کہ [illegible] عظمت کا [illegible]

[illegible] پڑھنے کی [illegible] قرآن [illegible] حضرت شاہ ولی اللہ محدث
دہلوی قدس سرہ [illegible] حضرت شاہ [illegible]
[illegible] شاہ صاحب [illegible] شاہ صاحب [illegible]
[illegible]

چنانچہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ [illegible] پڑھنے [illegible] جب [illegible] پہنچے تو [illegible]
[illegible] تحقیق [illegible] شاہ صاحب [illegible]
ناپید کردیا جاتا تاکہ یہ لوگوں کے قریب کی قلعی کھل سکتی [illegible] بھی [illegible]

[illegible]

ان حضرات کی یہ چوری بھی پکڑی گئی [illegible] شاہ صاحب [illegible]
[illegible] شاہ صاحب قدس سرہ [illegible]
[illegible] محمد صدیق میاں کا [illegible] شاہ صاحب [illegible] شاہ ولی اللہ کے افکار و نظریات کے
[illegible] علوم و علم [illegible] حضرت [illegible] شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ [illegible]
[illegible] "مجھے میرے دوستوں سے بچاؤ" [illegible]
[illegible] رسول اللہ [illegible] (یہ عجیب منطق
ہے [illegible] حضرت شاہ صاحب [illegible] حضرت [illegible] یہ عجیب منطق ہے [illegible]
[illegible]

آپ نے اس تحریر کی [illegible] علیہ السلام [illegible]
[illegible] حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ [illegible]
[illegible] حضور [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
محمود [illegible]

کل [illegible] مسلمان [illegible]
[illegible]

یہ ارکان حرم مغرب [illegible]

آگے جانے سے پہلے بتائیے کہ حضرت مودودی کے نزدیک [illegible] توحید کے مطابق [illegible]
تجدید و احیائے دین [illegible] فیصلہ کیجئے [illegible] توحید [illegible]
[illegible] "سلام و کفر" [illegible] تفصیل میں جائیے یا رسول اللہ [illegible] مودودی صاحب
[illegible] مشرک [illegible] صاحب کے عقیدے کے مطابق حضرت [illegible] مشرک ہیں۔
[illegible] وقت یہ بحث نہیں کر رہے [illegible] عقیدہ یا موقف درست ہے [illegible] مودودی [illegible]

السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(یعنی یا رسول اللہ آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں)

[illegible] حضور [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم سے التجا و
فریاد کرنے کے عادی تھے اور بزرگان دین کی طرف ہمیشہ [illegible] مولویوں کے [illegible]

[illegible] عشق [illegible] ﷺ [illegible]

خداوند [illegible] آشکار [illegible] الله [illegible] پیدا [illegible]

[illegible] للعالمین [illegible]

عرض حال مصنف بحضور رحمۃ للعالمین ﷺ

یہ عرض حال فارسی مثنوی کے [illegible] اشعار پر مشتمل ہے اور اس کا آغاز یوں ہے

اے ظہور تو شباب زندگی
جلوہ ات تعبیر خواب زندگی

اے زمیں از بارگاہت ارجمند
آسماں از بوسۂ بامت بلند

شش جہت روشن ز تاب روئے تو
ترک و تاجیک و عرب ہندوئے تو

اس نظم کا [illegible] شعر ہے

اے بصیری را ردا بخشندۂ
بربط سلمیٰ مرا بخشندۂ

ذوق حق دہ ایں خطا اندیش را
اینکہ نشناسد متاع خویش را

[illegible] مثنوی [illegible] آخری نظم کا عنوان ہے

در حضور رسالتمآب ﷺ

[illegible] حضور ﷺ [illegible]

[illegible]

اے تو ما بیچارگاں را ساز و برگ
وارہاں ایں قوم را از ترس مرگ

سوختی لات و منات کہنہ را
تازہ کردی کائنات کہنہ را

در جہان ذکر و فکر انس و جاں
تو صلوٰۃ صبح تو بانگ اذاں

لذت سوز و سرور از لا الہ
در شب اندیشہ نور از لا الہ

نے خداہا ساختیم از گاو و خر
نے حضور کاہناں افگندہ سر

نے سجودے پیش معبودان پیر
نے طواف کوشک سلطان و میر

ایں ہمہ از لطف بے پایان تست
فکر ما پروردۂ احسان تست

ذکر تو سرمایۂ ذوق و سرور
قوم را دارد بہ فقر اندر غیور

[illegible]

گرد تو گردد حریم کائنات
از تو خواہم یک نگاہ التفات

ذکر و فکر و علم و عرفانم توئی
کشتی و دریا و طوفانم توئی

آہوئے زار و زبون و ناتواں
کس بہ فتراکم نہ بست اندر جہاں

اے پناہ من حریم کوئے تو
من بامیدے رمیدم سوئے تو

[illegible] (اور [illegible])

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

تا غیر [illegible] امید
یا مرا شمشیر گرداں یا کلید

[illegible] ﷺ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ﷺ [illegible]

[illegible] عشق [illegible]

[illegible]

مسلماں آں فقیر کج کلاہے | رمید از سینۂ او سوز آہے
دلش نالد، چرا نالد؟ نداند | نگاہے یا رسول اللہ ﷺ نگاہے

[illegible] | [illegible] کشتہ جاں را
[illegible] صدیق [illegible] | [illegible]

فقیرم از تو خواہم ہر چہ خواہم | دل کوہے خراش از برگ کاہم
مرا درس حکیماں درد سر داد | کہ من پروردۂ فیض نگاہم

چہ [illegible] جوان پاکبازے | سرورش از [illegible]
قوی بازوئے او مثل حیدر رضی اللہ عنہ | دل او از دو گیتی بے نیازے

جہاں از عشق و عشق از سینۂ تست | سرورش از مئے دیرینۂ تست
[illegible] | [illegible] آئینۂ تست

[illegible] حضرت اقبال [illegible] ﷺ [illegible]

[illegible]

[illegible]

یعنی یا رسول اللہ (ﷺ) [illegible]

[illegible]

[illegible] فرماتے ہیں

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible] ﷺ [illegible]

[illegible] ﷺ [illegible]

[illegible] مولانا مودودی کا حضرت اقبال سے اختلاف صرف [illegible] تک نہیں تھا بلکہ تصور نبوت ہی میں یہ دونوں حضرات مختلف تھے [illegible] تصور نبوت [illegible] اس مضمون کی گذشتہ قسطوں سے کچھ نہ کچھ ہو سکتا ہے۔ [illegible] حضرت اقبال کے ایمان بالرسالت کی [illegible] آپ [illegible] فارسی کلام سے لگا چکے ہوں گے۔

[illegible] فرماتے ہیں

وہ دانائے سبل ختم الرسل مولائے کل جس نے | غبار راہ کو بخشا فروغ وادی سینا!!
نگاہ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر | وہی قرآں، وہی فرقاں، وہی یٰسیں وہی طٰہٰ

بال جبریل میں آپ کی ایک طویل نظم سے ذوق و شوق اس عالم کی ایک جھلک ملاحظہ ہو۔

لوح بھی تو، قلم بھی تو، تیرا وجود الکتاب
گنبد آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب

عالم آب و خاک میں تیرے ظہور سے فروغ
ذرہ ریگ کو دیا تو نے طلوع آفتاب!

شوکت سنجر و سلیم، تیرے جلال کی نمود
فقر جنید و بایزید، تیرا جمال بے نقاب

شوق ترا اگر نہ ہو، میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب، میرا سجود بھی حجاب

تیری نگاہ ناز سے دونوں مراد پا گئے
عقل غیاب و جستجو، عشق حضور و اضطراب

تیرہ و تار ہے جہاں گردش آفتاب سے
طبع زمانہ تازہ کر جلوہ بے حجاب سے

(صلی اللہ علیک یا رسول اللہ وسلم)

مولانا مودودی اور حضرت اقبال کے اختلافات کی تفصیل میں زیادہ جانے کی ضرورت نہیں ہے (کہ [illegible] کا صحابہ کرام اور قابل قدر صوفیہ و فقہا خصوصا مجدد دین رضی اللہ عنہم کے بارے میں کہاں کہاں اور کیسا کیسا اختلاف ہے نیز یہ کہ موجودہ دور میں کس کی قیادت نے قوم کو کیا دیا اور ان کے سیاسی اختلافات کی نوعیت کیا تھی) جب دونوں کا عقیدہ نبوت یعنی تصور نبوت میں اختلاف ہے تو باقی سب اختلافات اسی کے ضمن میں آ جاتے ہیں۔ چنانچہ خود حضور ﷺ نے صاف فرما دیا ہے محمد فرق بین الناس (مشکوٰۃ شریف) یعنی انسانوں میں وجہ امتیاز محمد ﷺ ہیں۔ کافر و مومن اور منافق و مخلص میں سب سے بڑا امتیاز حضور ﷺ کی ذات ستودہ صفات ہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مومن سراپا ادب ہوتا ہے اور کافر و منافق ادب سے خالی ہوتے ہیں۔ اقبال کے نزدیک دین سارے کا سارا ادب و عشق ہے۔ فرماتے ہیں

دین سراپا سوختن اندر طلب
انتہایش عشق و آغازش ادب

افسوس مولانا مودودی مرحوم ادب کی اہمیت سے آشنا نہ ہو سکے۔ نہ ان کا آغاز ادب سے ہوا اور نہ ہی انتہا عشق پر ہوئی۔ یہی تربیت ان کے ماننے والوں کو ملی۔

مشرف سے

تری عادت دینی سے یہ کوئی ایسوسی ایشن نہیں اچھی
رہے ملت سے [illegible] کوئی بھی نیشن نہیں اچھی

مشرف کوئی بھی خوبی نہیں تیری حکومت میں
بھرا جب سے جھوٹی اپریسی ایشن نہیں اچھی

مسلمانوں کی خونریزی اور امریکہ کے مطلب کی
یہ اپریشن نہیں اچھا، یہ ڈکٹیشن نہیں اچھی

نہ بھارت سے [illegible] اسرائیل سے کیسہ
اور بچوں پر یہ بمباری، یہ ویکیشن نہیں اچھی

ارے تیرا یہ تصور سالڈ ہو نہیں سکتا
یہ طیبہ یہ مساجد و مدرسہ فاؤنڈیشن نہیں اچھی

تری وردی کو ہوتا تھا شان [illegible] امت کا
نہیں مت توڑ اس کی جسٹیفکیشن نہیں اچھی

اگر دیکھے تو بنا میرے اور غیر اپنا"
رہے غیروں کی تقلید بھی امیٹیشن نہیں اچھی

یہ آزادی کا دن ہے، اس سے مت آزادی کو دکھو
تو سو برس تک [illegible] یہ لبریشن نہیں اچھی

دھکیلے قوم کو جو یاس کے تاریک غاروں میں
کہ غم زدہ ہو کے تیری یہ فرسٹریشن نہیں اچھی

نہیں تعمیر ہوتا کیوں یہ کالا باغ ڈیم آخر
بتا تیری نظر میں کیا اریگیشن نہیں اچھی

گدائے عشق رحمانی ہے آتی سچ ہی کہتا ہے
سو اس کی حق بیانی سے اریٹیشن نہیں اچھی

1.Association 2. Nation.3 Appreciation.4. lacation 5.Solid 6 Foundation

7.Justifecation.8 Imitation 9 Liberation 10 Frustration 11 Irrigation 12 Irritation

توحید اور محبوبانِ خدا کے کمالات

قسط: ۴۵ — پروفیسر محمد حسین آسی

یکم اکتوبر کو علی پور سیداں شریف (تحصیل پسرور ضلع نارووال) میں قیوم ربانی، قندیل نورانی، شہباز لامکانی اعلیٰحضرت شہنشاہ ولایت ثانی قدس سرہ اور ان کے جانشین شہنشاہ ولایت تاجدار طریقت حضور نقش لاثانی قدس سرہ کا عرس [illegible] عارف حقانی قطب ربانی حضور نقش لاثانی قدس سرہ کا پچاسواں سالانہ عرس مبارک منعقد ہو رہا ہے۔ حضور شہنشاہ ولایت ثانی کے تصرفات و کرامات کا ذکر آپ کی سوانح حیات انوار لاثانی میں اور حضور نقش لاثانی کے کمالات و برکات کا ذکر کتاب سیرت حضور نقش لاثانی (برکات و کرامات) میں آچکا ہے، شائقین ان کتابوں کا مطالعہ کر کے قلب و روح کی تسکین کا سامان حاصل کر سکتے ہیں۔ یہاں آج کی نشست میں حضور نقش لاثانی (اعلیٰحضرت پیر سید عابد حسین شاہ صاحب) قدس سرہ کی صرف چند کرامات کا ذکر کیا جاتا ہے جن کا ذکر ما قبل تحریر میں نہیں ہو سکا ہے۔ اہل نظر اس سے یہ بھی نتیجہ نکال سکیں گے جب وارث کے تصرفات کا یہ عالم ہے تو ان کے دونوں عظیم مورثوں کی کیا شان ہو گی (علیہم الرحمۃ والرضوان)

ایک مسئلے کا حل: حضور نقش لاثانی قدس سرہ کی نگاہ روشنی کا تذکرہ کرتے ہوئے میرے ایک دوست مولوی [illegible] دربار شریف کی حاضری کے لئے روانہ ہوئے۔ راستے میں ساتھی نے ایک ٹریکٹر خریدنے کے بارے میں مشورہ طلب کیا اور ساتھ ہی بتایا کہ حکومت سے بطور قرض سود پر قرض بھی لینا پڑے گا۔ میں نے اپنی ناقص معلومات کے مطابق جواب دیا مگر وہ پوری طرح مطمئن نہ ہوا۔ میں نے ان سے کہا کہ حضور نقش لاثانی سے پوچھیں گے۔ دربار شریف حاضر ہوئے تو آپ کے [illegible] ہمسائے خدمت میں بیٹھے تھے اور حضور ان سے سود کا مسئلہ بیان فرما رہے تھے اور کتاب و سنت کی روشنی میں اس کے ہولناک اثرات کی وضاحت فرما رہے تھے۔ میرا ساتھی پوچھے بغیر اس طرز استدلال سے مطمئن ہو گیا اور سودی لین دین سے ہمیشہ کے لئے متنفر ہو گیا۔

ان مہمانوں کا تعارف کراتے ہوئے فرمایا یہ خان محی الدین صاحب (ایڈووکیٹ) کے صاحب ہیں۔ یہ محمد جو [illegible] ہم تھا۔ چنانچہ چند روز بعد خان صاحب شکر گڑھ تشریف لائے فرمانے لگے۔ حضرت پیر صاحب بھی کمال کرتے ہیں۔ تفصیل پوچھی تو فرمایا: میں دوسری بار آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو خدشہ تھا کہ مریدوں کے اس ہجوم میں آپ مجھے بھول گئے ہوں گے تو آپ نے میرے [illegible] کرنے کے لئے پاس بلایا اور خان صاحب فرما کر مجھ سے گفتگو میں مصروف رہے۔ میں سمجھ گیا کہ آپ مجھے بھولے نہیں ہیں۔ اب نام فراموش ہو چکا ہوگا۔ اب ان دوستوں نے جن سے سود کے موضوع پر گفتگو ہو رہی تھی۔ مجھے [illegible] کر بتایا کہ حضرت نے آپ کا نام لے کر جس سے ہمارا تعارف کرایا تو دوسری غلط فہمی بھی دور ہو گئی۔

نماز بڈیانے میں: ہمارے ایک کرم فرما شیدائے طریقت صوفی فضل کریم ان دنوں [illegible] قصبہ بڈیانہ (ضلع سیالکوٹ) میں رہائش پذیر تھے۔ وہ دربار شریف کے لئے گھر سے روانہ ہوئے تو سوچا ظہر کی نماز بڈیانہ اڈے میں ادا کر لی جائے گی وہاں آئے ہی تھے کہ بس آ گئی اور یہ سوچ کر سوار ہو گئے کہ دربار شریف کے اڈے پر پڑھ لوں گا۔ مگر بس دیر سے پہنچی اور ظہر کا وقت نکل چکا تو دربار شریف حاضر ہوئے ہی تھے کہ حضور نقش لاثانی نے فرمایا بھائی فضل کریم نماز ظہر بڈیانے میں رہ گئی؟

دل کا مریض شفایاب [illegible]

[illegible] pace maker [illegible]

[illegible] (pace maker) [illegible]

روحانی (صاحب کا) علاج: [illegible]

جلدی کی برکات: [illegible]

پیٹ کا درد جاتا رہا [illegible]

حادثے کا اثر ختم ہو گیا [illegible]

سے گزر [illegible] جو [illegible] ہوگیا [illegible] حالت ہوگئی اور میں بیہوش ہوگیا [illegible] بے ہوشی میں یوں محسوس ہوا جیسے حضور قدس سرہٗ ثانی قدس سرہٗ [illegible] بار بار دعا [illegible] ہسپتال [illegible] آپریشن [illegible] صاحب [illegible] ڈاکٹر [illegible] چوٹ ہو گئی [illegible] ہسپتال [illegible] پریشانی میں [illegible] شریف حاضر ہوئے [illegible] حضرت قدس سرہٗ ثانی ہسپتال تشریف لے [illegible] آپریشن [illegible] چاول اور دال [illegible] تکلیف کی وجہ [illegible] آپ [illegible] شفقت [illegible] اسی وقت موقوف ہوگیا۔ احمد اور رضا مصطفیٰ صاحب حضور کے ساتھ تھے چند روز بعد مجھے [illegible] بتایا [illegible] رات [illegible] سب [illegible] کوئی سخت چیز نہ کھا سکوں گا مگر میں نے اسی روز گوشت اور دوسری سخت چیزیں کھانا شروع کر دیں [illegible] بھی [illegible] دربار شریف میں حاضر تھا تو حضور کے استفسار پر میں نے [illegible] بھی [illegible] چھوٹا [illegible] دربار شریف حاضر ہو کر [illegible] حضور [illegible] تشریف لے [illegible] مگر [illegible] حسب ارشاد [illegible] عنایات [illegible] میں [illegible] میں تو [illegible] پہلے سے بھی بہتر ہو چکا تھا۔ [illegible] تجربہ [illegible]

برکت وصحت: [illegible] شریف [illegible] آپ بیتی [illegible]

۱۹۹۲ء [illegible] دنوں میں [illegible] سال [illegible] شہنشاہ [illegible] پھوڑے ہو رہے تھے۔ [illegible] میں [illegible] ہوگیا [illegible] درمیان [illegible] گئے [illegible] سب [illegible] بیحد شدت [illegible] ہوئی [illegible] چلتا [illegible] پانی [illegible] صاحب [illegible] حیرت کی [illegible] اللہ [illegible] خود [illegible] تصور [illegible]

[illegible] مجھے [illegible] پہلے [illegible] حضور قدس سرہٗ ثانی [illegible] تکلیف [illegible] چند [illegible] صاحب [illegible] حضور قدس سرہٗ [illegible] تشریف [illegible] پانی [illegible] (سب [illegible] آگئی [illegible] پوچھے جیسے [illegible] بہت مشکل [illegible] آپ [illegible] تشریف [illegible] ہاتھ [illegible] حضور [illegible] اور پھر [illegible] بھی غائب ہوگیا۔

[illegible] آپریشن [illegible] بینڈ پیسٹ کا حکم [illegible] تجویز کر دیں۔

میں اس [illegible] ڈاکٹر [illegible] صاحب جو آج کل [illegible] پنجاب [illegible] آپریشن [illegible] بینڈ پیسٹ تجویز کرتے تھے۔ [illegible] ٹیسٹ کرانے کا حکم دیا تو میں دربار شریف حاضر ہوگیا۔ حضور [illegible] ٹیسٹ [illegible] حکم کے مطابق [illegible] ہسپتال سے ٹیسٹ کرانے [illegible] مطمئن [illegible] ہسپتال سے ٹیسٹ کرانے کی تلقین فرمائی [illegible] ڈاکٹر صاحب [illegible] پریشان [illegible] مشورہ دیا [illegible] ہسپتال سے بھی [illegible] رپورٹ [illegible] جماعت [illegible] کے ڈاکٹر [illegible] حیرت کا [illegible] کرتے ہوئے [illegible] تجربے کے خلاف اور [illegible] میں نے عرض کیا [illegible] ہم بزرگوں کے ماننے والے ہیں اور مجھے اسی کی سمجھ آگئی ہے۔

پھر یہ سلسلہ شروع ہوگیا [illegible] حضور پوچھتے رہتے [illegible] ٹانگ کا کیا حال ہے اور [illegible] چیک کرتے رہنے کا حکم صادر فرماتے [illegible] شریف سے کچھ عرصہ پہلے [illegible] (حق [illegible] ہسپتال [illegible] انہوں نے دو انجکشن دیئے۔ [illegible] شریف ہوگیا [illegible] نہیں [illegible] کی برکت و توجہ سے اب تک کوئی شکایت نہیں ہوئی۔

ماہ رمضان المبارک

کی چند تقریبات

(ساغر بکنوری)

شعبان شریف کو امام الانبیاء حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء نے اپنا مہینہ قرار دیا اور رمضان المبارک کو خدا کا مہینہ۔ احادیث شریفہ سے ثابت ہے کہ ماہ رمضان کے شروع ہوتے ہی رحمت کے بادل چھا جاتے ہیں۔ شیاطین کو زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے۔ جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ یہ تلاوت قرآن پاک، درود شریف، ذکر و فکر، صبر و شکر اور حسنات کا مہینہ ہے۔ فرض و وتر کے درمیان بیس رکعت کی نماز تراویح بھی اس کے ساتھ مخصوص ہے۔ اسی مہینے میں شب قدر ہے جو عظمت میں ایک ہزار مہینے پر فوقیت رکھتی ہے۔ دس دن مسجد میں یکسوئی کے ساتھ ذکر خداوندی کے لئے بڑی اہمیت ہے اور یہ مخصوص اعتکاف بھی اسی مہینے میں کیا جاتا ہے۔ یہ گویا روحانی موسم بہار ہے جس کی ہر ساعت رحمت بھری ہے۔ کاش ہم اس کی قدر کر سکیں۔

موسم اچھا پانی وافر مٹی بھی زرخیز
جس نے اپنا کھیت نہ سینچا وہ کیسا دہقان

شب برات ہو یا شب قدر، شعبان ہو یا رمضان، اصل بات تو اپنے خدا سے لگاؤ اور نبی ﷺ سے تعلق پیدا کرنا ہے۔ یہ اسی صورت میں ممکن ہے جب ہمیں اس تعلق کی ضرورت کا احساس ہو۔ دل مردہ ہو اور شعور بیدار نہ ہو تو بہترین انعامات بھی ضائع ہو جاتے ہیں۔ اور اگر دل زندہ ہو اور شعور بیدار ہو تو انسان ہر گھڑی اپنی منزل مقصود پا سکتا ہے۔ کسی نے کیا خوب فرمایا

خواجہ چہ پرسی ز شب قدر نشانی
ہر شب شب قدر است اگر قدر بدانی

یعنی شب قدر کی نشانی پوچھنے والے، ہر شب، شب قدر بن سکتی ہے بشرطیکہ اس کی قدر کی جائے اور اپنے گناہوں سے توبہ کر کے بچا جائے اور بارگاہ خداوندی کی طرف توجہ کی جائے۔ آج کل قوم کا سب سے بڑا مسئلہ یہی ہے۔ وہی ماہ و سال کی گردش اسی طرح ہے اور محرم، ربیع الاول، شعبان اور رمضان سب اپنے اپنے وقت پر آتے اور گزر جاتے ہیں ہمارا دل کوئی اثر قبول نہیں کرتا، کوئی فیض نہیں پاتا اور کسی انقلاب سے دوچار نہیں ہوتا۔ بقول اقبال

بدن میں لہو باقی نہیں ہے
وہ دل وہ آرزو باقی نہیں ہے
نماز و روزہ و قربانی و حج
یہ سب باقی ہیں تو باقی نہیں ہے

یعنی اول تو ہم نماز و روزہ کی طرف مائل ہی نہیں ہوتے اور اگر ہوں بھی تو سب رسمی ہے روح کی مٹھاس نہیں۔ کسی میں وہ سوز نہیں۔ قومی مجموعی بے حسی کا یہ عالم ہے کہ شب برات پٹاخوں کی نذر ہو جاتی ہے اور رمضان کی راتیں گپوں کے لئے وقف رہتی ہیں۔ ساری ساری رات گہما گہمی رہتی ہے اور مسجدوں سے زیادہ گراؤنڈوں میں شب بیداری کی جاتی ہے۔

قلب میں سوز نہیں روح میں احساس نہیں
کچھ بھی پیغام رسالت کا انہیں پاس نہیں

حقیقت یہ ہے کہ آج بھی اسلام کی صداقت شک و شبہ سے بالاتر ہے۔ آج بھی قرآن مقدس کی لوح سارے جہاں کے مسائل کا حل پیش کرتا ہے۔ آج بھی اسوہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اولاد آدم کی رہنمائی کے لئے کافی ہے۔ آج بھی اشرف المخلوقات فضل و شرف حاصل کرنے میں حضور رحمۃ للعالمین ﷺ کا اسی طرح محتاج ہے جس طرح پہلے تھا مگر کوئی

بجے تو سہی، کوئی مانے تو سہی، کوئی مانگے تو سہی،
وہ تو مائل بہ کرم ہیں، کوئی سائل ہی نہیں

ماہ دکھلائیں کسے راہبر و منزل ہی نہیں

ماہ رمضان کا اصل مقصد یہی ہے کہ اگر سال بھر غفلت کا شکار رہے تو کم از کم ایک مہینہ ہی اپنی نفسانیت کا مقابلہ کرکے چھوٹے چھوٹوں کی صفائی اور روح کی پاکیزگی کا سامان مہیا کریں۔ یہ چند روز ہی کچھ محنت کر لیں اور آخرت کی کامیابی کے لئے جاگ لیں۔ یہ دعا کی گھڑیاں دعا میں گزریں تو عین ممکن ہے رحمت جوش میں آ جائے اور دل کی بنجر زمین بھی سبزہ زار بن جائے۔

اسے عمل کرتے نہیں تجھی پر

نہ مایوس ہو کوئی امیدوار !!

ماہ رمضان المبارک کی چند تقریبات

یوں تو ماہ رمضان کی ہر ساعت نہایت عظمت و برکت والی ہے مگر قدرت نے اسے مزید عظیم و مبارک بنانے کے لئے اس کے بعض ایام کو جلیل القدر شخصیات اور واقعات کی نسبت بھی عطا کر دی ہے۔ رمضان شریف کے پہلے دو عشروں میں آنے والے ایسے بعض ایام کا ذکر ذیل میں بہت اختصار کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

یوم سیدہ خاتون جنت

حضور سرور انبیاء شاہ دو سرا سیدنا محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا کی چار صاحبزادیوں میں سب سے آخری اور سب سے پیاری لخت جگر حضرت سیدہ طیبہ طاہرہ فاطمۃ الزہرا کی علیہا الصلوٰۃ والسلام کا وصال شریف ۳ رمضان ھ کو ہوا لہٰذا اب یہ دن یوم سیدہ بن گیا ہے۔ پنج اہل بیت طاہرہ میں حضور سید عالم نبی اعظم ﷺ کو جتنی محبت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے تھی وہ محتاج بیان نہیں۔ آپ کا نام فاطمہ اس لئے رکھا گیا ہے کہ آپ کے مخلصین بالخصوص اولاد کو دوزخ میں نہیں جانے دیں گی۔ ایک حدیث پاک میں ہے۔

☆ میں نے اپنی بیٹی کا نام فاطمہ اس لئے رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو اور اس کی اولاد پاک کو قیامت کے دن دوزخ سے محفوظ رکھے گا۔

ایک اور حدیث پاک میں فرمایا۔

☆ ...... بے شک اللہ تعالیٰ حضرت فاطمہ کے غضب سے غضبناک ہو جاتا ہے اور اس کی رضا سے راضی۔ (المستدرک)

ایک حدیث پاک میں حضور ﷺ نے آپ سے فرمایا۔

☆ (اے فاطمہ رضی اللہ عنہا) کیا تو اس پر خوش نہیں کہ تجھے جنتی عورتوں کی سردار بنا دیا جائے۔ (مشکوٰۃ شریف)

اسی طرح ایک حدیث پاک میں ہے۔

☆ - فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جس نے اسے ایذا دی اس نے مجھے ایذا

دی۔ (بخاری شریف)

شاعر اسلام حفیظ جالندھری نے کیا خوب فرمایا

وہ زہرا ہاں وہی زہرا رسول اللہ کی بیٹی
وہی رہبر وجود رشک مہر و ماہ کی بیٹی
کملی اوڑھنے والے مجسم نور کی دختر
وہ عبداللہ کی پوتی آمنہ کے پور کی دختر
وہ خواہر ام کلثوم و رقیہ اور زینب کی
وہ سب بہنوں سے چھوٹی اس لئے نور نظر سب کی
وہ قاسم کی بہن وہ طیب و طاہر کی ماں جائی
جو ماں کی گود میں اتمام نعمت کی طرح آئی
وہی آئینہ عفت کا سب سے خوشنما جوہر
خدیجہ طاہرہ کے بطن کا اک بے بہا گوہر
وہ مجمع نور چشم رحمت سعادتیں زہرا
تھیں خاتم تسکین ختم المرسلین زہرا

حضرت سیدہ خاتون جنت اپنے والد ماجد رحمۃ للعلمین ﷺ کی تعلیمات و ارشادات بلکہ صدق و عشق کا بہترین عملی نمونہ تھیں۔

اقبال فرماتے ہیں

مادراں را اسوہ کامل بتول

مزرع تسلیم را حاصل بتول

امت کی مائیں آپ کے نقش قدم پر چلیں تو ہمارے معاشرے میں بہترین انقلاب آ جائے۔ ہم غلاموں کا فرض ہے کہ حضرت سیدہ کا عرس پورے خلوص اور جذبے سے منائیں آپ کی سیرت و عصمت کا ذکر کریں اور آپ کے وسیلے سے دعائیں کریں حضور شہنشاہ لاثانی قدس سرہ نورانی کی حضرت سیدہ زہرا علیہا السلام سے جو عقیدت و محبت تھی کتاب نور لاثانی سے ظاہر ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے حضرت سیدہ کا عرس دھوم سے منایا کرو اگر کمی آئے تو میں ذمہ دار ہوں۔

خون خیر الرسل سے ہے جن کا خمیر
ان کی بے لوث طینت پہ لاکھوں سلام
اس بتول جگر پارہ مصطفےٰ "
حجلہ آرائے عفت پہ لاکھوں سلام
سیدہ ، زاہرہ ، طیبہ ، طاہرہ
جان احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام
(اعلیٰحضرت بریلوی)

یوم سیدہ خدیجۃ الکبریٰ [illegible] حضرت سیدہ خدیجہ

حضور سید عالم نور مجسم ﷺ کی سب سے پہلی زوجہ محترمہ ہیں عورتوں میں سب سے پہلے آپ [illegible]۔ بعثت سے قبل اور بعد میں آپ کی [illegible] حضرت [illegible] حضور ﷺ [illegible] آپ کی [illegible] رؤف رحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم [illegible] آپ [illegible] حیات طیبہ میں [illegible] آپ کی عظمت کی [illegible] آپ [illegible] اور حضور سید عالم ﷺ کے ذریعے [illegible] سے پہنچایا۔ آپ کا وصال شریف ۱۰، ۱۱ رمضان المبارک [illegible] مومنین کی [illegible] اہل ایمان کو اپنی اس مادر شفیقہ محترمہ کا [illegible] بھی صدق [illegible] سے [illegible] چاہیے۔

یوم بدر رمضان کو مدینہ منورہ سے قریباً ۸۰ میل کے فاصلے پر بدر کی وادی میں [illegible] اسلام کا پہلا معرکہ [illegible] تاریخ ساز فیصلہ کن [illegible] نے اسے یوم الفرقان (فیصلے کا دن) فرمایا۔ [illegible] جنگ [illegible] ہوتا تو آج دنیا میں اسلام کا نام لینے والا کوئی نہ ہوتا۔ خود حضور [illegible] ﷺ بھی سجدہ ریز ہو کر نہایت رقت کے عالم میں یہی دعا کرتے تھے۔

"اے میرے خدا اپنے وعدوں کو پورا کر اے میرے خدا اگر مسلمانوں کی یہ جماعت آج اس میدان میں ہلاک ہو گئی تو دنیا میں تیری عبادت کرنے والا کوئی نہیں رہے گا" (بخاری و مسلم)

حقیقت یہ ہے [illegible] صحابہ [illegible] رضی اللہ عنہم کا [illegible] عشق تھا [illegible] مقابلے میں لشکر کی تعداد [illegible] جنگ کے [illegible] کا پلہ بہت بھاری تھا۔ وہ ایک ہزار [illegible] سات سو اونٹ اور تین سو گھوڑوں [illegible] شان و شوکت کے ساتھ [illegible] کرنے آئے تھے [illegible] عاشقان رسول ﷺ کی تعداد [illegible] تین سو تیرہ تھی اور لشکر کی ظاہری صورت یہ تھی کہ

عجب انداز سے آئے خدا کے چاہنے والے
نہ تھیں خشک، پوشاکیں دریدہ، پاؤں میں چھالے
نہ ان کے پاس تلواریں نہ ان کے پاس ڈھالیں تھیں
نہ غلہ ان کے اونٹوں پر، نہ پانی کی پکھالیں تھیں!
نہتے، بے سروسامان، بھوکے اور تھکے ہارے
کہ کل کر تین سو تیرہ جوان و پیر تھے سارے
تھے ان کے پاس دو گھوڑے چھ زرہیں آٹھ شمشیریں

[illegible]
[illegible]
بھروسہ تھا تو اک سادگی کا [illegible]

بس یہی بھروسہ ان کے کام آ گیا اور حقیقت ہے [illegible] کا باران رحمت کا نزول بھی اسی جذبے [illegible] امت مسلمہ [illegible] ہر طرف سے [illegible] امریکہ کے ارادے، یہود و ہنود کی شازشیں، اپنوں کی غداری و ضمیر فروشی، ان سب کا ایک ہی علاج ہے جو حکیم الامت حضرت اقبال علیہ الرحمۃ نے [illegible]

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسم محمد سے اجالا کر دے

یہ قوت عشق پیدا ہو گی تو صورت حال پھر بدل سکتی ہے [illegible] [illegible] ظفر علی خان صاحب نے فرمایا۔

فضائے بدر پیدا کر، فرشتے تیری نصرت کو
اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

یوم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا [illegible] حضرت صدیقہ [illegible] سیدہ عائشہ [illegible] وصال شریف بھی ہے۔ آپ نے [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible] امارت میں انتقال فرمایا۔

حضور [illegible] ﷺ [illegible] حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بہت پیار تھا اور امہات المومنین میں حضرت سیدہ خدیجہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بعد آپ ہی کا درجہ ہے۔

[illegible] آپ کی [illegible] عصمت کی [illegible] قرآن کریم [illegible] آپ کی عظمت [illegible] رہے گا [illegible] علم [illegible] رضی اللہ عنہم کو کوئی ایسا مشکل مسئلہ پیش نہیں آیا جس کا حل انہوں نے حضرت عائشہ کے پاس [illegible] (حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، اور حضرت عروہ رضی اللہ عنہ، بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ سے بڑھ کر کسی کو قرآن [illegible] حدیث کا عالم نہیں پایا۔ آپ سے دو ہزار دو سو دس حدیثیں مروی ہیں۔ ماہ رمضان کو آپ کی بارگاہ میں بھی خصوصیت کے ساتھ نذرانہ [illegible] پیش کرنے کا اہتمام کرنا چاہیے حضرت [illegible] قدس سرہ کے مطابق حضور سید عالم نور مجسم ﷺ کی رضا جوئی کے لئے یہ بہت ضروری ہے۔

روزہ کے اہم مسائل و احکام

مرتبہ: ریاض احمد ہمدانی

روزہ میں نیت کی اہمیت: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے فجر سے پہلے روزہ کی نیت نہ کی اس کا روزہ کامل نہیں۔ (ترمذی)

روزہ کے لئے نیت فرض ہے بغیر نیت کے روزہ نہیں ہوگا۔ نیت دل کے مصمم ارادہ کو کہتے ہیں اس لئے زبان سے نیت کے الفاظ کہنا ضروری شرط نہیں بلکہ مستحب اور بہتر ہے۔ نیت کا وقت غروب آفتاب سے صبح صادق ہونے تک ہے یعنی دوپہر یا زوال سے پہلے تک ہے۔ رات یا طلوع فجر سے پہلے نیت کی جائے تو [illegible] نیت کے یہ الفاظ ادا کرنا مستحب ہے۔ وبصوم غد نویت من شهر رمضان. میں نے کل ماہ رمضان کا روزہ رکھنے کی نیت کی جائے تو اس کے الفاظ یہ ہیں۔ نویت ان اصوم هذا اليوم لله تعالى۔ میں نے اللہ تعالیٰ کے لئے آج دن کا روزہ رکھنے کی نیت کی۔

مستحب اور افضل یہ ہے کہ نیت رات کو یا سحری کھانے کے وقت اور طلوع فجر سے پہلے کی جائے۔ سحری کھانا بھی نیت ہے چاہے رمضان کے روزوں کی سحری ہو یا کسی اور روزہ کی۔ اگر سحری کھاتے وقت یہ ارادہ نہیں کہ روزہ نہ رکھوں گا تو یہ سحری کھانا نیت ہی ہو جائیں۔ رمضان کے ہر روزہ کے لئے نئی اور جدا نیت ضروری ہے، پہلی تاریخ کو پورے رمضان کے روزوں کی نیت کافی نہیں اگر اس طرح نیت کی تو وہ صرف اسی دن کے ایک روزہ کے حق میں درست ہوگی۔

سحری کا کھانا: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہمارے درمیان اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کے روزوں کے درمیان فرق سحری کھانے کا ہے یعنی ہم سحری کھاتے ہیں اور وہ نہیں کھاتے۔ (مسلم) سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کا کھانا بڑا مبارک ہے۔ (بخاری و مسلم) سحری برکت والی چیز ہے۔ کچھ نہ کھانے کو جی چاہے تو پانی کے چند گھونٹ ہی پی لو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والے پر درود بھیجتے ہیں۔ ارشاد فرمایا دوپہر کو تھوڑی دیر سو کر رات کو تہجد کے لئے اٹھنے پر مدد اور آسانی حاصل کرو۔ اور سحری کے وقت کچھ کھا کر روزہ پر قوت حاصل کرو۔ (ابن ماجہ و بیہقی) سحری کے وقت بہترین غذا کھجور ہے۔ (ابو داؤد) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سحری تناول فرماتے ہوئے ایک صحابی سے فرمایا یہ سحری کا کھانا بڑی برکت والی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں دی ہے لہٰذا اسے نہ چھوڑنا۔ (نسائی)

سحری کھانا سنت ہے اگر اس وقت کوئی چیز کھانے کو دل نہ چاہتا ہو تو ایک آدھ کھجور یا ایک دو چھوہارے یا چند گھونٹ پانی پی لینا چاہیے تاکہ سحری کا ثواب اور برکت حاصل ہو جائے اور سنت پر عمل ہو اور اہل کتاب کی مخالفت بھی ہو جائے۔ سحری کھانے میں دیر اور تاخیر کرنا مستحب ہے مگر اتنی دیر بھی نہیں کہ وقت ہی ختم ہونے کا شک پیدا ہو جائے مناسب یہ ہے کہ سحری کا وقت ختم ہونے سے پانچ دس منٹ پہلے کھانے پینے سے فارغ ہو جائے۔ اگر سحری کے وقت غسل کرنے کی حاجت ہو اور وقت اتنا ہی باقی ہے کہ اس میں سحری کھائی جا سکتی ہے تو ایسی صورت میں اول صبح پر اور غسل کو سحری کھا لینا چاہیے اور سحری سے فراغت کے بعد غسل جلدی کرنا چاہیے اب زیادہ دیر نہ کریں۔

افطاری کے ضروری مسائل: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ دین اسلام ہمیشہ غالب رہے گا جب تک لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔ کیونکہ یہود و نصاریٰ افطار میں تاخیر کرتے ہیں۔ (ابو داؤد) تین چیزیں اللہ تعالیٰ کو بہت پیاری و محبوب ہیں۔ ۱) افطار میں جلدی کرنا۔ ۲) سحری میں تاخیر کرنا۔ ۳) اور نماز میں (دائیں) ہاتھ پر (بایاں) ہاتھ رکھنا (طبرانی) میری امت ہمیشہ بھلائی اور سنت پر قائم رہے گی جب تک افطار میں ستاروں کا انتظار نہ کرے گی۔ (بخاری و مسلم)

جب روزہ افطار کرو تو کھجور یا چھوہارے سے افطار کرو، کیونکہ اس میں برکت ہے اور اگر یہ میسر نہ ہوں تو پھر پانی سے افطار کرو کہ پانی پاک کرنے والا ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ) نبی کریم ﷺ نماز مغرب ادا کرنے سے پہلے تر کھجوروں سے روزہ افطار فرماتے اگر یہ کھجوریں نہ ہوتیں تو پھر خشک کھجوروں سے، اگر یہ بھی نہ ہوتیں تو پھر چند گھونٹ پانی سے روزہ افطار فرماتے اور جب حضور روزہ افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اللهم لک صمت و علی رزقک افطرت

ترجمہ: الٰہی! میں نے تیرے ہی لیے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق پر افطار کرتا ہوں۔

جس نے حلال و پاکیزہ کھانے یا پانی سے کسی کو روزہ افطار کرایا تو فرشتے ماہ رمضان المبارک کے وقتوں میں اس کے لئے بخشش کی دعا مانگتے ہیں اور جبریل علیہ السلام شب قدر میں اس کی بخشش کی دعا کرتے ہیں۔ (طبرانی) جو شخص روزہ دار کا روزہ افطار کرائے یا کسی غازی کو سامان جہاد دے تو اسے بھی اتنا ہی اجر و ثواب ملے گا۔ تین آدمیوں کی دعا رد نہیں کی جاتی۔ ۱۔ روزہ دار کی افطاری کے وقت ۲۔ عادل بادشاہ کی ۳۔ مظلوم کی دعا۔ (ترمذی و ابن ماجہ)

روزہ ان سے نہیں ٹوٹتا: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تین چیزیں روزہ نہیں توڑتیں۔ (۱) پچھنے یعنی سینگی لگوانا (۲) قے آنا (۳) احتلام۔ (ترمذی) جس کو قے خود بخود آئے اس پر روزہ کی قضا نہیں اور جس نے قصداً قے کی اس پر روزہ کی قضا (واجب) ہے (ابوداؤد و ترمذی)

جس روزہ دار نے بھول کر کھا پی لیا وہ اپنا روزہ پورا کرے، کیونکہ اسے اللہ تعالیٰ نے کھلایا اور پلایا ہے یعنی روزہ مکمل کرے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ ایک آدمی نے عرض کی یا رسول اللہ! میری آنکھ میں تکلیف ہے کیا میں روزہ کی حالت میں سرمہ لگا سکتا ہوں؟ فرمایا ہاں۔ (ترمذی)
حضرت عامر بن ربیعہ فرماتے ہیں میں نے بے شمار مرتبہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو روزے کی حالت میں مسواک کرتے دیکھا (ترمذی، ابوداؤد)

تشریح مسائل: روزہ کی حالت میں آنکھ میں دوائی یا سرمہ وغیرہ لگانے، پھول یا عطر وغیرہ کی خوشبو سونگھنے، تر یا خشک مسواک کرنے، سر یا بدن پر تیل ملنے، سینگی لگوانے، دن کو سوتے ہوئے احتلام ہو جانے، خود بخود قے آ جانے، نہاتے وقت کان میں پانی داخل ہو جانے اور حلق میں بلا قصد دھواں، گرد و غبار، مکھی، مچھر وغیرہ اتر جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

بھول کر کھانے، پینے اور جماع سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ ہاں اسی صورت میں روزہ یاد آتے ہی اس کام کو ترک کر دینا ضروری ہے۔ اگر روزہ یاد آنے کے بعد بھی کھانے پینے میں مشغول رہا تو اب روزہ ٹوٹ گیا اور اس روزہ کی صرف قضا واجب ہے کفارہ لازم نہیں۔ جب کوئی روزہ دار بھول کر کھا پی رہا ہو تو دیکھنے والے پر اس کو یاد دلانا واجب ہے اگر یاد نہ دلایا تو وہ گنہگار ہوگا۔ ہاں بعض فقہاء نے کہا ہے اگر روزہ دار انتہائی کمزور اور لاغر ہو یا ضعیف اور بوڑھا ہو تو اس کو بقدر کفایت کھا لینے کے بعد یاد دلایا جائے، اس نیت سے کہ وہ باقی روزہ اور دیگر عبادات اچھی طرح ادا کر سکے۔

ان چیزوں سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے (روزہ کی حالت میں بھی) بیہودہ باتوں اور برے کاموں کو نہ چھوڑا تو اللہ تعالیٰ کو اس کے ایسے روزہ کی حاجت نہیں جس میں اس نے صرف کھانا پینا چھوڑا ہے۔ (بخاری) مزید ارشاد فرمایا روزہ صرف کھانے پینے سے باز رہنے کا نام نہیں۔ بلکہ حقیقی روزہ یہ ہے کہ لغو اور بیہودہ باتوں سے بھی پرہیز کیا جائے۔ (ابن حبان) روزہ ڈھال اور سپر ہے جب تک اسے پھاڑا نہ جائے۔ عرض کیا گیا کس چیز سے پھاڑنے کا ارشاد فرمایا جھوٹ یا غیبت سے۔ (بیہقی، طبرانی)

جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو اسے چاہیے کہ فحش باتیں نہ کرے نہ کوئی فضول بات کرے، اور نہ شور وغیرہ کرے اور اگر اسے کوئی گالی گلوچ وغیرہ دے یا جھگڑا کرے تو وہ اسے جواب دے کہ میں نے روزہ رکھا ہے (اس لیے میں تیری گالی کا جواب نہیں دوں گا۔) (بخاری و مسلم)

تشریح مسائل: روزے کا معنی و مقصد ہی یہ ہے کہ تمام برے کاموں، بری باتوں اور نفسانی خواہشات سے پرہیز کیا جائے۔ لہذا روزے کی حالت میں، جھوٹ بولنا، چغلی کرنا، کسی کی غیبت کرنا، گالی گلوچ دینا، نازیبا و گندی باتیں کرنا، چیخنا، چلانا، فضول باتیں کرنا، کسی کو ناحق تکلیف پہنچانا، لڑائی جھگڑا کرنا، جوا، تاش، شطرنج وغیرہ کوئی ناجائز کھیل کھیلنا، سینما دیکھنا، قصداً غیر محرم عورتوں کو دیکھنا سخت مکروہ و حرام ہے یہ تمام امور روزے کے علاوہ بھی حرام و گناہ ہیں، روزے کی حالت میں اور زیادہ حرام اور گناہ کا موجب ہیں ان سے روزے کی نورانیت اور ثواب میں کمی پیدا ہو جاتی ہے۔ روزہ دار کو چاہئے کہ وضو کرتے وقت کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے میں اس قدر مبالغہ کرنا کہ پانی حلق سے نیچے اترنے یا دماغ میں چڑھ جانے کا اندیشہ ہو، سخت ضرورت اور عذر کے بغیر کسی چیز کا صرف زبان سے ذائقہ چکھنا یا کوئی چیز اس طرح چبانا کہ حلق سے نیچے نہ اترے مکروہ و ناجائز ہے۔ روزہ دار کو بیوی سے بوس و کنار کرنا، گلے لگانا اور اس کے بدن کو چھونا بھی مکروہ ہے۔ کہ اس حالت میں اگر انزال ہو گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اور اس روزہ کی قضا واجب ہے۔

ان چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اس کی قضا فرض ہے: کان یا ناک میں دوا یا تیل وغیرہ ڈالنے، کلی کرتے وقت پانی حلق سے نیچے اتر جانے، ناک میں پانی چڑھاتے وقت پانی کے دماغ میں چڑھ جانے، قصداً منہ بھر کر قے کرنے، منہ بھر کر قے آنے اور پھر اس میں سے چنے برابر نگل جانے، دانتوں میں سے چنے برابر کھانا وغیرہ نکال کر کھا لینے، ان تمام صورتوں میں اگر روزہ یاد ہو تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اس کی قضا واجب ہے۔ حقہ، سگریٹ، بیڑی وغیرہ پینے، پان چبانے، اگرچہ حلق سے نیچے نہ اترے، اگر بتی وغیرہ یا کسی اور چیز کا دھواں قصداً ناک میں کھینچنے، بیوی سے مباشرت فاحشہ کرنے یا اس کو گلے لگانے، بوسہ لینے اور بدن کو چھونے وغیرہ کی صورت میں انزال ہو جانے، سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے بشرطیکہ روزہ یاد ہو اور اس کی صرف قضا واجب ہے۔ صبح صادق کے وقت، یا بھول

گر جماع میں مشغول تھا پھر روزہ یاد آجانے میں فوراً جدا نہ ہونے سے بھی روزہ فاسد ہو جاتا ہے اور اس کی قضاء واجب ہے۔

دانتوں سے خون نکلا اور حلق سے نیچے اتر گیا اگر اس میں تھوک زیادہ ہو تو روزہ نہیں ٹوٹتا اور اگر خون زیادہ ہو تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ سر میں دماغ کی جھلی تک، یا پیٹ میں معدہ کے منہ تک گہرا زخم ہو تو ایسی صورت میں اگر دوا لگائی اور وہ دماغ یا معدہ کے اندر پہنچ گئی تو روزہ ٹوٹ گیا اور اس کی قضا فرض ہے۔ اگر انجکشن کے ذریعے دوا معدہ یا دماغ کے اندر پہنچی تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔ اس لئے احتیاط یہی ہے کہ روزہ کی حالت میں (انجکشن) نہ لگوایا جائے۔

اس گمان سے کہ ابھی سحری کا وقت ختم نہیں ہوا، کھا، پی لیا یا جماع کیا پھر بعد کو معلوم ہوا کہ صبح صادق ہو چکی تھی یا اکراہ شرعی (جان سے مار دینے کے خوف) سے کھانے پینے پر مجبور کیا گیا اور اس نے کھا، پی لیا تو ایسی صورت میں بھی اس روزے کی قضا واجب ہے۔ اس خیال سے کہ سورج ڈوب گیا ہے روزہ افطار کر لیا مگر سورج ابھی ڈوبا نہ تھا پھر بعد کو معلوم ہوا کہ آفتاب بھی ڈوبا نہ تھا تو اس روزہ کی قضا لازم ہے۔ بھول کر کھانے، پینے یا جماع کر لینے یا صرف شہوت کی نظر سے دیکھنے کی صورت میں انزال ہو جانے یا دن کو سوتے ہوئے احتلام ہو جانے یا خود بخود قے آنے کے بعد روزہ دار نے یہ سمجھا کہ روزہ ٹوٹ گیا پھر قصداً کھا پی لیا تو اس روزہ کی بھی صرف قضا واجب ہے۔ مذکورہ تمام وجوہات سے یا کسی اور وجہ سے جس کا روزہ فاسد ہو جائے تو اس پر فرض ہے کہ وہ باقی سارا دن روزہ دار کی طرح رہیں، اسی طرح حیض و نفاس والی جب دن میں پاک ہو جائے، بیمار جو دن میں تندرست اور روزہ رکھنے کے قابل ہو جائے، مسافر جو دن میں مقیم ہو جائے، نابالغ جو دن میں بالغ ہو جائے، اور کافر جب کہ دن میں مسلمان ہو، تو ان پر بھی واجب ہے کہ وہ باقی پورا دن روزہ دار کی طرح گزاریں۔ نابالغ جو دن میں بالغ ہو، کافر جو دن میں مسلمان ہو یہ باقی پورا دن تو روزہ دار کی طرح گزاریں گے لیکن ان پر اس دن کے روزہ کی قضا فرض نہیں۔ جو مریض دن میں تندرست اور روزہ رکھنے کے قابل ہو گیا یا مسافر دن میں مقیم ہو گیا تو انہوں نے اگر دوپہر سے پہلے پہلے روزہ کی نیت کر لی تو ان کا روزہ صحیح ہوگا۔ بشرطیکہ صبح صادق سے نیت کرتے وقت تک روزہ کے منافی کوئی عمل نہ پایا گیا ہو۔

ان صورتوں میں قضا اور کفارہ دونوں فرض ہو جاتے ہیں:

مسلمان، عاقل، بالغ، مقیم نے رمضان المبارک میں ادا کی نیت سے روزہ رکھ کر بلا عذر شرعی قصداً توڑ دیا تو اس پر اس روزے کی قضا اور کفارہ دونوں فرض ہیں۔ روزہ کی حالت میں جان بوجھ کر کھانے پینے، جماع کرنے، حقہ، سگریٹ وغیرہ پینے سے روزہ کی قضا اور کفارہ فرض ہے۔

کوئی ایسا فعل کیا جس سے روزہ کے ٹوٹنے کا شبہ نہیں ہوتا یعنی روزہ فاسد نہیں ہوتا لیکن روزہ دار نے یہ گمان کر لیا کہ روزہ ٹوٹ گیا ہے اس کے بعد اس نے قصداً کھا پی لیا تو ایسی صورت میں بھی روزہ کی قضا اور کفارہ لازم ہے، مثلاً کسی عورت کا بوسہ لیا یا آنکھ میں سرمہ لگایا یا عورت سے بوس و کنار کیا، بشرطیکہ انزال نہ ہوا ہو تو روزہ دار نے یہ گمان کر لیا کہ روزہ نہیں رہا، حالانکہ ایسی صورت میں روزہ نہیں ٹوٹتا پھر اس نے قصداً کھا پی لیا تو اب اس پر قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں۔ کفارہ اسی روزہ کا لازم ہے جس کی نیت صبح صادق سے پہلے یعنی رات میں کی ہو، اگر اس روزہ کی نیت دن میں کی ہو تو اس کی صرف قضا فرض ہے۔ اسی طرح کفارہ لازم ہونے کے لیے یہ بھی ضروری شرط ہے کہ روزہ توڑنے کے بعد کوئی ایسا غیر اختیاری، شرعی عذر پیدا نہ ہو جس سے روزہ نہ رکھنے کی رخصت و اجازت ہے مثلاً عورت کو اسی دن حیض و نفاس آ جائے یا روزہ توڑنے کے بعد اسی دن ایسا شدید بیمار ہو گیا کہ جس میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے تو ایسی حالت میں بھی کفارہ لازم نہیں بلکہ صرف قضا لازم ہے۔ سفر سے کفارہ ساقط نہیں ہوگا۔ کیونکہ یہ اختیاری عذر ہے، روزہ رکھ کر پھر بلا عذر شرعی توڑنا بہت سخت گناہ ہے، ہاں اگر روزہ دار ایسا شدید بیمار ہو جائے کہ روزہ نہ توڑنے کی صورت میں موت واقع ہو جانے یا بیماری کے زیادہ بڑھ جانے کا قوی احتمال ہو یا ایسی شدید بھوک اور پیاس لگے کہ جان جانے کا خطرہ پیدا ہو جائے تو ایسی صورت میں روزہ توڑ دینا بالکل جائز بلکہ واجب ہے اور تندرست ہو جانے پر اس روزہ کی صرف قضا لازم ہے۔

کفارہ: قصداً روزہ توڑنے کا کفارہ تین طرح سے ادا ہوتا ہے۔ اول غلام یا باندی آزاد کرنا، یہ تو آج کل میسر ہی نہیں، دوم، پے در پے ساٹھ روزے رکھنا، سوم اگر روزے نہ رکھ سکیں تو پھر ساٹھ مسکینوں کو صبح و شام پیٹ بھر کر کھانا کھلانا، نیز کھانا کھلانے کی بجائے ہر مسکین کو فطرانہ کی مقدار کے برابر گندم وغیرہ یا اس کی قیمت دینا بھی جائز ہے۔ اگر کفارہ روزوں کی صورت میں ادا کرنا ہو تو یہ ضروری ہے کہ مسلسل پے در پے ساٹھ روزے برابر رکھے جائیں، اگر درمیان میں ایک روزہ بھی چھوٹ گیا تو پھر نئے سرے سے ساٹھ روزے رکھنے ہوں گے۔ ہاں عورت کے حیض کے دنوں میں جتنے روزے چھوٹ جائیں وہ شمار نہیں ہوں گے بلکہ وہ حیض سے پہلے اور بعد والے روزے ملا کر ساٹھ روزے پورے کرے، کفارہ ادا ہو جائے گا۔

روزہ نہ رکھنے کے شرعی عذر: ترجمہ: جو تم سے بیمار ہو یا سفر میں ہو وہ (ماہ رمضان کے) علاوہ اور دنوں میں روزوں کی تعداد پوری کرے اور جو روزہ رکھنے کی بالکل طاقت نہیں رکھتے وہ فدیہ دیں، جو ہر روزے کے بدلہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے مسافر سے آدھی

[illegible]

[illegible]

بعد میں قضا [illegible] ہے (ابوداؤد [illegible]) [illegible] کے ذمہ ماہ رمضان کے روزے ہوں تو اس کی طرف سے ہر دن کے فدیہ میں ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے۔ (ترمذی)

تشریح: [illegible] اللہ تعالیٰ نے کوئی تنگی نہیں فرمائی بلکہ بندے کو وہی کام کرنے کا حکم دیا جو اس کی طاقت و ہمت میں ہے۔ اور طاقت سے باہر کسی کام کا حکم نہیں دیا بلکہ یہ [illegible] اللہ تعالیٰ نے اپنی شان کے خلاف قرار دیا ہے روزہ کے معاملہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے بہت آسانی والے احکام فرمائے ہیں اور جو مرد و عورت کسی عذر، بیماری، ضعیفی وغیرہ کی بنا پر روزہ نہیں رکھ سکتے ان کو شریعت میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت دی ہے۔ وہ شرعی عذر اور سبب جن کی وجہ سے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے ان کی تفصیل یہ ہے۔

سفر شرعی یعنی ساڑھے ستاون میل تک سفر کرنا، ایسی شدید بیماری جس میں روزہ رکھنے کی وجہ سے مرنے یا بیماری کے زیادہ بڑھ جانے یا بیماری کے طویل ہو جانے کا احتمال ہو، حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو روزہ رکھنے کی وجہ سے اپنی ذات یا بچے کو نقصان یا تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو۔ یہ سب روزہ نہ رکھنے کے شرعی عذر ہیں۔ ان کی وجہ سے اگر کوئی روزہ نہ رکھے تو وہ گنہگار نہیں ہوگا۔ لیکن مذکورہ عذر ختم ہو جانے کے بعد جتنے روزے چھوٹ گئے ہیں ان کی قضا فرض ہے۔

بہت زیادہ بڑھاپے کے باعث جو مرد و عورت روزہ نہ رکھ سکیں تو وہ ہر روزہ کے فدیہ میں ایک مسکین کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلا دیں یا ہر روزہ کے بدلہ میں صدقہ فطر کی مقدار اناج وغیرہ یا اس کی برابر قیمت ایک مسکین کو دیں۔ بڑھاپے سے ایسا بڑھاپا مراد ہے جس میں روز بروز کمزوری بڑھتی جائے۔ اور دوبارہ صحت و طاقت کی امید نہ ہو اور روزہ رکھنے سے بالکل عاجز ہو جائے یا کوئی [illegible] بیماری کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتا لیکن سردیوں میں روزہ رکھ سکتا ہے تو اسے اب روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے اور ان کے بدلے اس پر سردیوں میں روزے رکھنا فرض ہے۔ یہی حکم اس بیمار کا بھی ہے جو گرمی میں روزے نہیں رکھ سکتا لیکن سردیوں میں رکھ سکتا ہے۔

قضا روزے: شرعی عذر کی وجہ سے جنہوں نے روزے نہیں رکھے، ان پر فرض ہے کہ عذر ختم ہونے کے بعد وہ ان روزوں کی قضا جلدی ادا کریں ان کی قضا میں بلا عذر اتنی دیر ہرگز نہ کریں کہ دوسرا رمضان آ جائے۔ کیونکہ حدیث پاک میں ہے "جس کے ذمہ پہلے رمضان کی قضا باقی ہے اور وہ نہ رکھے تو اس کے اس دوسرے رمضان کے روزے مقبول نہ ہوں گے

جن کے ذمہ ابھی رمضان کے روزوں کی قضا باقی ہے اگر وہ اسی عذر میں فوت ہو جائیں اور انہیں اتنا موقع نہ ملا کہ قضا رکھتے تو ان پر روزوں کا فدیہ دینے کی وصیت کرنا واجب نہیں۔ اگر وصیت کی تو وہ صرف تہائی مال میں جاری ہوگی۔ اگر انہیں قضا کے رمضان کا موقع ملا اور پھر نہ رکھے تو ان پر فدیہ دینے کی وصیت کرنا واجب ہے۔ اگر وصیت نہ کی تو وارث پر فدیہ دینا واجب نہیں، ہاں اگر دے دے تو بہت ہی بہتر ہے

روزہ نہ رکھنے والے رسول خدا کی نظر میں

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے رمضان کے ایک دن کا روزہ بلا رخصت و بغیر مرض کے چھوڑ دیا تو زمانہ بھر کا روزہ اس کی قضا نہیں ہو سکتا اگر چہ اتنی مدت روزہ رکھ بھی لے، یعنی رمضان کی فضیلت وہ حاصل نہیں کر سکتا۔ (بخاری) ایک بار نبی اکرم ﷺ نے تمام لوگوں کو منبر کے پاس جمع ہونے کا حکم فرمایا جب سب حاضر ہو گئے تو جب آپ منبر کے پہلے زینے پر چڑھے تو فرمایا آمین، دوسرے پر چڑھے تو آمین فرمایا تیسرے زینے پر بھی چڑھتے ہوئے آمین فرمایا، پھر جب (خطبہ کے بعد) آپ منبر سے نیچے تشریف لائے تو صحابہ نے عرض کی، آج ہم نے آپ سے ایسی بات سنی ہے جو پہلے کبھی نہیں سنی، آپ نے فرمایا جبرائیل علیہ السلام نے آ کر کہا کہ وہ شخص اللہ کی رحمت سے دور ہو جس نے رمضان پایا اور اپنی مغفرت نہ کرائی تو میں نے آمین کہی، جب میں دوسرے درجے پر چڑھا تو جبرائیل نے کہا وہ شخص (اللہ کی رحمت سے) دور ہو جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے، میں نے آمین کہا، جب میں تیسرے درجہ پر چڑھا تو جبرائیل نے کہا وہ شخص بھی اللہ کی رحمت سے دور ہو جس کے ماں باپ دونوں یا ایک کو بڑھاپا آئے اور وہ ان کی خدمت کر کے جنت کو نہ جائے، میں نے آمین کہا۔ (ابن حبان، حاکم) اسلام کے کڑے اور دین کی بنیاد تین چیزیں ہیں جن پر اسلام کی عمارت مضبوط اور قائم کی گئی ہے جو ان میں سے ایک بھی چھوڑے وہ کافر ہے اس کا خون حلال ہے ا۔ کلمہ توحید و رسالت کی گواہی دینا ۲۔ فرض نمازیں ادا کرنا ۳۔ اور رمضان کے روزے رکھنا۔ دوسری روایت میں ہے جو شخص ان میں سے ایک کو چھوڑ دے وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرتا ہے اور اس کا فرض و نفل کچھ قبول نہیں [illegible] روزہ خور اور روزہ چور یعنی بلا عذر شرعی روزہ نہ رکھنے والے مسلمان ان احادیث مبارکہ کو پڑھ کر خود ہی سوچیں کہ اللہ و رسول کی نظر میں ان کا کیا مقام ہے۔

☆....☆....☆

معمولات

حضور قبلہ عالم شہنشاہ لاثانی قدس سرہ النورانی

(پروفیسر [illegible])

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فوائد و فضائل ذکر

گر تو خواہی دشمنی با آبرو ذکر او کن ذکر او کن ذکر او

انسان اشرف المخلوقات ہے مگر اس کی ساری قدر و قیمت اس جوہر لطیف پر منحصر ہے جسے دل کہتے ہیں۔

دل چہ باشد مطلع انوار حق دل چہ باشد منبع اسرار حق

دل بود مرآت ذات ذوالجلال دل بود مرآت صفات ذوالجلال

باقی جسم اس عالم فانی سے مناسبت رکھتا ہے مگر یہ دل عالم باقی سے۔ حضور سرور عالم نور مجسم ﷺ فرماتے ہیں

إِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ (بخاری)

ترجمہ بیشک جسم (انسانی) میں ایک (ایسا) گوشت کا ٹکڑا ہے کہ جب وہ درست ہو جائے سارا جسم ٹھیک ہو جاتا ہے اور جب وہ بگڑ جاتا ہے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے سنو وہ (پارہ گوشت) دل ہے۔ اس کی اصلاح و تطہیر کی یہ صورت ہے، جس کا فیصلہ رب العزت نے فرما دیا ہے

لِكُلِّ شَيْءٍ صَقَالَةٌ وَصَقَالَةُ الْقُلُوبِ ذِكْرُ اللّٰهِ (مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ بیشک ہر چیز کو پاک کرنے والی (بھی) کوئی (نہ کوئی) چیز ہوتی ہے اور دلوں کو پاک کرنے والی (شے) یاد خدا ہے۔

سلسلہ نبوت کے اجرا کا بھی ایک واضح مقصد تزکیہ نفوس (یعنی کہ وہ تمہیں پاک کرتے ہیں قرآن پاک) ہے۔ اسی لئے محبوب اعظم ﷺ کو فرمایا گیا اِنَّمَا اَنْتَ مُذَكِّرٌ ○ تم تو ذکر (یا نصیحت) ہی سنانے والے ہو۔ (الغاشیہ)

دل بھی [illegible] ذکر سے ہی کا وارث ہوتا ہے۔ کیسے قرآن کریم اولیاء اللہ کی شان میں فرماتا ہے فَاسْتَبِقُوا بِذِكْرِ (یعنی دلوں میں) ذکر اللہ رکھنے والے ہیں۔

الغرض نبی اور ولی اللہ کے ذکر سے دل کو صاف، پاک اور بیدار رکھتے ہیں، اور جب یہ دل بیدار ہو جاتا ہے تو بقول اقبال

دل بیدار فاروقی دل بیدار کراری

مس آدم کے حق میں کیمیا ہے دل کی بیداری

اب ذکر کے چند فوائد کتاب و سنت کی روشنی میں پیش کیے جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے۔

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ○

ترجمہ تو میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا اور میرا حق مانو اور میری ناشکری نہ کرو۔ صدر الافاضل مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں، ذکر تین طرح کا ہوتا ہے۔

۱ لسانی ۲ قلبی ۳ بالجوارح

ذکر لسانی۔ تسبیح، تقدیس، ثنا وغیرہ بیان کرنا ہے، خطبہ، توبہ، استغفار، دعا وغیرہ اس میں داخل ہے۔

ذکر قلبی۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا یاد کرنا، اس کی عظمت و کبریائی اور اس کے دلائل قدرت میں غور کرنا، علماء کا استنباط مسائل کرنا (یعنی مسئلے اخذ کرنا) بھی اسی میں داخل ہے۔

ذکر بالجوارح یہ ہے کہ اعضا طاعت الٰہی میں مشغول ہوں جیسے حج کے لئے سفر کرنا، یہ ذکر بالجوارح میں داخل ہے۔ نماز تینوں قسم کے ذکر پر مشتمل ہے، تسبیح و تکبیر، ثنا و قرأت تو ذکر لسانی ہے، اور خشوع و خضوع

حلاوت، رقت قلبی اور قیام، روح، اطمینان وغیرہ ذکر ہی پر موقوف ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم اطاعت کے ساتھ مجھے یاد کرو میں تمہیں اپنی امداد کے ساتھ یاد کروں گا۔ صحیحین کی حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر بندہ مجھے تنہائی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے تنہائی میں یاد فرماتا ہوں اور اگر وہ مجھے جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اس کو اس سے بہتر جماعت میں یاد کرتا ہوں۔

(۲) کامیابی کی ضمانت ارشاد خداوندی ہے

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (جمعہ)

ترجمہ اور اللہ کو بہت یاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ۔

اصل کامیابی رضائے الٰہی کا حصول ہے وہ تو ظاہر ہے کہ ذکر خدا پر ہی منحصر ہے مگر اس کی برکات سے دنیوی امور میں بھی کشود کار ہو جاتی ہے اس قسم کی کامیابی کا ذکر ان الفاظ میں بھی وارد ہے

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۝ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ....

ترجمہ بیشک مراد کو پہنچا جو ستھرا ہوا اور (جس نے) اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی۔

(۳) بخشش اور اجر عظیم ارشاد باری ہے۔

وَالذَّاكِرِينَ اللّٰهَ كَثِيرًا وَّالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّأَجْرًا عَظِيمًا ۝ (احزاب ۲۲)

ترجمہ اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں ان سب کے لئے اللہ نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔

(۴) اطمینان قلب

اطمینان قلب انسانی دنیا کا سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ جاہ و منصب، مال و دولت، کثرت وسائل (دنیوی) حتیٰ کہ جبر و استبداد اور ظلم و استحصال بھی قلبی سکون مہیا نہیں کر سکتے۔ اس پیچیدہ ترین مسئلہ کا واحد قطعی حل قرآن مجید نے یوں پیش فرما دیا ہے

أَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ (الرعد)

ترجمہ سن لو اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چین ہے۔

جو افراد اور اقوام اس سے محروم ہیں موت کی ہچکیوں میں گرفتار ہیں، اور خود زندگی ان کے لئے مسئلہ بنی رہتی ہے۔ امریکہ کے کروڑ پتی اور ارب پتی بھی خودکشی کرنے پر اسی لئے مجبور ہو جاتے ہیں۔

(۵) شرح صدر ارشاد باری تعالیٰ ہے

أَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْإِسْلَامِ ... فِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ ۝ (الزمر)

ترجمہ تو کیا وہ جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لئے کھول دیا تو وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے۔ اس جیسا ہو جائے گا جو سنگدل ہے تو خرابی ہے ان کی جن کے دل یاد خدا کی طرف سے سخت ہو گئے ہیں۔ وہ کھلی گمراہی میں ہیں۔

گویا گمراہ لوگوں کے دل سختی کی بنا پر، ذکر خدا کی طرف مائل نہیں ہوتے۔ وہ لوگ جنہیں یہ شرف نصیب ہے، ان کے دل سخت نہیں ہوتے اور جوں جوں وہ ذکر حق میں محو ہوتے ہیں سینہ زیادہ کھلتا جاتا ہے اور نور ہدایت اسے مزید منور کرتا جاتا ہے۔

ذکر خدا کے فضائل میں بہت زیادہ آیات ہیں یہاں صرف برکت کے لئے تین چار لکھی گئی ہیں، اب آئیے احادیث نبوی کی سیر کریں۔

(۶) ذکر خدا زندگی بخش ہے مَثَلُ الَّذِيْ يَذْكُرُ رَبَّهٗ وَالَّذِيْ لَا يَذْكُرُ رَبَّهٗ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ (بخاری و مسلم)

ترجمہ اپنے رب کو یاد کرنے والے اور یاد نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی ہے۔

(۷) ذاکر جیتے جی اپنا ٹھکانا جنت میں دیکھ لیتا ہے

ترجمہ حضرت مالک سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ غافلوں میں اللہ کا ذکر کرنے والا ایسا ہے جیسے بھاگ جانے والوں میں لڑنے والا اور غافلوں میں اللہ کا ذکر کرنے والا ایسا ہے جیسے خشک درخت میں سبز شاخ اور ایک روایت کے مطابق درختوں کے درمیان ایک سبز درخت اور غافلوں میں اللہ کا ذکر کرنے والا ایسا ہے جیسے اندھیرے گھر میں روشن چراغ، اور غافلوں میں اللہ کا ذکر کرنے والا ایسا ہے کہ اللہ اسے زندگی میں اس کا جنتی ٹھکانا دکھا دیتا ہے۔ اور غافلوں میں اللہ کا ذکر کرنے والے کو فصیح اور گونگے کی گنتی کے برابر بخشش دیا جاتا ہے، فصیح سے مراد انسان اور گونگوں سے مراد چوپائے۔ (رواہ رزین)

(۸) بہترین عمل ذکر خدا ہے ترجمہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فرمایا، کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جو تمام اعمال سے بہتر ہو اور تمہارے مالک کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ ہو اور تمہارے تمام درجات میں بلند تر ہو اور تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں سونا اور چاندی خرچ کرنے سے بھی زیادہ اچھا ہو اور اس بات سے بھی افضل ہو کہ تم اپنے دشمنوں کا سامنا کرتے ہوئے ان کو قتل کرو اور وہ تمہیں شہید کریں۔ صحابہ نے عرض کیا، کیوں نہیں (حضور ضرور بتا دیجئے) فرمایا (وہ بہترین عمل) ذکر اللہ (ہے)۔ (احمد، ترمذی)۔

یہی وجہ ہے کہ قرآن میں جہاد کا مقصد حفاظت مساجد بیان کیا گیا ہے۔ دوسری حدیث پاک میں بھی تقریباً یہی مضمون ہے فرمایا

ترجمہ: آقائے دوعالم ﷺ نے فرمایا کہ ذکر اللہ سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نجات دینے والی اور کوئی چیز نہیں ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا جہاد بھی نہیں، فرمایا ہاں یہ بھی نہیں، اگرچہ کوئی ایسی تلوار سے مارتا رہے یہاں تک کہ وہ ٹوٹ جائے۔ (بیہقی شریف۔ مشکوۃ شریف)

(۹) **معیت خداوندی** ذکر اللہ کا بہت بڑا فائدہ یہ ہے

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا، اے میرے رب کیا تو قریب ہے کہ آہستہ عرض معروض کروں یا تو دور ہے کہ زور سے تجھے پکاروں، کیونکہ تیری آواز تو آتی ہے مگر تو مجھے نظر نہیں آتا تو مجھے بتا تو کہاں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جواباً فرمایا اے موسیٰ میں تیرے آگے ہوں، تیرے پیچھے ہوں، تیرے دائیں ہوں، تیرے بائیں ہوں اور اپنے بندے کا ہمنشیں ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے اور اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ (بعض کتب تصوف)

دوسری حدیث میں ہے،

اَنَا مَعَ عَبْدِیْ اِذَا ذَکَرَنِیْ وَ تَحَرَّکَتْ بِیْ شَفَتَاہُ (بخاری شریف)

ترجمہ: یعنی خدا فرماتا ہے میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے اور اس کے دونوں ہونٹ میری وجہ سے حرکت کرتے ہیں۔

(۱۰) **ادائے شکر** قرآن کریم میں ہے لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ (سورہ ابراھیم پ ۱۳)

ترجمہ: یعنی تم شکر کرو گے تو میں تمہیں اور دوں گا۔

حدیث قدسی میں ذکر خدا کو شکر خدا ٹھہرایا گیا ہے۔

اِذَا ذَکَرْتَنِیْ شَکَرْتَنِیْ وَاِذَا نَسِیْتَنِیْ کَفَرْتَنِیْ

ترجمہ: اے میرے بندے جب تو نے مجھے یاد کیا تو گویا میرا شکر ادا کیا اور جب تو مجھے بھول گیا تو گویا تو نے کفران نعمت کیا۔

(۱۱) **ذکر کے ہمنشینوں کو یہ سعادت حاصل ہے کہ وہ بھی بدبختی سے بچ جاتے ہیں۔**

حدیث میں فرمایا گیا ہے لَا یَشْقٰی بِھِمْ جَلِیْسُھُمْ (مسلم)

ترجمہ: ان کے طفیل ان کا ہمنشیں بھی بدبختی سے محفوظ رہتا ہے۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا وَّسَبِّحُوْہُ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا O (احزاب پارہ ۲۲)

ترجمہ: اے ایمان والو اللہ کو بہت یاد کرو اور صبح و شام اس کی پاکی بولو

دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے

یَتَحَسَّرُ اَھْلُ الْجَنَّۃِ عَلٰی شَیْءٍ اِلَّا عَلٰی سَاعَۃٍ مَّرَّتْ بِھِمْ وَلَمْ یَذْکُرُوا اللّٰہَ تَعَالٰی فِیْھَا

ترجمہ: جنتی کوئی حسرت نہیں کریں گے مگر اس ساعت پر جو ان پر بغیر ذکر خدا کے گزری ہوگی۔

ذکر کے درجات اوپر تو محض ذکر کے فضائل و فوائد تھے اب اس کی کیفیت کے مختلف مدارج عرض کئے جاتے ہیں۔ قرآن حکیم میں ہے

وَاذْکُرْ رَّبَّکَ اِذَا نَسِیْتَ (سورہ الکہف)

ترجمہ: اور یاد کر اپنے رب کو جب تو بھول جائے۔

بادی النظر میں اس کا یہی مفہوم نظر آتا ہے کہ انسان جب بھی ذکر خدا سے غافل ہونے لگے اسے چاہئے کہ اس کی طرف مائل ہو۔ دوسرے الفاظ میں کسی وقت بھی ذکر خدا سے غافل نہیں ہونا چاہئے۔

مگر صوفیائے کرام اس کا مفہوم مختلف انداز میں بیان کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک اس میں ذکر خدا کا ادب بتایا گیا ہے۔ اور یہ کہ ذکر خدا کرنے والے کو چاہئے کہ سب کچھ ذہن سے نکال کر اپنے رب کو یاد کرے۔ اور گویا ان الفاظ کا ترجمہ یہ ہوا

"اور ذکر کر اپنے رب کا جب تو (ماسوا کو) بھول جائے"

مگر یہ ذکر کا پہلا درجہ ہے اگلی منزل یہ ہے کہ ذکر خدا کی محویت میں انسان اپنے آپ کو بھی بھول جائے اس درجے میں آیت کا ترجمہ حسب ذیل ہوگا۔

"اور یاد کر اپنے رب کو جب تو اپنے آپ کو بھی بھول جائے"

اعلیحضرت بریلوی کی دعا ہے

ایسا گما دے ان کی ولا میں خدا ہمیں
ڈھونڈا کرے پر اپنی خبر کو خبر نہ ہو

اور یہ دوسرا درجہ ہے۔ ذکر میں محویت کا اگلا مقام یہ ہے کہ ذکر حق ذاکر کے رگ و ریشہ میں یوں رچ جائے کہ اسے ذکر کا بھی احساس نہ ہو۔

(درجات والا مضمون حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بڑی شرح و بسط سے اپنے مکتوبات میں بیان فرمایا ہے۔ میں نے یہاں صرف اپنی یادداشت سے یہ تین باتیں لکھیں ہیں۔)

اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حضور قبلہ عالم شاہ ہاشمی قدس سرہ، کے پسندیدہ اشعار درج کئے جائیں۔ ذکر کون سا ہو اور کیسے ہو، اس کا جواب اس مختصری مثنوی میں دیا گیا ہے جو حضور قبلہ عالم نے اپنے حیدرآباد

مولوی فضل الٰہی مرحوم کو لکھوائی تھی۔

جو فرمائے تجھ کو [illegible] اس پہ چلے تو [illegible] فقیر
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اللہ اللہ [illegible] اللہ ہے اور آپ [illegible]
پرستش اس کی [illegible] [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] صورت کا [illegible]

یہ جو فرمایا اللہ ہے اور آپ [illegible] طرف اشارہ ہے۔ اس کے بعد جاتا ہے غفلت کے تمام پردے چاک ہو چلے [illegible] [illegible] محسوس [illegible] ہے۔ بازار میں چل رہا ہے، احباب سے مصروف گفتگو ہے۔ سالکوں کے [illegible] [illegible] [illegible] ہوتا ہے

[illegible] الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝ [illegible]

[illegible] رہے غافل [illegible] تو وہی لوگ نقصان میں ہیں۔

[illegible] نقشبندیہ [illegible] اور خلوت [illegible] باطنی [illegible] [illegible] [illegible] نقشبندیہ [illegible] [illegible]

خواجہ [illegible] حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ نے نقشبندی طریق عمل کے طور پر [illegible] کلمات وضع کئے ہیں ان سے بھی مقصود [illegible] کی طرف مبذول رکھے وہ کلمات یہ ہیں۔

۱ ہوش در دم ۲ نظر بر قدم ۳ سفر در وطن

۴ خلوت در انجمن ۵ یاد کرد ۶ بازگشت

۷ نگہداشت ۸ یادداشت

[illegible] بہت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] المومنین کہا گیا ہے۔ ہم جو نماز پڑھتے ہیں اس کی صورت یہ ہے

[illegible] [illegible] کا شور ایں چنیں تسبیح کے دارد اثر؟

[illegible] گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ سے ایک شیخ فرماتے ہیں [illegible] [illegible] جب وقت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] بہشت [illegible] [illegible] ملک الموت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] (کشف المحجوب۔ اردو ترجمہ)

[illegible] معنوی طور پر [illegible] [illegible] [illegible] کہی ہے۔ [illegible] حضرت [illegible] نقشبندی (حیدر آبادی، سیدی، [illegible] حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ) ایک روایت بیان کیا کرتے ہیں کہ قبلہ عالم شاہ لاثانی قدس سرہ النورانی نے ایک شخص کو کچھ یوں فرمایا، میاں وقت [illegible] [illegible] نے لمبا سانس لیا اور فرمایا میں نے ایک سو گیارہ بار اپنے رب کے نام کا [illegible] جو ایک سانس میں اتنی بار رب کا نام [illegible] ہیں ان [illegible] کی [illegible] ہو سکتی ہے۔

بہت [illegible] کو جو سمجھتے ہیں [illegible] کیا سمجھتے ہیں
کوئی ان کو سمجھ سکتا نہیں [illegible] اتنا سمجھتے ہیں

[illegible] حضور قبلہ عالم شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ کے روزمرہ کے

[illegible] خوشبو سے معطر ہو گئے۔

ماہتاب حقیقت کی رات [illegible] جو [illegible] بارگاہ [illegible] میں [illegible] پہنچ [illegible] شب [illegible] رات [illegible] وقت [illegible] ہیں [illegible] مادی [illegible] سمندر میں [illegible] ہوئے [illegible] رحمتی السلام علیہ [illegible] اور صوم [illegible] میں [illegible] ہیں۔ معرفت کا [illegible] بادہ [illegible] محبوب [illegible] کا [illegible] ہو [illegible] دل [illegible] تجلی [illegible] دیتے ہیں [illegible] شب [illegible] فرش [illegible] کر دیتے ہیں۔ [illegible] عرش [illegible] بندہ [illegible] عرش [illegible] معبود [illegible] عابد [illegible] ہے۔ فاذکرونی اذکرکم [illegible] دعا [illegible] جاری ہیں [illegible] رحمت کی ہوائیں [illegible] ہیں۔ حدیث پاک میں وارد ہے رات کے آخری تہائی حصے میں رب [illegible] آسمان دنیا پر نزول فرما کر ارشاد فرماتا ہے کون ہے جو مجھ سے دعا کرے کہ میں قبول کروں، کون [illegible] مجھ سے [illegible] کہ میں [illegible] کون مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے کہ میں اسے بخش دوں۔ (بخاری و مسلم)

[illegible]
[illegible] ہیں خطائیں [illegible] ہیں [illegible]

صوفی محمد [illegible] صاحب لکھتے ہیں

حضور قبلہ [illegible] شاہ [illegible] رحمۃ اللہ علیہ کے پیش نظر حضور پر نور [illegible] ﷺ کا [illegible] اور آپ کی زندگی [illegible] کے [illegible] تھی۔ [illegible] حالت [illegible] ہوتا تھا تو آپ [illegible] میں [illegible] کا [illegible] طلوع ہوجاتا تھا اور آپ [illegible] سے [illegible] [illegible] کے قلب پر [illegible] تھا [illegible] سنت پر کیوں نہ ہوتا آپ کی طرف متوجہ [illegible] سے [illegible] تھا۔

[illegible] کے پہلے حصے میں آپ [illegible] رہتے تھے [illegible] [illegible] میں [illegible] رہتا [illegible] کی طرف [illegible] دیتے [illegible] حضور [illegible] حضرت [illegible] سید [illegible] شاہ صاحب قدس سرہ [illegible] پہلے بھی [illegible] ہے [illegible] [illegible] شاہ [illegible] قدس سرہ [illegible] وقت [illegible] رہتے [illegible] میں [illegible] پانی سے غسل [illegible] شاہ صاحب مرحوم سے جو [illegible] قریب تھے [illegible] حضور [illegible] کے متعلق پوچھا [illegible] آپ [illegible] تھے [illegible] دیتے تھے۔ [illegible]

تہجد [illegible] تھے [illegible] تک [illegible] [illegible] جانے [illegible] اور [illegible] اور [illegible] [illegible] تجھ [illegible] شریف [illegible] پڑھتے [illegible] [illegible] استغفار [illegible] تھے۔ [illegible] تہجد [illegible] وقت کی [illegible] اور [illegible] تھے [illegible] خلیفہ [illegible] کسی [illegible] ارشاد ہوتا۔

اوراد و وظائف سے فارغ ہو کر درج ذیل اشعار بہت [illegible] کے ساتھ پڑھتے تھے۔

پادشاہا [illegible] [illegible] گنہگار [illegible] [illegible]
تو نکوکاری [illegible] [illegible] جرمے اندر [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
مغفرت [illegible] طلف تو [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
فرحم یا رسول اللہ فرحم [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] کائنات [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

صوفی محمد [illegible] صاحب لکھتے ہیں

"جب آپ نماز ادا کر کے باہمت تمام قبلہ کی طرف متوجہ ہوتے۔ آپ کا جسم [illegible] [illegible] ہو جاتا۔ جب [illegible] ہوتے تو [illegible] حقیقت [illegible] قرآن [illegible] کثرت [illegible] پڑھتے [illegible] کرتے [illegible] حاضرین کو توجہ [illegible] دیتے۔ آپ [illegible] توجہ [illegible] حقیقت [illegible] آپ [illegible] [illegible] ہیں۔ آپ کی توجہ سے دل منور اور تجلیات الٰہی کا مرکز ہو جاتا اور سوز عشق کی [illegible] میں نہاں ہو جاتی کہ ہمیشہ کے لئے زندگی کی رات کو پرنور [illegible] [illegible]

خورشید ولایت کا دن

[illegible] خودی ہے ابھی شام و سحر میں اسیر
[illegible] دوراں کا ہے جس کی [illegible]
(اقبال)

ہمارا زمانہ وقت کی گردش سے بنتا ہے مگر مرد خدا اس زمانے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وہ کس کو ملے جو تیرے دامن میں چھپا ہو

رات صرف اس کی یاد میں واقف و لذت [illegible]
بزم آرائی کو دیکھتا اور اس سے فروغ پاتا ہے [illegible]
ہدایات لٹاتے اور دین کی محبت میں [illegible]
[illegible] آپ خدا کی [illegible] طلب [illegible]
وقت دوسروں میں "مے شبینہ" کی مستیاں تقسیم کرتا ہے۔ فجر کی اذان سے
چند منٹ پہلے دن کے پروگرام کا آغاز ہوتا تھا۔

حضور قبلہ مرشد [illegible] رحمۃ اللہ علیہ [illegible] پڑھ
[illegible] سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ
وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰه پڑھتے اور [illegible]
پھونکوں سے [illegible]۔

[illegible] جماعت سے بعد طلوع آفتاب تک [illegible]
تلاوت قرآن پاک کرتے اور درود [illegible] پڑھتے

[illegible] متوجہ ہوتے [illegible]
مختلف مسائل و مقاصد لے کر آئے ہوتے۔ آپ ہر ایک کی عرض سن کر
حسب حال جواب دیتے اور ظاہری اور باطنی برکات سے مالا مال کر کے
رخصت فرماتے۔

پھر دربار شریف کی طرف متوجہ ہوتے۔ مویشیوں کی دیکھ بھال
خود فرماتے اور حاضرین دربار کو مقررہ کام پر لگا دیتے۔ خود بھی بیکار نہ
رہتے۔ ماشاء اللہ! علالت کے [illegible] کے باوجود باقاعدہ
[illegible] کا [illegible] حضور [illegible] بیٹھے
کی عادت نہیں تھی۔ [illegible] میں مصروف رہتے اور ادھر ادھر چلتے
باوجود [illegible] رہتے تھے۔

انجمن میں بھی میسر رہی خلوت اس کو
شمع محفل کی طرح سب سے جدا سب کا رفیق

اسلام ایک مکمل نظام زندگی اور نظریہ حیات ہے۔ دنیا اور عقبیٰ کی فلاح کا
ضامن ہے۔ قبلہ مرشد [illegible] کی سیرت اسلام کے [illegible]
اصولوں کی عملی تفسیر تھی۔ دنیوی اعتبار سے آپ ایک مکمل زمیندار تھے اور خدا
کے فضل سے ہر طرح غنی، پھر بھی روحانیت میں آپ اپنی مثال آپ
تھے۔ آپ کے دربار میں زندگی ہر پہلو میں نکھری اور سنوری نظر آتی

[illegible] کے تابع کر دیا جائے تو سراپا خیر بن جاتی
ہے [illegible] اگر خدا اور رسول (جل و علا و صلی اللہ
علیہ [illegible]) [illegible] کی حیثیت
[illegible] بھی [illegible]
[illegible]
[illegible]

قیلولہ [illegible] قیلولہ [illegible]
[illegible]
[illegible] حضرت [illegible] ثانی رحمۃ
اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ [illegible] کچھ وقت [illegible]
[illegible] رحمۃ اللہ علیہ نے [illegible] قیلولہ [illegible]
کے ساتھ [illegible] تعلق ہے جو سحری کھانے کا روزے سے ہے۔ چنانچہ وہ
فرماتے ہیں جو شخص قیلولہ [illegible] تہجد [illegible] جیسے [illegible]
[illegible]۔

[illegible] بعد [illegible] درود [illegible] شریف پڑھتے۔ [illegible]
[illegible] آپ نے [illegible] غلاموں کو بھی مرحمت فرمائی تھی۔
[illegible] بعد ختم شریف مجددیہ اور ختم خواجہ معصومیہ بھی پڑھتے۔ ختم
خواجگان پر مداومت تھی۔ جو نماز ظہر یا عصر کے بعد حلقہ یاراں کے ساتھ
پڑھا جاتا۔ حضور فرمایا کرتے تھے کہ یہ [illegible] کا [illegible] ہے اور [illegible]
[illegible] کوئی مشکل [illegible] پیش ہوتا تو اس کے سات
روز تک ختم خواجگان مع حلقہ یاراں پڑھا جاتا۔ اللہ کریم اپنے محبوب
پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل مشکل آسان فرما دیتے۔ عصر کے بعد [illegible]
[illegible] آپ [illegible]
[illegible] کے بعد [illegible]
[illegible]

تحفہ [illegible] حضرت شاہ عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کا ختم
شریف پڑھنے کی تلقین فرماتے۔ [illegible] ترتیب یہ ہے [illegible] مرتبہ درود
شریف اللّٰهم صل علیٰ سیدنا محمد و علیٰ آل سیدنا محمد سید
المرسلین پھر ہزار مرتبہ یا رزاق کرہر سو کے بعد اللّٰهم ارزقنی رزقاً
واسعاً یا رزاق المرزوقین
ایک شخص نے عرض کیا حضور قرضہ بہت ہو گیا ہے۔ فرمایا [illegible]
آخر سو مرتبہ درود شریف پڑھ کر پانچ سو مرتبہ یا عزیز من کل عزیز پڑھا
کریں اور [illegible] حضرت خواجہ [illegible] صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو پہنچایا
کریں (یہ [illegible] نظام الدین صاحب کی ہے۔)

☆ ☆ ☆

زبدۃ العارفین، قدوۃ سالکین

حضور قبلہ عالم نقش لاثانی قدس سرہ العزیز

کے ارشادات عالیہ

(پروفیسر محمد حسین [illegible])

[illegible] حضور [illegible] سید [illegible] شاہ [illegible] قدس سرہ العزیز کے چند ارشادات [illegible] پیش [illegible] جاتے ہیں۔ [illegible] کیے گئے۔ [illegible] ملفوظات [illegible] تھے جو انہیں خاص عنوانات سے اضافے کے ساتھ مرتب کیا جاتا ہے۔

ذکر خداوندی: [illegible] کو وساوس و خطرات سے پاک رکھو اور ذکر الٰہی سے آباد کرو۔ ۳۔ عبادت [illegible] کی فکر [illegible] عبادت [illegible] ۵۔ جو شخص [illegible] خدا میں [illegible] معیشت [illegible] نقصان نہیں کرتا۔ ۶۔ [illegible] کے [illegible] حضور سید نا محمد مصطفی ﷺ کی [illegible] ہو [illegible] عظمت [illegible] قطب [illegible] غوث [illegible] حضرت شیخ [illegible] [illegible] کے متعلق [illegible] فرماتے ہیں۔

[illegible] ذکر [illegible]
[illegible] باشی [illegible]، مشغول شو در ذکر ہو
گر ہمیشہ خواہی جاودان، عزت بخواہی در جہاں
[illegible] ذکر ہو [illegible] مشغول شو در ذکر ہو
[illegible] حقیقت [illegible]
در گور [illegible] مشغول شو در ذکر ہو
ہو ہو بذکر [illegible] ساز کن، نام خدا آغاز کن
[illegible] آئینہ باز کن، مشغول شو در ذکر ہو
[illegible] عمل، فردا [illegible]
در پیش قادر [illegible] مشغول شو در ذکر ہو
ہر دم خدا را یاد کن، [illegible]
بلبل صفت فریاد کن، مشغول شو
مسکین احمد مرد شو، [illegible]
در راہ حق [illegible] گرد شو، مشغول شو در ذکر ہو

۷۔ تہجد کی مداومت کرو، جس نے جو کچھ پایا ہے تہجد ہی سے پایا ہے۔

۹۔ [illegible] مشغول [illegible] تعلق [illegible] مقصد [illegible] غافل [illegible] طرف [illegible] حضرت [illegible] سے خوب فرمایا

[illegible]
[illegible]

[illegible] ہمیشہ [illegible]

[illegible] رہو

۱۰۔ [illegible] کی رضا پر راضی رہو، صبر، حوصلہ اور شکر کی عادت ڈالو۔ ۱۱۔ خاموشی میں اللہ اللہ کہو، اس کی برکت سے دل کو [illegible] ہو جائے گی۔

[illegible] مشغول [illegible]

مقام مصطفی علیہ [illegible]: [illegible] ﷺ [illegible] محبت [illegible] ہے۔ ۲۔ [illegible] حضور سیدنا محمد مصطفی ﷺ سے کامل محبت [illegible] ۳۔ عشق [illegible] ہمیشہ [illegible] محمدی [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] سدا بہار باغ میں جاؤ۔ ۴۔ اللہ اکبر اس دنیا میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے شرم رکھو، اس جہان میں خدا تم سے شرم کرے گا۔ ۵۔ اگر تم حضرت محمد مصطفی ﷺ [illegible] محبت میں [illegible] تو سب کچھ ہے۔ [illegible] تو [illegible] ۶۔ جن لوگوں کو شان مصطفی ﷺ میں [illegible] ہے [illegible] ۷۔ [illegible] سے دعا کرو تو حضور ﷺ کی محبت مانگو کہ اصل دولت یہی ہے۔ ۸۔ (مدینہ منورہ میں مسجد نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے باب جبریل میں کھڑے ہو کر فقیر نے دعا کی [illegible] سرکار ﷺ کے [illegible] میں حاضر ہوا ہوں اس سے بڑھ کر بھی کوئی آرزو ہو سکتی ہے؟ ۹۔ دربار شریف کے ایک خادم

[illegible]

[illegible] عظیم [illegible]

[illegible]

بارے میں بہت رقت سنا گیا ہے

[illegible] زہرہ [illegible] ناز [illegible]

نفس [illegible] کرد [illegible]

[illegible]

حب اہل بیت و تعظیم صحابہ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین)

[illegible] صدیق [illegible]

اللہ کے دست حق پرست پر بیعت ہوا حضرت نے نام پوچھا تو اس نے کہا صدیق مسیح [illegible] صدیق بہت [illegible]

[illegible] صدیق [illegible] محمد صدیق رکھ دیا۔

[illegible]

[illegible]

صدیق رضی اللہ عنہ [illegible] محمد است ﷺ

فاروق رضی اللہ عنہ [illegible] محمد ﷺ است

عثمان رضی اللہ عنہ [illegible] محمد ﷺ است

حیدر کرار [illegible] محمد ﷺ است

[illegible] یہ شعر بھی [illegible] ہے

چراغ و مسجد و محراب و منبر

ابوبکر و عمر، عثمان و حیدر رضی اللہ عنہ

[illegible] رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible]

بارے میں عقیدہ وہی ہونا چاہیے جو حضرت مجدد صاحب علیہ الرحمۃ نے [illegible]

تلاوت قرآن مجید اور اتباع شریعت:

[illegible]

[illegible]

[illegible] علم کی [illegible]

[illegible] شریعت کی [illegible]

[illegible] طریقت، حقیقت [illegible] ایک شخص نے [illegible]

[illegible] کو تلاوت کلام پاک [illegible] کسی کو حسب حال [illegible] شریف گیا [illegible]

[illegible]

[illegible] قطعاً کوئی [illegible]

عقیدے کی پختگی [illegible]

[illegible] تہذیب اور [illegible]

[illegible] عقیدہ [illegible]

[illegible] فرمایا ان کے ہاں [illegible]

اچھا یہ ہے کہ اسے وہاں سے نکال کر اہل سنت و جماعت [illegible]

داخل کروایا جائے۔ [illegible] ۱۹۷ [illegible]

[illegible] عقیدے کے [illegible]

[illegible] حضور اکرم ﷺ کی گستاخی [illegible]

[illegible]

خوف خدا

[illegible] فرمایا [illegible] اچھی [illegible] شیطانی [illegible]

پیر و مرید کا تعلق

[illegible] ۱۔ فرمایا اپنے مرشد کے حضور سے اٹھیں [illegible] کے دامن مراد بھر لیتا ہے۔ [illegible] اللہ کا [illegible] ۔ فرمایا [illegible] معرفت میں [illegible] پیچھے قدم [illegible] ہوتی ہے۔ وہ مرید کے ظرف اور استعداد کے مطابق تربیت کرتا ہے۔ بعض اوقات [illegible] توجہ کار فرما ہوتی ہے۔ بعض اوقات [illegible] اتفاقی اور بعض اوقات اختیاری۔ [illegible] فرمایا [illegible] حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کے پاس [illegible] عقیدہ [illegible] ۔ فرمایا اپنے [illegible] کی خدمت میں [illegible] ۸۔ فرمایا محبت [illegible] مقصود [illegible] ایک راستہ ہے۔ ۹۔ فرمایا [illegible] اور [illegible] ہو کر [illegible] تکلف [illegible] کی تادیب [illegible] ہو جائے۔ خوف اور امید کے درمیان رہنا چاہیے۔ ۱۰۔ فرمایا اللہ والوں کا ذکر حقیقت میں اللہ کا ذکر ہے [illegible] پہنچا سکتا ہے جہاں مدتوں کی عبادت نہیں پہنچا سکتی۔

حضور قبلہ عالم شاہ لاثانی قدس سرہ کا مقام:

۱۔ فرمایا میں تو چاہتا تھا کہ حضور قبلہ عالم قدس سرہ کے اوصاف حمیدہ پر [illegible] کے متعلق جو [illegible] جس کا نام [illegible] رہے ہیں ان کے اوصاف بالکمال دل کھول کر بیان کروں مگر [illegible]

[illegible] حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ [illegible] نے چار دانگ عالم کو [illegible] حضور [illegible] حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ [illegible] آپ کا [illegible] ۳۔ فرمایا [illegible] آپ [illegible] چشمہ فیض [illegible] صوفی محمد [illegible] صاحب [illegible] حضور [illegible] حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ [illegible] ۵۔ فرمایا حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ [illegible] عشق موجود تھی [illegible] ۶۔ [illegible] محمد یوسف صاحب سیالکوٹی کے ہاں [illegible] گفتگو [illegible] حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ نے بعض لوگوں [illegible] ۷۔ فرمایا حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ [illegible] ۸۔ فرمایا جو حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ [illegible] شاد [illegible]

تاکید ادب وغیرہ

فرمایا [illegible] ادب [illegible] حرکات وقبیح سمجھ کر [illegible] ہے۔ ۲۔ فرمایا جو نصیحت [illegible] ۳۔ [illegible] کے متعلق [illegible] کے [illegible] فرمایا جو [illegible] حضرت [illegible] ہوں [illegible] محروم [illegible] ہے۔

جب [illegible] دشمن ایشاں [illegible] است

۴۔ فرمایا [illegible] ۵۔ فرمایا [illegible] کے پاس [illegible] حیا بہت ہی ضروری ہے۔ ۶۔ فرمایا [illegible] ۷۔ فرمایا فقرا اور غربا کو حقارت سے نہ دیکھو [illegible]

انتخابِ صحبت

[illegible] فرمایا فضول بحث اور سوچ بچار سے [illegible]

حسنِ تعامل و اخلاق و متفرق ارشادات

اخلاقِ بد اور عادتِ بد مجبور رہا [illegible]

[illegible]

اور مسخرہ پن سے انسان ذلیل ہو جاتا ہے۔ متانت و سنجیدگی انسان کو باوقار [illegible]

مشکوک کھانوں سے دل پر گندہ ہو جاتا ہے۔ [illegible]

سے بچو۔ اپنے کشف و خواب وغیرہ کو [illegible]

[illegible]

روو۔ کم بولو زیادہ چپ رہو، مطالعہ زیادہ کرو اور کم [illegible]

[illegible]

اعلیٰ کریم ﷺ پاک ہیں اور پاک کو پسند کرتے ہیں۔ ۵۔ فرمایا [illegible]

[illegible] ہونا چاہیے۔ ۱۷۔ فرمایا، خدا کے [illegible] تین صفات

ہیں۔ سخاوت، مخلوقِ خدا پر شفقت، مخلوق سے بے نیازی اور اللہ تعالیٰ سے [illegible]

[illegible] کی کوشش کرتے ہیں [illegible] ۱۸۔

فرمایا، مسلمانوں کو بہتری کی طرف لے جانے کی کوشش کرو۔ ۱۹۔ فرمایا،

[illegible] کے پاس ایک [illegible]

سکتا ہے۔ ۲۰۔ فرمایا، قناعت [illegible]

[illegible] جھوٹ سے بچو، ظلم ربانی [illegible]

[illegible] جب کسی سے وعدہ کرو تو اسے پورا کرنے کی کوشش کیا [illegible]

[illegible]

کے گناہ کبیرہ کا مرتکب کر دیں گی۔ ۲۷۔ فرمایا، معاملات میں صفائی [illegible] ۲۸۔ فرمایا، حسد، تعصب [illegible]

[illegible] ۳۰۔ فرمایا [illegible]

[illegible] گردو تم کس طرف جا رہے ہو۔ ۳۱۔ فرمایا، انسان مرکز قائم نہیں ہو [illegible] نقل مکانی ہو جاتی ہے [illegible] کے بعد اچھے گھر میں جگہ پاؤ۔ حضور ﷺ نے دنیا کو [illegible] تو ثابت ہو کہ مومن موت کے وقت تنگی سے قبل [illegible]

[illegible] ثابت ہی اچھا ہوتا ہے۔ ۳۲۔ فرمایا، اولیاء اللہ کو مردہ خیال نہ کرو [illegible] ۳۳ [illegible]

[illegible] کا ذکر کیا تو) فرمایا، درود تاج شریف سات دفعہ پڑھا کرو مگر یہ نہ سمجھنا کہ پڑھنے کی وجہ سے کام ہوگا، کام جب ہے گا [illegible] (کریم [illegible] ۳۴ [illegible]

[illegible] ۳۵ [illegible]

[illegible] ۳۶ [illegible]

مبارک میں تین چار دن سے بخار [illegible] گھوڑی پر سوار ہو گئے [illegible] سے گھوڑی کا پاؤں [illegible]

طرح خدا کی [illegible] شروع ہو جائے۔ چنانچہ عرض کیا گیا کہ حضور [illegible]

حالی میں [illegible] اور دور دور سے آنے والی مخلوقِ خدا کو فیض پہنچا ہیں، یہ کام تو قبلہ صاحبزادہ صاحب بھی بخیر و خوبی سرانجام دے رہے ہیں گے تو) فرمایا میرے لئے تو دو روٹیاں کافی ہیں، یہ سارا اہتمام بھی تو مخلوقِ خدا کے [illegible] خاطر ہے

☆ ☆ ☆

شیخ محمد حسن نقشبندی شرقپوری

برادر شیر ربانی

حضرت ثانی میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

[illegible]

کا امتحان دیا اور کامیابی کے بعد شرقپور شریف میں مطب شروع [illegible] حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ [illegible] حضرت شیر ربانی [illegible] وفات ۱۳۴۶ھ کے بعد [illegible]

[illegible] صاحب حضرت ثانی کی [illegible] پاکستان [illegible]

[illegible] کی خدمت میں مصروف رہے [illegible] مولانا عبدالقادر [illegible] مولانا عبدالغفور [illegible] مولانا محمد عبداللطیف [illegible] ربیع الاول ۱۳۷۷ھ مطابق ۱۹۵۷ء [illegible] شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ [illegible] حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری

[illegible]

[illegible]

یکبارگی دی گئی تین طلاقوں کو ایک کہنا

قرآن و حدیث

کا انکار ہے

علامہ شفقات احمد نقشبندی

بسم اللہ والحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی حبیب اللہ، اما بعد

مورخہ 2 ستمبر 2004ء کی روزنامہ پاکستان میں جس قرآن و حدیث کے درحقیقت منکروں اور بزعم خود اہل [illegible] کتاب و سنت نہاد [illegible] کی طرف سے یکبارگی دی گئی تین طلاقوں کے متعلق یہ دعویٰ [illegible] حدیث تفسیر اور تعبیرات [illegible] آٹھویں صدی ہجری [illegible] ابن تیمیہ سے متقدمین نے تمام [illegible] طلاقیں [illegible] دی جائیں تو وہ تین ہی شمار ہوں گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام [illegible] میں [illegible] متعلق فتویٰ [illegible] الطلاق مرتان۔ (بقرہ نمبر ۲۲۹) یعنی ایسی طلاق جس کے بعد رجوع کیا جا سکتا ہے وہ تو صرف دو دفعہ تک ہی ہے پھر اگر مرد تیسری طلاق بھی دے دیتا ہے تو اب "فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره۔ (بقرہ ۲۳۰) کے مطابق وہ مطلقہ ثلاثہ عورت [illegible] حلال نہیں ہو سکتی تاوقتیکہ وہ عورت کسی اور مرد سے شادی نہ کرے اور بعد صحبت کے وہ اسے طلاق دے یا وہ مر جائے تو بعد شرعی عدت [illegible] کے وہ عورت اپنے پہلے خاوند سے دوبارہ نکاح کر سکتی ہے اس کے علاوہ مطلقہ ثلاثہ کی اپنے خاوند سے رجوع کی اسلام میں اور کوئی صورت ممکن نہیں ہے اور یہ طلاقیں علیحدہ علیحدہ دی جائیں یا یکبارگی دی جائیں ہر صورت جدائی ہو جائے گی اور اگر "الطلاق مرتان" سے مرۃ بعد مرۃ ہی مراد ہو جائے تو اگر کوئی شخص علیحدہ علیحدہ الفاظ سے [illegible] ایک [illegible] ایک کل اور ایک پرسوں دے دے تو کیا وہ مرۃ بعد مرۃ نہیں بن جائے گا؟ اور کیا یہ تین مختلف اوقات میں دی گئی تین طلاقیں نہیں ہوں گی [illegible] تو کیوں نہیں؟ لغوی طور پر کون سا مانع ہے [illegible] اضافہ کر دیں کہ مرتین کا لفظ ایک ہی وقت میں دو [illegible] پر بھی مستعمل ہے مثلاً ارشاد خداوندی ہے۔ نؤتها اجرها مرتين [illegible] ہم انہیں دوگنا اجر عطا فرمائیں گے۔ مفسر قرآن علامہ آلوسی فرماتے ہیں۔

فان ظاهرها التعقيب بلا مهلة و حكم الشيء يعقبه بلا فصل

(تفسیر روح المعانی جلد ۲ صفحہ ۱۳۵)

☆ مفسر قرآن علامہ احمد بن محمد صاوی [illegible] کے تحت لکھتے ہیں

والمعنى فان ثبت طلاقها في مرة او مرات فلا تحل له كما اذا قال لها انت طالق ثلاثا او البتة وهذا هو المجمع عليه و اما يقولون بان الطلاق الثلاث في مرة واحدة لا يقع الا طلقة فلم يعرف الا لابن تيمية و قد رد عليه ائمة مذهبه حتى قال العلماء انه الضال المضل و نسبتها للامام اشهب من ائمة المالكية باطلة (تفسیر صاوی جلد ۱ صفحہ ۱۰۰) یعنی اگر تین طلاقیں ثابت ہو جائیں چاہے یک مرتبہ دی گئی ہوں یا علیحدہ علیحدہ دی گئی ہوں ہر صورت وہ عورت اس خاوند پر حرام ہو جائے گی جیسے کوئی خاوند اپنی بیوی کو کہہ دے کہ تجھے تین طلاقیں، تو اس مسئلہ پر اتفاق ہے کہ وہ تین طلاقیں ہی شمار ہوں گی اور یہ قول کہ اکٹھی تین طلاقیں دی ہوں ایک ہی شمار ہوگی یہ صرف ابن تیمیہ کا قول ہے اور ابن تیمیہ جو کہ حنبلی کہلاتا تھا اس کے اپنے حنبلی علماء نے ہی اس کے قول کو رد کر دیا ہے حتی کہ علماء نے کہا ہے کہ ابن تیمیہ خود بھی گمراہ تھا اور لوگوں کو گمراہ کرنے والا تھا اور اس قول کی نسبت مالکی امام اشہب کی طرف کرنا بھی غلط ہے۔

نیز وقت علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی لکھتے ہیں۔ جمع المطلقين
ثلاث تطليقات بلفظ واحد او بالفاظ مختلفة في طهر
واحدة حرام بدعة مع ثم خلاف لنك غير لانه يقول لا باس
به لكنهم جمعوا على انه من قال لامرأته انت طالق يقع ثلاثا
بالاجماع (تفسیر مظہری جلد ۱ صفحہ ۳۰۰) [illegible]
[illegible]

☆ نیز ساتویں صدی کے محدث و مفسر امام ابی عبداللہ محمد بن احمد القرطبی اس آیت کے تحت لکھتے ہیں اتفق ائمة الفتوى على ايقاع الطلاق الثلاث في كلمة واحدة وهو قول جمهور السلف (تفسیر قرطبی جلد ۳ صفحہ ۲۹) یعنی فتویٰ کے اماموں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ایک ہی کلمے سے تین طلاقیں دے دی جائیں تو تین طلاقیں ہی واقع ہو جاتی ہیں اور جمہور سلف صالحین کا یہی قول ہے [illegible]

☆ نیز آپ فرماتے ہیں والمشهور عن الحجاج بن ارطاة و جمهور السلف والائمة انه لازم واقع ثلاثا ولا فرق بين ان يوقع ثلاثا مجتمعة في كلمة او متفرقة في كلمات (تفسیر قرطبی ۱۲۹/۳) [illegible]

☆ [illegible] اخبر رسول الله ﷺ عن رجل طلق امرأته ثلاث تطليقات جميعا فقام غضبانا ثم قال ايلعب بكتاب الله عز وجل وانا بين اظهركم (نسائی جلد ۲ صفحہ ۹۹، مشکوۃ صفحہ ۲۸۴، بلوغ المرام صفحہ ۲۲۷، جوہر النقی جلد ۷ صفحہ ۳۳۳، زاد المعاد جلد ۴ صفحہ ۳۳، فتح الباری جلد ۹ صفحہ ۲۹۶، ۲۹۸ وغیرہ) [illegible]

اسی طرح صحابی رسول جناب عویمر عجلانی نے جناب رسول اللہ ﷺ کے سامنے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں تو جناب رسول اللہ ﷺ نے ان تینوں طلاقوں کو قائم رکھا اور ان میں جدائی کرا دی چنانچہ حدیث شریف کے الفاظ ہیں فطلقها ثلاثا قبل ان يأمره رسول الله ﷺ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۷۹۰، [illegible] ۳۰۵، دارمی صفحہ ۲۸۷، بلوغ المرام صفحہ ۲۵۵، موطا امام مالک صفحہ ۲۰۶، نسائی جلد ۲ صفحہ ۱۰۰، بیہقی جلد ۷ صفحہ ۳۲۸، مشکوۃ صفحہ ۲۸۴، روح المعانی جلد ۲ صفحہ ۱۳۶، زاد المعاد جلد ۴ صفحہ ۵۵، فتح الباری جلد ۹ صفحہ ۳۰۰، ۳۷۹ وغیرہ)

[illegible] حدیث کے الفاظ ہیں۔ لقد طلق عويمر ثلاثا بين يدي النبي ﷺ ولو كان ذالك محرما لنهاه عنه (بیہقی شریف جلد ۷ صفحہ ۳۲۹ [illegible]) عن سهل بن سعد في هذا الخبر قال فطلقها ثلاث تطليقات عند رسول الله ﷺ فانفذه رسول الله ﷺ وكان ما صنع عند النبي ﷺ سنة قال سهل حضرت هذا عند رسول الله ﷺ فمضت السنة بعد في المتلاعنين ان يفرق بينهما (ابوداؤد جلد ۱ صفحہ ۳۰۶) بخاری شریف کے حاشیہ میں اس حدیث کے تحت لکھا ہے۔ اجيب بان الاحتجاج به من كونه النبي ﷺ لم ينكر عليه ايقاع الثلاث مجموعة فلو كان ممنوعا لانكره (حاشیہ جلد ۲ صفحہ ۷۹۱، سنن الکبری جلد ۷ صفحہ ۳۲۸)

اسی طرح جناب رسول اللہ ﷺ کے ظاہری زمانہ اقدس میں جناب [illegible] نے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دے دیں تو جناب رسول اللہ ﷺ نے اس طلاق کو نافذ [illegible]

جدا کرادی چنانچہ حدیث کے الفاظ ہیں۔ طلق امرأته فاطمة بنت قیس عنی عهد رسول الله ﷺ ثلاث تطلیقات فی کلمة واحدة فابانها منه النبی ﷺ (تفسیر ... جلد ... صفحہ ...
[illegible]
[illegible]
طلاقیں ... [illegible]

☆ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] الیمن فاجاز ذالک رسول الله ﷺ (... جلد ... صفحہ ... تفسیر روح معانی جلد ۲ صفحہ ۱۳۸)

☆ علامہ ابن اثیر جزری اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں۔ وهذا يتمسك به من يرى جواز ايقاع الطلاق الثلاث دفعة واحدة لعدم الانكار من النبی ﷺ الا انه يحتمل ان يكون قوله طلقها ثلاثا ای وقع صنعة يتم بها الثلاث ... (... جلد ... صفحہ ...)
یعنی اس حدیث سے یکبارگی تین طلاقوں کے واقع ہوجانے پر استدلال کیا گیا ہے کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس پر انکار نہیں فرمایا اور آپ کا انکار نہ فرمانا اس بات پر محمول ہے کہ یکبارگی دی ہوئی تین طلاقیں تین ہی واقع ہوتی ہیں۔

☆ اسی طرح جب جناب عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد نے اپنی بیوی کو ... "تجھے ایک ہزار طلاق" تو ... جناب رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور واقعہ عرض کر کے اس کے متعلق جناب ﷺ کا حکم حاصل کرنا چاہا تو آپ ﷺ نے فرمایا جب تمہارے باپ نے طلاق دیتے ہوئے خدا کا خوف نہیں کیا (اور سنت طریقہ اختیار نہیں کیا) تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے اس مشکل سے نکلنے کی کیا صورت فرمائے اس کی بیوی تو تین طلاقوں سے اس سے جدا ہو گئی جبکہ اس کا یہ طریقہ سنت کے خلاف ہے اور باقی ۹۹۷ فضول طلاقوں کا گناہ اس کی گردن پر ہے۔ حدیث کے الفاظ ہیں یا رسول الله ان ابانا طلق امنا الفا فهل له من مخرج فقال ان اباكم لم يتق الله فيجعل له من امره مخرجا ... بثلاث على غير السنة و تسع مائة و سبعة و سبعون اثم في عنقه (... تفسیر ... جلد ... صفحہ ۲۲۳) ... یہ بھی امر ہے کہ جس شخص نے ہزار طلاقیں دی تھیں ... ایک طلاق علیحدہ علیحدہ نہیں دی تھی ورنہ تو ۱۰۰۰ ... اس سال چار ماہ تک طلاقیں ہی دیتا رہا ہوگا ... اور پھر اس وقت تک تو اس کی بیوی بھی
[illegible]
[illegible]
طلاقیں ... [illegible]

☆ اسی طرح جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ اگر میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں (اکٹھی) دے دوں تو کیا میرے لئے جائز ہے کہ میں پھر اس سے رجوع کر لوں آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔ اس طرح تو وہ تجھ سے جدا ہو جائے گی لیکن (اکٹھی تین طلاقیں دینا) گناہ ہے۔ حدیث کے الفاظ ہیں۔ لو انی طلقتها ثلاثا كان يحل لى ان ارجعها؟ قال لا كانت تبين منك و تكون معصية (دار قطنی جلد ۲ صفحہ ۳۱) اس سے لازماً اکٹھی تین طلاقیں ہی مراد ہیں ... ورنہ علیحدہ علیحدہ طلاقیں دینے کا مسئلہ کسی ... جیسے جلیل القدر صحابی کو معلوم نہ تھا۔

☆ یہ روایت امام بیہقی نے بھی اپنی سنن میں نقل کی ہے روایت کے الفاظ ہیں فقال النبی ﷺ یا ابن عمر لو طلقتها ثلاثا كانت تبين منك و تكون معصية (سنن الکبریٰ جلد ۷ صفحہ ۳۳۰)

☆ اسی طرح امام بیہقی روایت نقل فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے اور جناب امام حسن ان کی جگہ مسند خلافت پر متمکن ہوئے تو جناب امام حسن کی بیوی حضرت عائشہ خثعمیہ نے آپ کو خلیفہ بننے پر مبارکباد پیش کی تو آپ نے فرمایا میرے والد شہید ہو گئے ہیں اور تو مجھے مبارکباد دے رہی ہے جا چلی جا۔ تجھے تین طلاقیں۔ چنانچہ وہ وہاں سے چلی گئیں اور اپنی عدت گزارنے لگیں چنانچہ جناب امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے پاس حق مہر کی بقیہ رقم اور مزید دس ہزار روپے بھیجے

[illegible]

[illegible]

سمعت جدی وحدثنی ... طلق امرأته ثلاثا ... حتی تنکح زوجا غیره [illegible]

[illegible]

على منعمة للنبي [illegible]

[illegible]

... تين طلاقيں ايک ہی ... [illegible]

[illegible]

الطلاق سمعت رسول الله ﷺ يقول ايما رجل طلق امرأته ثلاثا عند كل طهر تطليقة او عند راس كل شهر تطليقة او طلقها ثلاثا جميعا لم تحل حتى تنكح زوجا غيره

(دارقطنی جلد ۴ صفحہ ۲)

☆ یہ جناب انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جناب معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ جناب ﷺ سے مجھ سے فرمایا

[illegible]

[illegible] فلا تطلقها ... ثلاثا في طهر واحد [illegible]

[illegible]

واحدة ... ثلاثا [illegible]

[illegible]

... قال الائمة وعامة العلماء ان الطلاق الثلاث بلفظ واحد يقع ثلاثا وان كان بدعيا . وان من نقل عنه من الصحابة والتابعين ان الطلاق الثلاث بلفظ واحد يقع واحدة انما كان قبل علمهم بالناسخ والانعقاد الاجماع على وقوع الثلاث وبعد ذالک لم يصح النقل عن احد انه خالف في ذالک. (فتح الملک المعبود تکملہ المنہل العذب المورود شرح ... [illegible])

[illegible] ... فيقع على الثلاث مجموعا ومفرقا ولا يجوز ان يخص بهذه الآية بعض ذالک دون بعض بغير نص (تکملہ ابن حزم ... جلد ۹ صفحہ ۳۹۲) یعنی تین طلاقیں اکٹھی دی جائیں یا علیحدہ علیحدہ واقع ہو جاتی ہیں ... آیت کو بغیر کسی دلیل کے خاص نہیں کیا جا سکتا۔

☆ ... باب ان طلق بكلمة واحدة ثلاثا او اكثر . مالک انه بلغه ان رجلا قال لعبد الله بن عباس ... عرض کیا ... عبداللہ بن

[illegible]
ہیں گفت اور عبداللہ بن عباس مطلقہ شد از تو بسہ طلاق و تو دو ہفت تمسخر کردی
آں آیات خدائے تعالیٰ را۔ مالک انه بلغه ان رجلا جاء به الی
عبد الله بن مسعود [illegible] مردے آمد پیش عبداللہ بن مسعود و بگفت ہر
آئینہ من طلاق دادم زن خود را ہشت تطلیقہ۔۔۔ و حاصل کلام آنست کہ در
صورت اشتباہ و حرمت غالب می آید (مصفی شرح موطا مالک و مسوی جلد ۲
[illegible] تین یا اس سے بھی زیادہ طلاقیں اکٹھی دی جانے کا بیان
جناب شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نقل فرماتے ہیں کہ امام مالک فرماتے ہیں
ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن عباس سے عرض کی کہ میں نے اپنی بیوی کو
سو طلاقیں [illegible] متعلق آپ کیا فرماتے ہیں تو جناب
عبداللہ بن عباس نے فرمایا تیری بیوی تو تین طلاقوں ہی سے مطلقہ ہو گئی تھی
[illegible]
[illegible]
مسئلہ پوچھا تھا کہ میں نے اپنی بیوی کو آٹھ طلاقیں اکٹھی دے دی ہیں اس
کے متعلق کیا حکم ہے تو جناب عبداللہ بن مسعود نے بھی ان اکٹھی دی گئی
طلاقوں کے موثر ہونے کا ہی حکم فرمایا تھا۔ ان تمام معتبر روایات سے روز
[illegible] ﷺ کا فیصلہ [illegible]
کہ یکدم تین طلاقیں دینا بدعت ہے، گناہ ہے، اللہ اور اس کے رسول کی
ناراضگی کا سبب ہے اور خلاف سنت ہے لیکن اگر کوئی سنت کو چھوڑ کر بدعت
[illegible] تینوں ہی شمار ہوں
گی اور اس کی بیوی اس سے جدا ہو جائے گی اور بغیر قرآنی حلالہ کے وہ پہلے
خاوند سے نکاح نہیں کر سکتی اور معتبر تفاسیر سے بھی ثابت ہوا کہ اللہ کے
قرآن سے بھی یہی مستنبط ہوتا ہے مخالف حضرات اپنے دعویٰ پر دلیل پیش
کرتے ہیں کہ "حضور ﷺ اور حضرت سیدنا صدیق اکبر اور حضرت عمر
فاروق کے ابتدائی دور میں یکدم دی ہوئی تین طلاقیں ایک ہی شمار ہوتی
تھیں" اس روایت کی وضاحت کرنے سے پہلے ہم اتنا پوچھنا اپنا حق سمجھتے
ہیں کہ [illegible] دور صدیقی میں یکدم دی ہوئی تین طلاقوں کو ایک
ہی شمار کیا جاتا ہے اور بعد میں جناب عمر فاروق نے ان کو تین قرار دے دیا
تو ارشاد فرمائیں کہ جناب عمر فاروق نے سنت نبوی میں یہ ترمیم کر کے سنت
کا خلاف تو نہیں کیا تھا؟ اگر کیا تو وہ کیسے؟ اور اگر یہی بات آج ہم کہیں تو
قرآن و سنت کا فرضی نام لے کر ہم پر طرح طرح کے فتوے جڑے جاتے

[illegible]
بات وہی عقیدہ جناب عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ثابت ہو رہا ہے تو
جناب کا حضرت فاروق کے بارے میں کیا فتویٰ ہے؟ اگر جب جناب عمر
[illegible] آپ کے خیال کے مطابق فیصلہ مصطفوی میں یہ تغیر یا معاذ اللہ
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
متعلق آپ کا کیا فتویٰ ہے؟ [illegible] جناب عمر فاروق [illegible]
عبداللہ بن عباس، جناب عمرو بن العاص وغیرہم جیسے جلیل القدر صحابہ کرام
اور جو تابعین کرام، تبع تابعین کرام، محدثین و مفسرین کرام یکبارگی تین
طلاقوں کو تین ہی شمار کرتے ہیں ان سب اکابرین اسلام نے قرآن و سنت
[illegible]
[illegible]
قرار دیتا ہے اس پر کیا شرعی فتویٰ ہوگا؟ اور پھر یہ ابن عباس کی موقوف
روایت ہے تعجب ہے کہ حضرت عمر فاروق کے فتوی پر عمل نہیں کر رہے اور
ابن عباس کی موقوف روایت پر عمل کیا جا رہا ہے اگر کہیں کہ اس کی تصدیق
[illegible]
کہ آپ کا حرام فیصلہ نبوی کس درجہ میں آتا ہے البتہ [illegible] عرض ہے
کہ ہم سے ہر بات پر دن رات بخاری مسلم کا مطالبہ کیا جاتا ہے کیا اس
معاملہ میں بخاری مسلم ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ یعنی مکمل صحاح ستہ
[illegible]
رہے ہیں اگلے مقابلے میں کوئی ان کے درجہ کی ایک ہی حدیث پیش کی
ہوتی۔ ہم سے ہمیشہ بخاری کا مطالبہ اور اپنے لئے مسند احمد کا سہارا؟ بات
قابل غور ہے "کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے" ہٹ چھوڑ دیجئے اور
انصاف [illegible] بخاری [illegible] اب تک اس مسئلہ کے متعلق
صحاح ستہ کی صحیح احادیث [illegible] یقیناً یہ فیصلہ [illegible] قرآنی [illegible]
فرمان مصطفوی کے [illegible] مطابق ہے اور جناب ابن عباس کا یہی فتویٰ تھا
جو آپ بتا رہے ہیں تو جو باقی سینکڑوں مقامات پر جناب ابن عباس سے
اس کے خلاف روایتیں ہیں ان کا کیا جواب ہوگا؟ فاعتبروا یا اولی الابصار

☆ ☆ ☆

[illegible]

اثبات رفع الیدین کے دلائل کا تجزیہ

قسط 2

امام مالک نے اس حدیث کو قبول کرنے سے انکار کر دیا

حضرت ابن عمر کی اس روایت میں شدید اختلاف کی بناء پر حضرت امام مالک (جو اس حدیث کے راوی ہیں) نے اس حدیث [illegible] انکار [illegible] شروع [illegible] رفع یدین کا موقف اختیار کیا ہے۔ ملاحظہ ہو!

۱۔ علامہ [illegible] لکھتے ہیں

اصحاب [illegible] نے بیان کیا ہے کہ لم یاخذ به مالک [illegible]
یعنی امام مالک علیہ الرحمۃ نے اس پر عمل نہیں کیا۔

۲۔ حافظ ابن رشد مالکی لکھتے ہیں

حضرت امام مالک نے حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت براء [illegible] رفع یدین والی روایت کی وجہ سے صرف [illegible] شروع [illegible] اہل مدینہ کا عمل حدیث ابن عمر پر نہیں ہے۔ [illegible] امام مالک نے رفع یدین چھوڑ [illegible] معلوم ہوا صرف امام مالک نے ہی اس روایت [illegible] اہل مدینہ بھی اس روایت پر عمل نہیں کرتے تھے۔

۳۔ علامہ [illegible] لکھتے ہیں

مالکیوں [illegible] شروع میں رفع یدین [illegible] مستحب ہے [illegible] مقامات پر رفع یدین مکروہ ہے۔ الفقہ علی المذاہب [illegible] (۲۵۰)

۴،۵۔ امام نووی نے شرح مسلم [illegible] ۱۶۸ اور [illegible] شرح بخاری [illegible] ۱۵/۱۰۷ اور قاضی شوکانی نے نیل الاوطار [illegible] ابن قاسم کی ترک رفع یدین کی روایت نقل کر کے [illegible] عن مالک [illegible] امام مالک سے سب سے زیادہ مشہور روایت یہی ہے

۶۔ علامہ ماردینی لکھتے ہیں

قرطبی نے شرح مسلم میں کہا ہے کہ امام مالک کا مشہور مذہب ترک رفع یدین ہے (الجوہر النقی [illegible])

۷۔ امام مالک کے شاگرد ابن القاسم لکھتے ہیں کان رفع الیدین عند مالک ضعیفا الا فی تکبیرۃ الاحرام یعنی امام مالک کے نزدیک [illegible] شروع [illegible] رفع یدین [illegible] ضعیف ہے۔ [illegible]

۸۔ امام مالک کے شاگرد امام محمد حضرت ابن عمر کی روایت نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں فاما رفع الیدین فی الصلوۃ فانه یرفع الیدین حذو الاذنین فی ابتداء الصلوۃ مرۃ واحدۃ ثم لا یرفع فی شیء من الصلوۃ بعد ذالک (موطا امام محمد ص ۹۰)
[illegible] شروع میں ایک بار کانوں کے برابر ہاتھ [illegible] [illegible] رفع یدین [illegible]

۹۔ خود امام مالک علیہ الرحمۃ واشگاف الفاظ میں [illegible] ہیں
لا اعرف رفع الیدین فی شیء من تکبیر الصلوۃ لا فی خفض و لا فی رفع الا فی افتتاح الصلوۃ (المدونۃ الکبری [illegible] ۱۶۸)
یعنی میں نماز کے شروع والے رفع یدین کے [illegible] کسی مقام پر رفع یدین کرنے کو پہچانتا بھی نہیں۔ [illegible] حدیث [illegible] روایت [illegible] امام مالک نے اس روایت کی حقیقت [illegible]

حضرت ابن عمر کا اپنا عمل

صحیح [illegible] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا اپنا فعل بھی [illegible] آپ صرف نماز کے شروع میں رفع یدین کرتے تھے
ملاحظہ ہو!

۱۔۔۔۔ بخاری و مسلم کے استاذ امام ابن ابی شیبہ روایت کرتے ہیں۔
حدثنا ابو بکر بن عیاش عن حصین عن مجاهد قال ما رأيت ابن عمر يرفع يديه الا فی اول ما يفتتح (مصنف ابن ابی

نمبر ۲۳۷،

یعنی امام مجاہد فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر کو دیکھا وہ صرف نماز شروع کرتے وقت رفع یدین کرتے تھے (اس روایت کے تمام راوی بخاری اور مسلم کے راوی ہیں)

۲......امام طحاوی نے بھی اس روایت کو نقل کیا ہے۔ اس میں یہ الفاظ ہیں کہ میں نے ابن عمر کے پیچھے نماز پڑھی وہ صرف ابتداء میں رفع یدین کرتے تھے۔ (طحاوی شریف ۱/۹۳)

۳۔ امام شافعی کے استاذ امام محمد علیہ الرحمۃ نے اس روایت کو حضرت ابن عمر کے دوسرے شاگرد عبد العزیز بن حکیم کے حوالے سے ذکر کیا ہے۔ (موطا امام محمد ص ۹۳)

۴۔ امام زیلعی نے ایک روایت عطیہ عوفی سے نقل کی ہے کہ حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم صرف نماز کے شروع میں رفع یدین کرتے تھے۔ (نصب الرایہ ۱/۴۰۰)

ایک روایت کو امام زیلعی نے نصب الرایہ میں پر بھی نقل کیا ہے۔ حضرت ابن عمر نماز میں رفع یدین کو بدعت قرار دیتے تھے۔

آپ کے الفاظ ہیں۔

۱......ان رفعکم ورفع ایدیکم فی الصلوۃ واللہ انہا لبدعۃ

رفع یدین کے متعلق حضرت ابن عمر کا فتویٰ

۲۔ یہی روایت الکامل لا بن عدی ص ۹ پر بھی موجود ہے

(میزان الاعتدال ۱/۲۷۸ ترجمہ نمبر ۱۱۰)

حضرت ابن عمر کے شاگرد حضرت امام شعبی کا عمل

امام شعبی علیہ الرحمۃ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں، تقریباً ڈیڑھ سال تک آپ سے فیض لیتے رہے۔ (بخاری ۲/۱۰۷۹، مسند احمد ۲/۸۴، ۱/۱۵۷، سنن کبریٰ ۹/۳۲۳) لیکن اتنا عرصہ آپ کے پاس رہنے کے باوجود وہ صرف نماز کے شروع میں رفع یدین کرتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۲۳۶)

اگر حضرت ابن عمر کا مسلک رفع یدین کرنے کا ہوتا تو آپ ضرور کرتے۔

علاوہ ازیں امام شعبی نے پانچ سو صحابہ کرام کی زیارت کی ہے۔

(کمال بر مشکوۃ ص ۶۰۰)

لیکن امام شعبی پھر بھی نماز کے شروع میں ہی رفع یدین کرتے تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے کسی صحابی کو اختلافی رفع یدین کرتے نہیں دیکھا۔

نتیجہ گفتگو: ساری بحث کا نتیجہ یہ نکلا کہ حضرت ابن عمر کی پیش کردہ روایت میں سخت اضطراب، بہت تعارض اور خاصا تضاد ہے..... کسی بھی صحیح

اور صریح روایت سے کسی ایک عمل کو ترجیح نہیں دی جا سکتی اور پھر جبکہ حضرت ابن عمر اور ان کے شاگردوں کا عمل اور خود بخاری کے راویوں کا موقف بھی اس روایت کے برخلاف ہو حدیث کا راوی بہتر جانتا ہے کہ اس کی بیان کردہ حدیث کی مراد کیا ہے اور گھر والا خوب جانتا ہے کہ اس کے گھر میں کیا ہے

حدیث ابن عمر کے متعلق محدثین کا فیصلہ

۱ امام طحاوی علیہ الرحمۃ نے اسی لئے کہا تھا

فھذا ابن عمر قد رای النبی ﷺ یرفع ثم ترک ھو الرفع بعد النبی ﷺ فلا یکون ذلک الا قد ثبت عندہ النسخ ما قد کان رای النبی ﷺ فعلہ وقامت الحجۃ علیہ ذالک (طحاوی شریف ۱/۹۳)

یعنی یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں جنہوں نے نبی کریم ﷺ کو رفع یدین کرتے دیکھا پھر آپ نے اس کو ترک کر دیا۔ انہوں نے رفع یدین اس لئے ترک کیا کہ ان کے پاس اپنی روایت کے منسوخ ہونے کا ثبوت ﷺ تھا۔ آپ کے اس عمل سے رفع یدین کرنے والوں پر حجت قائم ہو گئی ہے۔

۲......حافظ ابن حجر عسقلانی رفع یدین کرنے اور نہ کرنے کی یہ دونوں حدیثیں لکھنے کے بعد فرماتے ہیں:

ان الجمع بین الروایتین ممکن و ھو انہ لم یکن یراہ واجبا ففعلہ تارۃ و ترکہ اخریٰ. (فتح الباری ص ۲/۱۷۱)

یعنی دونوں روایتوں کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت ابن عمر کے نزدیک رفع یدین کرنا ضروری نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے ایک بار کیا اور دوسری بار چھوڑ دیا۔

نوٹ مولوی محمد بن اسماعیل بخاری غیر مقلد نے حضرت ابن عمر کی مرویات میں بھی تطبیق دی ہے ملاحظہ ہو (سبل السلام شرح بلوغ المرام ص ۲۵۸)

وہابیوں کا ایک دھوکہ کہ حضرت ابن عمر کی تمام روایات میں زہری نے ہیں تحدیث کی صراحت کر رہے ہیں اور وہابی محدث عبد الرحمن مبارکپوری نے لکھا ہے کہ یہ حدیث کیسے صحیح ہو سکتی ہے کیونکہ اس کی سند میں زہری ہے اور وہ مدلس ہے اس نے عن کیساتھ روایت کی ہے۔ (ابکار المنن ص ۹۱)

لہذا وہابیوں کو اس روایت کو پیش کرنے سے توبہ کر لی چاہئے کیونکہ یہ روایت ان کے اصول کے مطابق ضعیف ہے۔

(جاری ہے)

☆ ☆ ☆

مردود کہیں کا

(ختم نبوت کے حوالے سے ایک حیرت انگیز تحریر)

(فاتح مرزائیت محمد طاہر رزاق)

چوہدری اللہ بخش اپنے گاؤں کا نمبردار تھا۔ پانچ مربع زمین کا مالک تھا۔ خدا تعالیٰ نے پانچ ہی بیٹوں سے نوازا تھا۔ اس کی زندگی بڑے ٹھاٹھ سے گزر رہی تھی۔ پورے گاؤں میں اس کا بڑا احترام کیا جاتا تھا۔ پنچایت میں اس کے فیصلے کو آخری فیصلہ مانا جاتا تھا۔ ایک دن چوہدری اللہ بخش اپنی بڑی بیٹی سے ملنے ضلع جھنگ کے قصبہ اٹھارہ ہزاری گیا۔ جب ہفتہ بھر واپس نہ آیا تو گھر والوں کو سخت تشویش ہوئی۔ بڑا بیٹا باپ کا پتہ کرنے بہن کے گھر پہنچا اور حیرت کے مارے اس کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔ جب اس کی بہن نے اسے بتایا کہ ابا جان تو ہمارے گھر آئے ہی نہیں۔ چوہدری کی بیٹی غم کے مارے بدحال ہو گئی۔ وہ وہیں اسی وقت اپنے بھائی کے ساتھ میکے کے گھر آ گئی۔ چوہدری کا گھر غم کدہ بنا ہوا تھا۔ بچے رو رہے تھے۔ بیوی پر سکتہ طاری تھا۔ چوہدری کے گم ہونے کی خبر سارے گاؤں میں پھیل گئی اور سارا گاؤں چوہدری کے گھر دوڑ آیا۔ گاؤں کے بزرگ چوہدری کی گمشدگی پر مختلف خدشات کا اظہار کر رہے تھے کوئی کہہ رہا تھا کہ اسے کسی نے قتل کر دیا ہو لیکن دوسرا اس کی سوچ کو یہ کہہ کر ختم کر دیتا کہ چوہدری کی تو کسی سے کوئی دشمنی نہ تھی۔ کوئی کہتا کہ کہیں اسے اغوا برائے تاوان نہ کر لیا گیا ہو۔ لیکن دوسرا اس کی بات کو یہ کہہ کر رد کر دیتا کہ اگر کسی نے اغوا برائے تاوان کیا ہوتا تو وہ ضرور اغوا کنندہ رقم کا مطالبہ کرتا۔ گاؤں کے لوگوں کو اس بات کا سب سے شدید خدشہ تھا کہ وہ کہیں حادثہ کا شکار نہ ہو گیا ہو۔ اس لیے گاؤں کے ایک بزرگ نے آٹھ نو جوانوں کو ڈیوٹیاں لگائیں کہ وہ مختلف شہروں اور ہسپتالوں اور تھانوں سے رابطہ کریں۔ گاؤں کے نوجوان حاصل کردہ ہدایات لے کر مختلف شہروں کے ہسپتالوں اور تھانوں میں پھرتے رہے لیکن چوہدری اللہ بخش کا کوئی سراغ نہ ملا۔

چوہدری کو گم ہوئے ایک مہینہ گزر چکا تھا۔ ایک روز صبح گاؤں کے لوگ اپنے کھیتوں میں کام میں مگن تھے۔ عورتیں مردوں کا ہاتھ بٹا رہی تھیں۔ بھینسیں گاؤں کے تالاب میں نہا رہی تھیں۔ سکول جانے والے بچے اپنے بستے گلے میں لٹکائے سکول کی جانب رواں دواں تھے کہ گاؤں کے کچھ بچے بھاگے بھاگے شور مچاتے چوہدری کے گھر داخل ہوئے۔ وہ اونچی اونچی آواز میں کہہ رہے تھے۔

"چوہدری آ گیا ہے، چوہدری آ گیا ہے"۔

یہ خوش کن آواز کانوں میں پڑتے ہی چوہدری کے بیوی بچے گلی کی جانب بھاگ اٹھے اور اچانک وہ کیا دیکھتے ہیں کہ واقعتاً چوہدری چلا آ رہا ہے۔ خوشی کے انہیں اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔ انہوں نے دیکھا کہ چوہدری کے ساتھ ایک لمبی داڑھی والا بزرگ شخص بھی چلا آ رہا ہے۔ سب بچے دوڑے اور باپ سے لپٹ گئے۔ سب کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو تھے جو بے تحاشا بہے جا رہے تھے۔ چوہدری کی آمد کی خبر پورے گاؤں میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی اور لوگ اپنے کام کاج وہیں چھوڑ کر چوہدری کو دیکھنے کے لئے جمع ہو گئے۔ سب حیرت اور خوشی کے ملے جلے جذبات سے چوہدری کو دیکھتے اور بغل گیر ہو جاتے۔ لوگ چوہدری کے ساتھ آنے والے بزرگ کو دیکھ کر حیران ہوتے جس کی عمر سو سال کے لگ بھگ تھی لیکن صحت بہت اچھی اور اعصاب مضبوط تھے اور جو بھی غور سے دیکھتا یہی سمجھتا کہ یہ بزرگ کوئی ہوشیار آدمی محسوس ہوتا تھا۔ گھر والوں نے چوہدری سے پوچھا ابا جان آپ کہاں رہے اور کیا حال ہو گیا؟ تم اتنے دن کہاں رہے ہو؟

یہ بزرگ کون ہے؟ چوہدری نے کہا کہ یہ بزرگ میرے محسن ہیں اور میں کہانی کی تفصیل کل صبح مسجد میں سناؤں گا۔ اگلے دن چوہدری نے پورے گاؤں کی دعوت کی، بکرے پکائے گئے۔ چوہدری کی حویلی کو خوب سجایا گیا۔ حویلی لوگوں سے بھری ہوئی تھی۔ ایک کرسی پر چوہدری بیٹھا ہوا تھا اور اس کے ساتھ والی ایک بڑی سی کرسی پر وہ بزرگ بیٹھا تھا۔ چوہدری نے سب لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ میں کہاں گیا تھا اور میرے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا۔ اس نے کہا "میں اپنی بچی سے ملنے بس میں سوار اٹھارہ ہزاری جا رہا تھا۔ میری خوش قسمتی کہ بس میں میری ساتھ والی نشست پر یہ بزرگ تشریف فرما تھے۔ ان کا میرے ساتھ بیٹھنا میری خوش بختی کا باعث بن گیا۔ انہوں نے میرے مقدر کو بدل دیا۔ انہوں نے مجھے جہنم سے بچایا۔ دوران سفر انہوں نے مجھے بتایا کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور ان کی قبر کشمیر میں ہے۔ احادیث نبوی میں جس مسیح موعود کے نزول کا بتایا گیا ہے، وہ مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ جس کا ظہور قادیان میں ہوا۔ ..... اور وہی امام مہدی ہیں۔ انہوں نے مجھے نصیحت فرماتے ہوئے کہا کہ اگر تم اپنے ایمان کی سلامتی چاہتے ہو تو اس مسیح موعود اور امام مہدی کے دامن سے وابستہ ہو جاؤ۔ یہ مجھے ساتھ لے کر ربوہ چلے گئے اور میں نے مسیح موعود کے خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور پھر مجھے تعلیم و تربیت کے لئے ایک مہینہ ربوہ میں روک لیا گیا تاکہ مرزا غلام احمد قادیانی کی تعلیمات میرے ذہن میں راسخ ہو جائیں۔ ایک مہینے میں میری تعلیم و تربیت کا بھرپور اہتمام کیا گیا۔ دوستو! یہ بزرگ میرے محسن ہیں۔ میں ساری زندگی ان کے احسانات کا بدلہ نہیں دے سکتا۔ اگر یہ مجھے نہ ملتے تو میری آخرت برباد ہو جاتی اور میں جہنم کا ایندھن بن جاتا۔ میں نے آج یہ محفل اس لئے سجائی ہے اور ان بزرگوں کو اس ضعیف العمری میں تکلیف دے کر اس لئے ساتھ لایا ہوں کہ مجھے تمہاری آخرت کی بھی فکر ہے۔ آخر تم سب میرے دوست اور عزیز و اقارب ہو۔ لہٰذا میں دل کی اتھاہ گہرائیوں سے تم سے التماس کرتا ہوں کہ تم مرزا قادیانی کی مسیحیت، مہدویت اور نبوت پر ایمان لے آؤ۔ اگر کوئی بھی شبہات ہوں تو جوابات کے لیے یہ بزرگ حاضر ہیں۔ جنہوں نے اپنی آنکھوں سے مرزا صاحب کی زیارت کی ہے اور ان کے ساتھ اپنی زندگی کا ایک حصہ گزارا ہے اور یہ ان کی نبوت کے عینی شاہد ہیں"۔ گاؤں کے لوگ اگرچہ غریب تھے اور چوہدری کے کئی احسانوں کے زیر بار بھی، لیکن چوہدری کی اس کفریہ اور بے ہودہ تقریر نے ان کے تن بدن میں آگ لگا دی۔ انہوں نے چوہدری پر بے شمار لعنتیں بھیجیں اور اس کے بزرگ پر بھی لعن طعن کی اور وہیں پر چوہدری کے سوشل بائیکاٹ کا اعلان کیا۔ گاؤں کے علماء نے چوہدری کو مرتد قرار دے دیا۔ چوہدری کے بیوی بچوں نے اس سے تعلق ختم کر لیا اور اسے گھر سے نکال دیا۔ اس کے دوستوں نے اس سے یارانے توڑ لیے۔ وہ لوگ جو چوہدری کو کبھی اپنی پلکوں پہ بٹھاتے تھے، اب اس سے بات کرنے کو بھی تیار نہیں تھے۔ چوہدری گھر بار چھوڑ اپنے مربعوں پر چلا گیا اور وہاں ایک مکان بنا کر قادیانی بزرگ کے ساتھ رہنے لگا۔ وہ صبح شام قادیانی بزرگ کی خدمت میں مست رہتا۔ اس کی ٹانگیں دباتا، اس کی مالش کرتا، اس کے کپڑے انتہائی

عقیدت سے اپنے ہاتھوں سے اس کے جوتے پالش کرتا۔ اس کے لئے بازار سے بہترین سے بہترین فروٹ لاتا۔ اس کے لئے اچھے سے اچھے کھانے پکاتا جو شاید کسی رئیس کے دسترخوان پر بھی موجود نہ ہوتے ہوں۔ قادیانی بزرگ بھی کھانوں کو یوں صاف کرتا جیسے بکری چوکر کو صاف کرتی ہے۔

ایک دن چوہدری نے قادیانی بزرگ کے لئے چار مختلف کھانے پکائے اور قادیانی بزرگ نے کھانے کا حق ادا کر دیا۔ قادیانی بزرگ پیٹ کا مٹکا منہ تک بھرنے کے بعد چارپائی پر سو گیا۔ آدھی رات کو اس پر ہیضے نے حملہ کر دیا اور چونکہ اسے پاخانے اور الٹیاں آ رہی تھیں، وہ صبح سے پہلے ہی موت کا شکار ہو گیا۔ چوہدری اس کی موت پر آٹھ آٹھ آنسو رویا۔ اس نے اس کی لاش پر یوں بین کیے جیسے اس کے پانچ بیٹے اکٹھے فوت ہو گئے ہوں۔ اس نے اس کی غلاظتیں اپنے ہاتھوں سے صاف کیں، اسے نہلایا اور دھو کر مارکین کا کفن پہنایا اور اپنے ہاتھوں سے قبر کھود کر اسے گاؤں کے قبرستان میں رات کو دفن کر دیا۔ صبح اٹھتے ہی چوہدری شہر چلا گیا اور وہ دس تازہ گلاب کے پھول لے آیا اور سارے پھول قادیانی بزرگ کی قبر پر چڑھا دیئے۔ قبر دیکھنے میں یوں محسوس ہوتی جیسے پھولوں کا پہاڑ ہو۔ اس کے بعد چوہدری نے ان پھولوں پر بہترین خوشبویات چھڑکیں جن سے سارا قبرستان مہک اٹھا۔ گاؤں کے چند چرواہے جب اپنی بھینسیں چراتے ہوئے قبرستان سے گزرے تو چوہدری نے انہیں دیکھ کر ان سے کہا، "دیکھو یہ قبر مرزا صاحب کے "صحابی" کی قبر ہے۔ دیکھو یہ کتنی حسین اور دلنشین ہے۔ دیکھو اس سے کتنی خوشبوؤں کے قافلے اٹھ رہے ہیں۔ یہ قبر اوپر سے جتنی خوبصورت ہے اندر سے بھی اتنی ہی خوبصورت ہے۔ جس طرح اس قبر کے اوپر سے خوشبو کی ہوائیں اٹھ رہی ہیں۔ اسی طرح یہ قبر اندر سے مہک رہی ہے۔ مجھے یہ قبر دیکھ کر جنت کی یاد آ رہی ہے۔ بھلا جنت کی یاد کیوں نہ آئے اس میں ایک جنتی جو سو رہا ہے۔ آؤ جس نے دنیا میں جنت دیکھنی ہے اس کی قبر کو دیکھ لو... اور جو جنت میں جانا چاہتا ہے اس صاحب قبر سے تعلق پیدا کرے۔"

چرواہوں نے یہ باتیں آ کر گاؤں کے چوپال پر سنا دیں اور پھر یہ خبر پورے گاؤں میں گھوم گئی۔ رات کو گاؤں کے بڑوں کا اجلاس ہوا اور انہوں نے اس صورت حال پر خوب غور کیا۔ انہوں نے ڈپٹی کمشنر کو درخواست دی کہ ملکی قانون کے مطابق کوئی غیر مسلم مسلمانوں کے قبرستان میں اپنا مردہ دفن نہیں کر سکتا۔ ہمارے گاؤں کے قبرستان سے نکالا جائے۔ ڈپٹی کمشنر نے درخواست منظور کرتے ہوئے فوری طور پر قادیانی مردے کو مسلمانوں کے قبرستان سے نکالنے کا حکم جاری کر دیا۔ بڑی تعداد میں گاڑیوں میں سوار پولیس گاؤں کے قبرستان میں پہنچ گئی۔ تحصیلدار بھی ساتھ تھے۔ پورا گاؤں اور ارد گرد کے دیہاتوں سے ہزاروں مسلمان قبرستان میں پہنچے ہوئے تھے۔ چوہدری بھی لاش وصول کرنے کے لئے وہیں کھڑا تھا۔ وہ سخت غصہ میں تھا لیکن کچھ کر نہ سکتا تھا۔ اس نے غصہ میں گاؤں کے لوگوں سے کہا:

"دیکھنا ابھی میرے پیر و مرشد اور مرزا غلام احمد قادیانی کے "صحابی" کی قبر کھلے گی اور قبر سے ایسی خوشبوئیں نکلیں گی کہ فضائیں معطر ہو جائیں گی۔ خوشبو سے لدی ہوائیں ماحول پر ایک مستی طاری کر دیں گی۔ بدبختو! جنت تو تمہارے مقدر میں نہیں، آج دنیا میں جنت کی ٹھنڈی ہواؤں کو محسوس کر لو۔ جہنمیو! تمہاری آنکھوں کو تو بہشت بریں دیکھنا نہیں آج دنیا میں ہی جنت کا نظارہ کر لو۔"

موقع پر موجود تھانیدار نے چوہدری کو خاموش کرایا اور اس نے چار چوہڑوں کو حکم دیا کہ قبر کو کھول دو۔ قبر کھلنے کا منظر دیکھنے کے لئے لوگ قبر پر جھکے ہوئے تھے۔ سینکڑوں لوگ ارد گرد کے درختوں پر چڑھے ہوئے تھے۔ چوہڑوں نے قبر سے مٹی ہٹانا شروع کی۔ جب قبر سے مٹی ہٹائی گئی تو قبر سے بدبو کا ایک ایسا جھونکا نکلا کہ لوگوں کے دماغ پھٹنے لگے۔ شدت بدبو سے لوگوں کی آنکھوں سے پانی نکل آیا۔ بعض لوگ قے کرنے لگے۔ لوگ قبر سے دور ہٹنے لگے۔ ہر طرف سے توبہ توبہ کی صدا اٹھنے لگی۔ کئی لوگ خوف خدا سے رونے لگے۔ کمزور دل لوگ قبرستان سے بھاگ گئے۔ چوہدری کا بھی بدبو سے برا حال تھا۔ وہ بار بار قے کر رہا تھا۔ بدبو کی وجہ سے اس کی آنکھوں سے پانی نکل کر اس کے رخساروں پر بہہ رہا تھا اور شدت بدبو سے بچنے کے لئے اس نے اپنی ناک کو رومال سے زور سے پکڑ رکھا تھا۔ بدبو اور تعفن اتنا شدید تھا کہ چوہڑوں نے لاش نکالنے سے انکار کر دیا۔ لیکن جب ڈی سی صاحب نے چوہڑوں کو پانچ پانچ سو روپیہ انعام دینے کا وعدہ کیا تو چوہڑے راضی ہو گئے۔ انہوں نے جب باقی مٹی ہٹائی تو قبر سے بدبو کے ایسے ہولناک طوفان اٹھ رہے تھے کہ گاؤں کی عورتیں اپنے گھروں میں اس بدبو سے بے حال ہو رہی تھیں۔ چوہدری بھی بمشکل اپنے وجود کو سنبھالے قبر کے کنارے کھڑا تھا۔ چوہدری نے جب قبر میں جھانک کر دیکھا تو پوری قبر انتہائی خوفناک کیڑوں سے بھری پڑی تھی۔ جو بجلی کی سرعت سے ادھر ادھر بھاگ رہے تھے۔ جب چوہڑوں نے لاش کو قبر سے باہر نکالا تو چوہدری سمیت سینکڑوں لوگوں نے دیکھا کہ کیڑے نصف لاش ہضم کر چکے تھے، کیڑے لاش کی ناک سے داخل ہو کر منہ سے باہر نکل رہے تھے۔ کیڑوں نے ساری لاش میں اس طرح سوراخ کر رکھے تھے جیسے کسی بڑھئی نے ڈرل مشین سے سوراخ کیے ہوں۔ آدھی سے زیادہ زبان کھائی جا چکی تھی۔ پورے ہونٹ کیڑوں کی غذا بن چکے تھے اور نوکیلے دانت باہر نکلے ہوئے تھے۔ جسم اس طرح کالا ہو چکا تھا جیسے گرم سلاخوں سے داغا گیا ہو۔ پوری لاش سے انتہائی بدبودار پانی نچڑ رہا تھا۔ چوہڑوں نے لاش کو قبر سے نکالنے کے بعد ایک چارپائی پر ڈال دیا اور پھر تھانیدار نے چوہدری کو مخاطب کر کے کہا:

"چوہدری! یہ چیز تمہاری ملکیت ہے اسے وصول کرو اور جلد از جلد اسے اپنی زمین میں دفن کر دو کیونکہ یہاں پڑے رہنے سے فضا خراب ہونے کا خطرہ ہے" چوہدری ساکت و جامد کھڑا تھا... گویا چوہدری نہیں کوئی بت کھڑا ہے... تھانیدار نے اسے دو مرتبہ ہلا کر بلایا لیکن وہ خاموش رہا... اور پھر جب تھانیدار نے اسے زور سے جھنجھوڑا تو وہ دھڑام سے زمین پر گر گیا... وہ بے ہوشی کی حالت میں تھا... وہ خدا سے چیخ چیخ کر معافی مانگ رہا تھا... اس کے پورے جسم پر لرزہ طاری تھا... تھانیدار نے جب اسے اٹھایا تو وہ کہہ رہا تھا:

"میرے کریم مالک! تو باپ سے زیادہ کریم ہے... تو ماں سے زیادہ رحیم ہے... میں تیری رحمت پہ صدقے واری... میں تیرے کرم پر قربان... تو نے میری ہدایت کیلئے کتنا بڑا سامان کیا... اگر میں اپنی بقیہ زندگی کی ساری ساعتیں تیرے حضور سجدے میں گزار دوں تب بھی تیرا حق ادا نہ ہو گا... میں نے تجھ سے بغاوت کی لیکن تو نے مجھ پر رحمت کی... میں نے تجھ سے جفا کی لیکن تو نے مجھ سے وفا کی... میں نے تجھے چھوڑا لیکن تو نے اپنا دست کرم مجھ سے نہ کھینچا... میں فاتر العقل قادیانیت کے جہنم میں کود گیا... لیکن تیری رحمت کے ہاتھوں نے مجھے اٹھا کر دوبارہ گلشن اسلام میں پہنچا دیا" پھر چوہدری نے غضبناک آنکھوں سے لاش والی چارپائی کو دیکھا اور پوری قوت سے تھوک مارتے ہوئے کہا "مردود کہیں کا"۔ اور پھر تشکر بھرے لہجے میں تھانیدار سے مخاطب ہوا اور کہنے لگا۔ میرا اس سے کوئی تعلق نہیں اسے ربوہ لے جاؤ یا کتوں کے آگے ڈال دو۔

☆ ☆ ☆

۷۸۶/۹۲

شیخ الحدیث والتفسیر، استاذ الاساتذہ، صدر المدرسین شیخ طریقت، برہان الواصلین، سراج العارفین،

الحاج علامہ ابو الفیض **محمد عبد الکریم** ابدالوی چشتی رضوی علیہ الرحمۃ

کا پہلا سالانہ

عرس مبارک

درگاہ حضرت ابو الفیض علیہ الرحمہ مرکزی رضوی جامع مسجد خانقاہ ڈوگراں

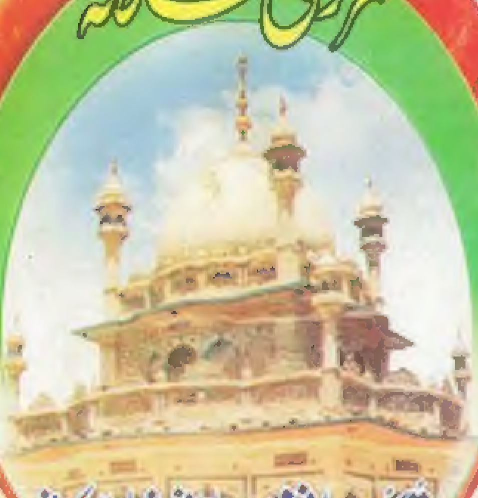
16,15 شوال المکرّم 1425ء

کو ضلع شیخوپورہ میں نہایت عقیدت و احترام

سے منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

منجانب: خدام درگاہ شیخ الحدیث علامہ ابو الفیض علیہ الرحمہ خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ

مرکزی سالانہ



عرس مبارک

بتاریخ

یکم 2 اکتوبر بروز جمعہ ہفتہ 2004ء

قطب سبحانی محبوب ربانی شہباز لامکانی

حضرت پیر سید

جماعت علی شاہ

قدس سرہ العزیز

لاثانی

علی حسین شاہ

عابد حسین شاہ

زیر سرپرستی

پیر طریقت رہبر شریعت فخر السادات حضرت

پیر سید

ظفر اقبال شاہ

دامت برکاتہم العالیہ

زیب سجادہ

آستانہ عالیہ

علی پور سیداں شریف ضلع نارووال

منجانب

بزم لاثانی پاکستان

شیران اسلام پاکستان تحصیل شکرگڑھ

Monthly
Mujallah Al-Haqiqa
October 2004